Marfat.com

432

Marfat.com

Marfat.com

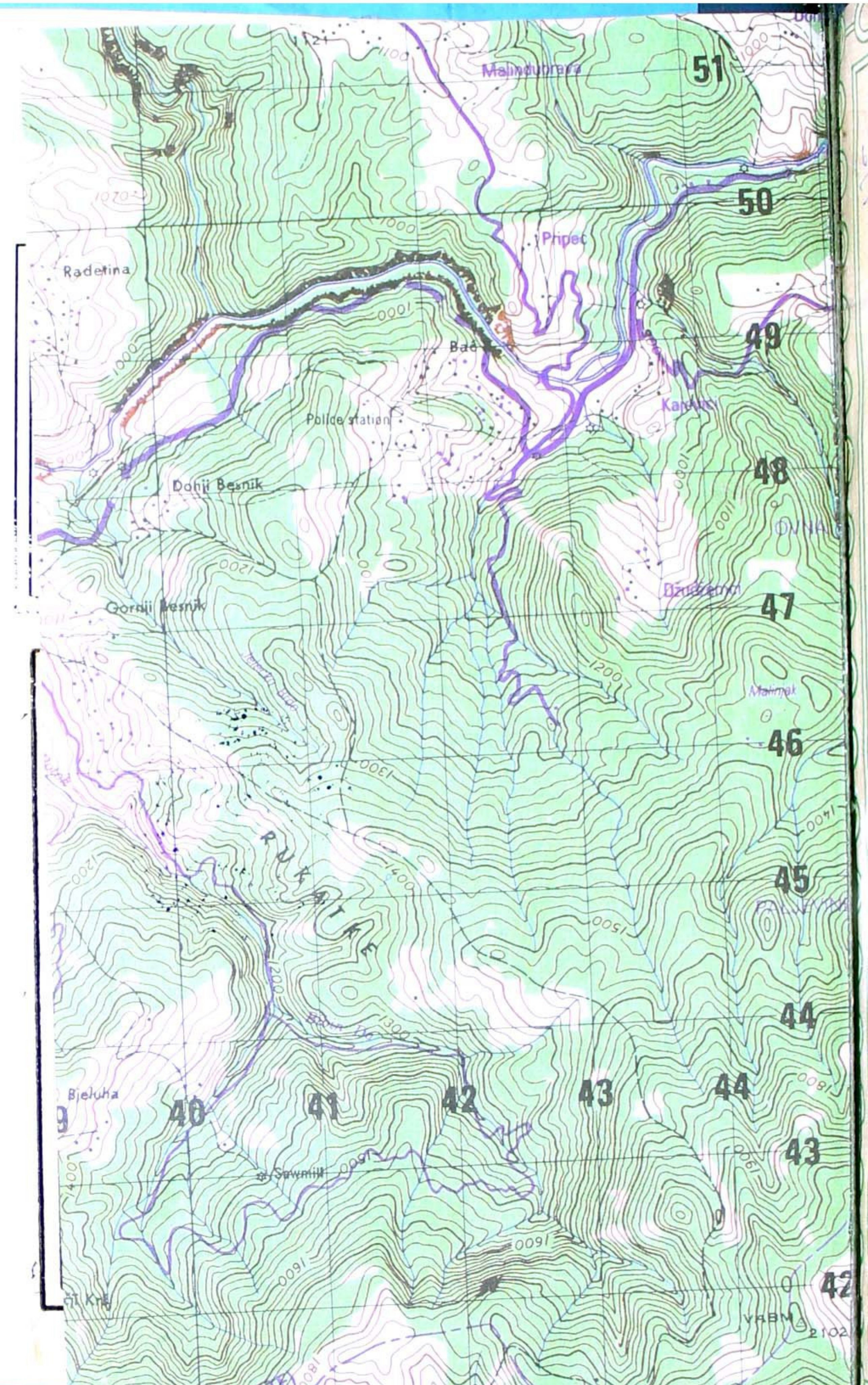
Malinduinara
51
50
Pripet
Radetina
49
Bad
Police station
Kandinyi
48
Dohji Besnik
Gornji Besnik
Dzudzevina
47
Malimpat
46
45
44
43
42
41
40
Bjeluha
Sawmill
VRBNO
2102

823

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

الحمد للہ کہ دریں اوان سعادت اقتران مخطوطات طیبات و مکاتیب پُر از ہدایات مسمّٰی بہ

ت ص
63

مکتوباتِ طیبات

المعروف بہ

بہشتی پیر

کہ علیحضرت مشکوٰۃ ہدایت سیّد السادات جامع الکمالات امام ربّانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر الجیلانی سیّدنا و مولانا السیّد مہر علی شاہ ادام اللہ تعالیٰ قدّس انفاسہم کہ بجانب مخلصین دیگر مستفیدین التیام فرمودند

بایماء و رضا حضور مکارم نشور مخدومنا المحترم سیّدنا المکرّم حضرت قبلہ سیّد غلام محی الدّین شاہ صاحب ادام اللہ ظلّہم

و باہتمام غلام معین الدّین الشاہ سلّمہم ربّہم مطبوع گردید ؛

۸۹

مطبوعہ چٹان پرنٹنگ پریس ؛ لاہور

Marfat.com

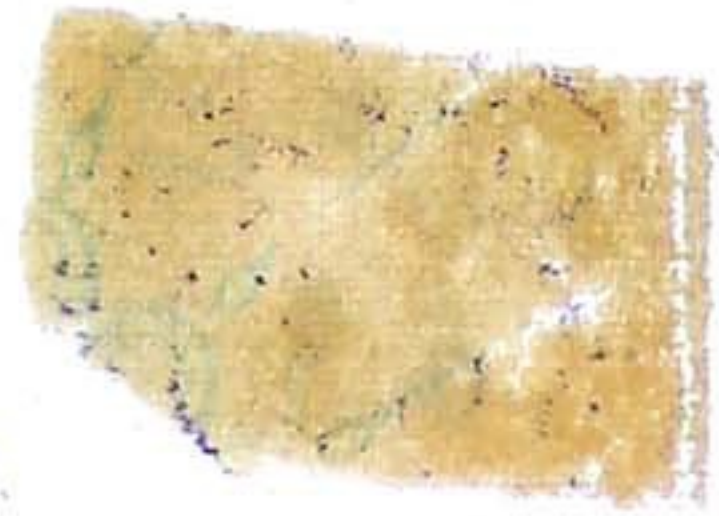

Marfat.com

63

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ط

الحمد للہ کہ دریں آوان سعادت توامان مخطوطات طیبات و مکاتیب ہدایات مسمے بہ

مکتوبات طیّبات

معروف

بمہر چشتیہ

کہ اعلیحضرت سید السادات، نور الہدات امام ربانی غوث الصمدانی عبد القادر الثانی سیدنا و مولانا السیّد مہر علی شاہ قبلہ دامت برکاتہم بجانب مخلصین و دیگر مستفیدین ارقام فرمودہ اند

بایما و رضا

حضرت قبلہ صاحبزادہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب دامت معالیہم

باہتمام

حضرت صاحبزادہ سید غلام معین الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی

قیمت فی جلد پانچ روپے ۵

اللھم اغفر لکاتبہ قاضی محمد نور عالم عفی عنہ

Marfat.com

فہرست مضامین مکتوبات طیّبات

52998

خط بجانب	صفحہ	خط بجانب	صفحہ
دیوان صاحب اجمیر شریف	۵	مولوی فضل احمد صاحب	۲۵
دیوان صاحب پاکپتن شریف	۵	الطاف حسین صاحب	۲۶
خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی	۳۶۸	مولوی تاج الدین "	۲۸
صاحبزادہ محمد محمود صاحب	"	۷ حکیم شمس الدین "	
صاحبزادہ محمد نظام الدین صاحب	"	۲۷ چشتی محرم علی "	۲۲
سجادہ نشین صاحب سیال شریف	۲۸	نواب احمد یار خان "	۲۵
" "	۲۸۹	یعقوب مسیح "	۹
حضور قبلہ بابو صاحب	۳۴۳	غلام محمد "	۷۰
میاں محمد حیات " قریشی	۴۹	اشعار مہندی	۱
مولوی محمد چراغ صاحب	۵۱ تا ۱۲۰ و ۳۸۵	مکتوب امیر الدین جواب شیخ زین الدین	۳
" "		مولوی محمد عالم صاحب	۹
صاحبزادہ محمد امین "	۱۱۳	چند اشعار	
صاحبزادہ غلام سرور عالم دستگیر صاحبان	۱۱۶	محمد حسین صاحب	۱۰
مولوی محمد عالم صاحب	۱۲۱	غزل فارسی	۲
فخر الدین صاحب	"	اردو اشعار	۳
ملک غلام حسین "	۱۲۲	ملک الطاف محمود صاحب	۳

Marfat.com

مکتوب ۵	۱۵۵
مناجات بحضور جناب غوث الاعظم رض	״
ترجمہ آبیات قصیدہ فارضیہ	۱۵۶
مکتوب ۱۲ ۱۳	۱۵۷
غزل فارسی	۱۵۸
غزل فارسی	۱۵۹
تقریر حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ	۱۶۰
مولوی فتح الدین صاحب	۱۶۴
فتویٰ متعلق جمعہ	״
میاں عبداللہ صاحب	۱۶۵
مسئلہ سلب نعمت	۱۶۶
پیر ولائیت شاہ صاحب	۱۷۱
مسٹر غلام حیدر ״	۱۷۳
مکتوب ۲۷	۱۷۶
استفسار ذکر جہر	۱۷۷
مثنوی	۱۷۸
مولوی محمد بقاء صاحب	۱۷۹
محمد شاہ ״	۱۸۰
مولوی غلام محمد ״	۱۸۲
اشعار حضور قبلہ عالم رض	۱۸۳
حکیم اللہ دین صاحب	״
غزل	۱۸۴
تقریظ کتاب انوار قادریہ	״
کلام الملوک ملوک الکلام	۱۹۱
تقریظ بر رسالہ محرم علی صاحب	۱۹۹
والانامہ اول	۲۱۳
چشتی محرم علی صاحب	۲۱۶
والانامہ دوم	۲۱۷
والانامہ سوم	۲۲۱
والانامہ چہارم	۲۲۴
سوالات راجہ شیر محمد معہ جوابات قبلہ عالم رض	۲۲۷
مکتوب ۳۴	۲۳۲
فقیر صاحب کوٹ اٹل	۲۳۳
حاجی کریم بخش صاحب پشاوری	۲۳۵
صاحبزادہ محمد عبدالقیوم صاحب	۲۴۰
سید نادر شاہ صاحب	۲۴۱
سید عزیز حسن صاحب بقائی	۲۴۴
استفتاء سند واعظ قوال	۲۴۵

Marfat.com

صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ صاحب	۲۵۰	استفتاء دربارہ نکاح سیدہ	۹۱
سید فتح شاہ	״ ۲۵۱	استفتاء متعلق جمعہ	۹۴
مولوی محمد الدین	״ ۲۵۲	فیوضات مہریہ	۹۶
سوالات سید علی از محکوان شریف	״	رسالہ ایضاح المراد لدفع الایراد	۵۰
جوابات قبلہ عالم رض	۲۵۳	سید عبد اللہ شاہ صاحب	۶۵
مولوی حفیظ اللہ صاحب	۲۵۵	مولوی محمد غازی ״	۶۵
محمد یار خان صاحب علی گڑھی	״	مرزائیوں کے سوالات کے جوابات	۶۹ ۶۶
استفتاء	۲۵۶	استفتاء متعلق طلاق	۶۹
فتوی محفل میلاد شریف	۲۵۷	حضرت شیخ اکبر رض کے درود شریف کا ترجمہ	۷۶
سید احمد شاہ صاحب	۲۵۸	مولوی حفیظ الرحمن صاحب	۷۸
مولوی عبد المالک صاحب	״	مسئلہ امتناع نظیر	۸۱
الطاف حسین	״ ۲۶۰	جواب خط واحدی ״	۸۴
مولوی محمد واحد نور	״ ۲۶۲	بقیہ خطوط مولوی محمد چراغ ״	۸۵
سوال جناب مخدوم صدر الدین صاحب گیلانی	۲۶۳ و ۲۷۶	سند غلامی رائے گھیبہ	۸۹
میاں صالح محمد صاحب	۲۶۵	غزل فارسی	״
ریویو بہ لسان الغیب	۲۸۰	نقل سند حدیث شریف عطا فرمودہ شیخ الجامع صاحب	۹۰
جواب پیغام کمشنر صاحب	۲۸۱	عطا جناب شیخ الجامع صاحب	۹۱
وائسرائے، وزیر ہند و گورنر پنجاب کو تار	۲۸۲	״ محمد شاہ صاحب	۹۴
سوالات مولانا عبد الباری صاحب و جوابات قبلہ عالم رض	۲۸۳	سند عطا فرمودہ قاری عبد اللہ صاحب مکی	۹۶

Marfat.com

بجواب دعوت نامہ دیوان صاحب اجمیر شریف ۲۳ ربیع الاول حامداً و مصلیاً

السید المکرم المعظم سجادہ نشین آستانہ علیا اجمیر شریف دام عنایتکم

تسلیم و نیاز۔ ارشاد نامہ بغرض شرف شمولیت مجلس عقد نکاح مکرمی و معظمی جناب پیرزادہ سید آل نبی بتاریخ ۲۲ ربیع الاول عزاز بخش ہوا۔ یاد فرمانے کا شکریہ۔

مکرما! نیازمند عرصہ ۸ ماہ سے بوجہ علیل الطبع ہونے کے حاضری سے معذور ہے اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں برکت اور موجبات حمد و شکر کے عطا فرماوے۔ زیادہ نیاز۔

دُعاجوئے و دعاگوئے از گولڑہ ضلع راولپنڈی

مکرمی و معظمی حضرت دیوان صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ و دامت عنایاتکم

تسلیم و نیاز۔ دعانامہ کا شکریہ۔ میری طبیعت بدستور علیل ہے۔ مدت سے اشتہاء مفقود ہے۔ جبراً غذا لینے سے تکلیف ہوتی ہے وقتاً فوقتاً اطلاع دینے سے صرف یہی خیال مانع ہے۔ کہ جناب کو علالت کی خبر سُننے سے تکلیف ہوگی۔ بدرگاہِ فریدی دعا فرماویں کہ بعد حصول شفا حاضری کا موقع نصیب ہو۔ زیادہ نیاز

العبد

دُعاجوئے و دُعاگوئے از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

نقل خط جو جناب بابو صاحب نے حضور اقدس سے لکھوا کر بطرف حضرت دیوان صاحب ارسال فرمایا تھا

از موضع قاضی غالب

دلا کسکی لگن میں پھر تا ہے وحشی تو بن بن میں
بٹن میں منٹگمری میں علیحدہ کے موطن میں

بہا لا کر ہمیں قاتل کیا کچھ کم کیا اُس نے
زُلف میں تیر مژگاں ہیں رسیلی آنکھ پُر فن میں

وہاں سوتے پڑے تھے خوش علم کی نیند میں بیخود
جگا کر جلوہ دکھلایا ہمیں مظہر دیوان میں

ارے ساقی ترے ممنون ہیں سب رند و مستانے
پلا دے جام بھر کر جس سے سب غم جاوے آن میں

نگارے والضحیٰ روئے دوا للیل سی زلفیں
کیا گذرے ہیں اس راہ سے بھری خوشبو شامن میں

سُنا کر بیٹھی باتوں کو دکھا جھنی صفاتوں کو
دلوں کے قافلے لوٹے اور خود بیٹھے مکانن میں

یہ کیسا ہے گداز و سوز کیسی ہے یہ بیخوابی
جگر میں آنکھ میں دل میں سراپا جسم تن من میں

دل حیراں کی تسکیں کو خیال انکا غنیمت ہے
یہی ڈر ہے کہ انکی طرح نہ جاوے لامکانن میں

مدینہ میں بلا بھیجو قریب اس فاطمہ وادی
دوبارہ پکڑ کر ٹڑپوں میں اس سیمیں ساقن میں

حریف ساغر مے ہوں غریق بحر عصیاں ہیں
سہارا اک فقط رضیٰ کا مجھے محشر مقامن میں

مجھے کیا غم ہے محشر کا میر لحامی ہے محبوبہ
ہوا لولاک طٰہٰ و مزمل جسکی شانن میں

دلا مت رو غلام ہو کر تو محی الدین جیلی کا
مُریدِ یٰ لَا تَخَفْ بس ہے سہارا ہر دو کونن میں

Marfat.com

۹ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ
مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۴ء

(بہ صاحبزادہ صاحب صاحبزادہ محمد محمود تونسوی)

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالیٰ دامت عنایتکم

تسلیم و نیاز۔ چہ میگوئیاں وہاں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ دُور تک تھیں۔ جس کا نتیجہ ناکامیابی ہوئی۔ اور جو ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ علیٰ ہذا القیاس (ام ابرموا امراً فانا مبرمون ومکروا ومکر واللہ خیر الماکرین) تشبث بالباغی اور اختیار مزاحمت مابین ہذا واقعی اسی غرض سے تھا۔ مگر بحول اللہ وقوتہ بے سود سمجھنا چاہیئے۔

جناب کا تمسک درحقیقت بالمسبب اور بظاہر بالاسباب ایہاماً چاہیئے۔ یعنی حریف مقابل کو محض وہم میں ڈالنے اور مغالطہ دینے کیلئے چاہیئے۔ نہ انکی طرح از قبیل اخذ بالنواجذ مضمون ہذا کیلئے استشہاد ایک مقبول سلطان العاشقین رضؓ کا شعر ذیل میں عرض کیا جاتا ہے (وہو ہذا)

فاوھمت صحبی ان شرب شرابھم ؛ بہ سرسری فی انتشائی بنظرۃ

یعنی نظر بازوں اور پرستاران حسن مقید کو دہوکہ دینے کے لئے میں صورت پرستی میں ان کا شریک بنا ہوا تھا۔ تاکہ وہ خلاف واقعہ مجھے اپنے جیسا سمجھ رکھیں۔ اور فی الواقع میں اطلاق کا شیفتہ تھا نہ تقیّد کا۔

خداوندا بحرمت آنانکہ از خود گسستہ و بتو پیوستہ اند شہود و محبّت ذاتیہ خود نصیب گرداں و مارا زمارہائی بخش و از زندان تفکرات نجات۔

وافعل بنا ما انت لہ اھل والحمد لک اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منک باطناً علیک ظاھراً والآل والصحب طُرّاً۔ اس وقت میں رخصت

Marfat.com

ہوتا ہوں پھر کسی وقت حاضر ہوں گا۔

حفظکم اللہ تعالیٰ مع الاولاد الکرام والاحباب العظام

(از گولڑہ بقلم خود)

---

۲۲ ستمبر ۱۹۲۳ء بروز جمعہ

صاحبزادہ محمود صاحب

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ ودامت عنایتکم

تسلیم ونیاز۔ عنایت نامہ معہ نقل استغاثہ موصول ہوئے۔

ع صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد

حضرات کی توجہ کا نتیجہ ہے ورنہ شریف آدمی اپنے احباب ومتعلقین کی حمیت وحمایت میں اپنے قابو میں نہیں رہتا۔ الحمد للہ الحمد للہ امید ہے کہ نتیجہ اچھا ہوگا۔ زیادہ نیاز۔

(از گولڑہ بقلم خود)

---

۱۸ ستمبر ۱۹۲۴ء صاحبزادہ محمود صاحب تونسوی کیطرف بجواب مرقومہ صاحبزادہ صاحب

بروز شنبہ ۱۳ صفر المظفر

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ دامت عنایاتکم

تسلیم ونیاز۔ عنایت نامہ کا شکریہ۔ غالباً جناب کو میرے عریضہ میں نقص (پیر بھی ایسا کہ۔ چہل سال عمرِ عزیزت گذشت ؎ مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت) ملحوظ ہوگا۔

مطلب سائل

الٰہی! پیر اور ناتواں تیرا باوجود اس کے کہ (پیری وشاہد پرستی ناخوش است

Marfat.com

ر (بحالت معمری طفلانہ ہوسیات نازیبا) مستغرق بحر عصیان ہے۔ اس کی پیری
ر یہ نظر فرماتے ہوئے اس کے اعمال کو نظر انداز فرما اور عفو و بخشش کر۔ حضرت شیخ
رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ حشر کے دن ایک معمر سفید ریش سیاہ جریدہ سے پوچھا
ئے گا۔ کہ تم نے ہمارے احکام کی تعمیل کی ہے یا کیا۔ جواباً خوف کے مارے
ر سر جھوٹ کہیگا۔ کہ الٰہی میں نے تیرے سب احکام کی تعمیل کی۔ یہ کیا
ہ کیا۔ حکم ہوگا کہ اس کو بہشت میں داخل کر دو۔ ملائکہ عرض کریں گے کہ
ٰہنا تو علام الغیوب ہے یہ سراسر جھوٹ کہتا ہے اللہ جل شانہٗ فرمائے گا۔
شک میں جانتا ہوں کہ اس نے سراسر جھوٹ کہا ہے مگر مجھے اس کی سفید
اڑھی سے حیا آگیا ہے۔ لہٰذا تیرے نیاز مند نے بھی (پیری) کو سامنے
ے کر معافی چاہی نہ یہ کہ طوقِ غلامی میرے گلے سے نکالا جائے اور نہ ہی
ضرت سعدی علیہ الرحمۃ اس جرم کے مرتکب ہیں اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے۔

لعبدُ عبد والرب رب گو شہود میں انا الحق ھو الحق انت الحق کوئی
ہتا پھرے۔ پھر وہی بات ہوئی ؎

نکالیں کیونکہ دل سے اُس کمان ابرو کے پیکاں کو
نہ پیکاں دل کو چھوڑے ہے نہ دل چھوڑے ہے پیکاں کو

خدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ تسلیمات و نیاز۔ سب کو ماوجب۔

(نیازمندے از گولڑہ)

Marfat.com

بروز پنجشنبہ ۵ ربیع الاول

مکرمی و معظمی حفظکم اللہ تعالیٰ و دامت عنایتکم

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ گویا تبصرہ بعیوب انفسنا موجب تنبیہ ہوا۔ مکرمانہ کی کیوں (بقولہم اتجعل فیہا) لاعلمی کی وجہ سے تھی۔ جس کا تدارک سبحٰنک لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا سے ہوا۔ مَا نَحْنُ فِیْہِ والی کیوں کا منشاء درد (مصرع) درد را جز آدمی درخورد نیست۔ مذکورۃ الصدر کیوں کا قائل بوجہ گ معتوب مؤخر الذکر کیوں کا مترنم معذور اور قابل رحم ؎ ترنم

(دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت خون سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں)

بے حجابانہ اور فاش ترنم کا موجب وہی درد۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ درد اور درد رقیب سے مخفی رکھے جاتے تھے۔ اب وہ وقت آگیا کہ بوجہ شدت درد جسم جو حاجب اسرار تھا۔ نحول اور تحلیل میں آکر مظہر اسرار بباعث گریہ و زاری ہوا۔ حضرت عشق اور درد کی نیرنگیوں میں سے ہے۔ اجتماع امور متضادہ یعنی ظہور و خفا و للہ درّ القائل ؎

وکشف حجاب الجسم ابرز سرما — بہ کان مستورا لہ من سریرتی
فکنت بسری عنہ فی خفیتہ — خفتہ لوھن من نحولی أیتی
فاظہرنی سقم بہ کنت خافیا — لہ والھوی یاتی بکل غریب

ایسی حالت میں دوسروں کی بہی خواہی تاکہ سنکر مشوش نہ ہوں۔ حسب مرتبہ حسینی اخلاق حسینیہ سے بہرہ مندی ہے۔ وذالک ھو الفوز العظیم

Marfat.com

حمد لله علیٰ ذالك۔ آخری معروض بجسب شرح منطوق آیۂ کریمہ
ذین امنوا واتبعتهم (الایۃ) جناب کو مبارک و بشارت۔ والحمد
اولا واخرا والصلوٰۃ والسلام منه باطنا علیه ظاهراً
(دستخط)

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ ودامت عنایتکم

سلیم و نیاز۔ جناب کے پہلے عنایت نامہ کے جمل ذیل تھے (کہ ہوں کیا اور کیوں
ں۔ اگر ہوں تو کیوں اور نہ ہوں تو کیوں اور یہی کیوں کہنا ہی بدتر از کفر ہے
یوں کس کو کہا جا رہا ہے۔ اور کیا اس کو کیوں کہنا کفر سے بدتر نہیں ہے۔ بالکل
ر از کفر ہے۔ حاکم بدہن میرے فکر میں تو تمام ملائکہ نے جبکہ کہا ہے
اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك
قدس لك یہ کیوں کہا ہے اور کیوں کہنا بدتر از کفر ہے جو کہ صرف ایک
زیل کو سزا دیگئی۔ اور باقیوں سے چشم پوشی اور ایسا لکھا جو لکھا گیا ہے
ہی بدتر از کفر ہے کہ کن کے حق میں کون لکھ رہا ہے ۔۱۲)

میں نے عرض کیا تھا۔ کہ ملائکہ کا اس پہ کیوں کہنا لاعلمی کی وجہ سے تھا۔
ں کا تدارک سبحانك لا علم لنا سے ہوگیا۔ اور جناب کا کیوں کہنا درد
وجہ سے ہے ع درد را جز آدمی درخورد نیست
لاعلمی یا درد کی وجہ سے بجناب باری عز اسمہٗ صدور لفظ کیوں بغرض حصول
م و رفع درد موجب عتاب نہیں ہو سکتا۔ خلاف عزازیل کے کہ اس نے ابا
ر انکار سجود سے کیا تھا نہ کہ باقی ملائکہ نے (فسجدوا الا ابلیس)

Marfat.com

ابا از سجدہ اور ہے اور جہالت یا درد کے ازالہ کے لئے کیوں کہنا اور چیز
باقی جو کچھ کہ عریضہ میں عربی اشعار عرض کئے گئے تھے۔ موجب افشار درد کا بیان
تھا۔ دعا و استدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بطفیل مقبولانش ستاری و غفاری
کا معاملہ جانبین سے فرمائے۔ بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ
تسلیمات و دعوات۔ سب سے نیاز سب کو ماوجب۔

دستخط قبلہ عالم

بروز یکشنبہ
۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

معظمی مکرمی حفظکم اللہ تعالےٰ ودامت عنایاتکم

تسلیم و نیاز۔ خوب فرشتہ بن کر لکھیں تو اور آدمی بن کر لکھیں تو بھی نامناسب اور
بیجا نہیں۔ سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام کا سوال اگر (ولکن لیطمئن) کیلئے
تھا۔ تو اسی طرح ملائکہ کا استفسار بھی ولکن لیطمئن نفوسنا پر مبنی تھا۔ نہ
از روئے انکار و اعتراض و حسد اور اسی قسم کے استفادات و استفسارات
عصمۃ مسلمہ فی الملائکہ والانبیاء علیہم السلام کیلئے منافی نہیں استفسارات کذائیہ
دفعاً للجہل و التحیر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بحضور نبوی اور ملائکہ سے بجناب باری
عز اسمہٗ سے ہوتے رہے ہیں۔ کتب صحاح بکثرت ایسے واقعات سے مملو
ہیں مثلاً حدیبیہ میں قول فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (السنا علی الحق یارسول اللہ)
وسوال ملائکہ دفعاً للجہل درباره ادخال ایک عاصی جنت میں کما فی البخاری
وغیرہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

نوٹ جناب کا آخری نوٹ (اگر عبارت سمجھی جائے تو فرشتہ بن کر عرض کیا ہے نہ آدمی بن کر الخ) عبارت ہے دربارہ معصومین

اُن کا من یفسد فیھا ویسفك الدماء کہنا

از قبیل اظہار موجب تعجب تھا نہ از روئے حسد۔ ایسا ہی وَنحن نسبح بحمدك ونقدس لك بوجہ تکبر وخود پسندی نہ تھا بل تکمیلا بسبب التعجب)

بخاری میں ہے ایک گنہ گار کے لئے جس کا اعمال نامہ گناہوں سے پُر ہوگا۔ حکم ہوگا اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ ملائکہ عرض کریں گے۔ کہ الٰہنا تو علام الغیوب ہے اس کا اعمالنامہ گناہوں سے بھرا ہوا ہے۔ حکم ہوگا کہ بیشک بھرا ہوا ہے۔ مگر دنیا میں یہ عاصی میرے ایک مقبول بندے کے پاس حاضر ہوتا تھا۔ اس پر ملائکہ عرض کریں گے۔ کہ دنیوی مطلب کے لئے جاتا تھا نہ کہ للہ۔ حکم ہوگا۔ جس طرح جاتا تھا۔ میں اپنے بندوں سے وعدہ کر چکا ہوں

ھم قوم لا یشقی جلیسھم زیادہ نیاز

بخدمت صاحبزادگان حفظھم اللہ تعالےٰ تسلیمات ودعوات سبب سے ماوجب

۱۴۔ ربیع الثانی روز دوشنبہ

مکرمی ومعظمی حفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم ونیاز۔ عنایت نامہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ بیشک جانبین گو ایسے ہی ہیں

Marfat.com

جیسا کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے مگر یہ مستغاث منہ ہونے بطریق اصالت کے لئے مستبعد سمجھا جاتا ہے۔ نہ کہ علی سبیل الوکالہ کے لئے جیسا کہ عرض کیا گیا تھا۔ تاکہ آپ روضہ مقدسہ میں حاضر ہو کر استغاثہ پیش کریں۔ رہا سوال کیوں۔ سو اس کے متعلق جناب اسی عنایت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ (غرض جو کچھ ہو میرا سوال نہ حسداً ہے نہ طعناً) بنا بریں الحمد للہ کہ ملائکہ کی عصمت تو محفوظ رہی۔ اور پھر اسی عنایت نامہ میں ہے کہ ملائکہ کو صفی اللہ سے ... ... نہ تھا۔ یا اب تک نہیں ہے۔ اب دیکھئے کہ جب وہ میرے اعمال نامہ میں یہ الفاظ ثبت فرما رہے ہیں تو اپنے امکان تک کہاں تک سزا دینے یا دلانے میں سعی فرما دیں گے۔ معروض ہے کہ جب سزا دینے یا دلانے میں حتی الامکان کوشاں ہیں تو پھر برخلاف تصریح جناب مسطور الصدر ملائکہ حاسد بھی ہوئے۔ اور طاعن بھی مزید برآں معاند سزا دلانے والے بھی۔

رہی جسارت سو وہ بھی موجودہ مروجہ زمانہ کے آداب و مصطلحات کو زیر نظر رکھتے ہوئے محسوس ہوتی ہے۔ نہ بلحاظ واقع موجودہ زمانہ کے لوگ تو ان میں کو برا سمجھ کر لفظ آپ و جناب استعمال کرتے ہیں۔ اور عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (ء انت قلت) سے خطاب کرتے تھے۔ ایسا ہی عالم ملائکہ میں لکھنوی تکلفات اداب عنوانیہ نہ تھے۔ اتجعل فیہا من یفسد فیہا کہنا ان کا بطریق اعتراض نہ تھا۔ بلکہ مقصود استفسار وجہ حکمت تھا۔ اور غیبت بنی آدم بقصد تحقیر و اہانت نہ تھی بلکہ بیان وجہ اشکال کے لئے تھی جو جائز ہے۔ چنانچہ ہندہ زوجہ ابوسفیان کا بحضور نبوی مقولہ ہے کہ (ان ابا

Marfat.com

سفیان رجل شحیح ای بخیل ممسک ولم یمنعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ الغیبۃ اور قول ملائکہ ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک کا منشاء عجب و تکبر نہ تھا۔ بلکہ اس سوال کی معذرت کا اظہار ہے۔ علی بعض المحتملات یعنی ہمارا سوال اس وجہ سے نہیں کہ ہم کو حکیم مطلق کی حکمت کاملہ میں کسی طرح کا شک ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سے ہمارا وظیفہ تسبیح و تقدیس و تنزیہہ باری عز اسمہ ہے۔ موجبات نقص سے۔ بلکہ ہمارے سوال کا منشاء ازالہ جہل و تحصیل علم ہے۔ منجملہ وجوہ جہل یہ بھی تھی کہ انہی تسبیح و تقدیس کو وہ کافی اور کامل سمجھے ہوئے تھے۔ جو خلاف واقعہ ہے۔ لہٰذا (ان کنتم صادقین) سے زیر عتاب ہوئے۔ اس قسم بیان غیر واقعی جس کو کوئی غلط فہمی سے بیان کرے از قبیل کذب مذموم نہیں کہا جاتا۔ البتہ (سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا) سے ظاہر ہے۔ کہ ملائکہ ترک اولیٰ کے مرتکب ہوئے۔ کیونکہ سوال از تفاصیل وجوہ حکمت و اسرار غامضہ خلاف اولےٰ ہے۔ جو اہل کمال کے شایاں نہیں۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ ملائکہ نے بھی خاکی مخلوق کے بارہ میں کیا جو کچھ کہ کیا۔ مگر جناب بھی بحیثیت انتقام یا وکالت منجانب خاکیاں تعاقب کو چھوڑنے والے معلوم نہیں ہوتے۔ میرے خیال میں تعاقب یا انتقام کسی خلاف اولیٰ اور لاعلم لھم) تک محدود ہونا چاہیئے اور بس۔

مخلص میاں نور الدین لاہوری کا تار مبارکبادی آمدہ از لاہور تاریخ ۱۱ ربیع الثانی کے ملاحظہ پر یہاں سے ارجنٹ تار مبارکبادی قطب پور کو بھی بھیجا گیا تھا۔ غالباً جناب کو پہنچا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو معہ اولاد و احفاد الیٰ یوم القیامۃ مع متعلقین

Marfat.com

مخلصین ہمیشہ حساد و اعداء سے محفوظ رکھے۔ سب سے۔ سب کو۔ سب کچھ۔
بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالیٰ تسلیمات و دعوات سب کو ما وجب۔

(نیازمند از گولڑہ بقلم خود)

معظمی و مکرمی حفظکم اللہ تعالیٰ من المکروہات دامت عنایتکم

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ معہ تار موصول ہو کر موجب تشویش نیازمندان ہوا۔ مگر بفضلہ تعالیٰ (لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا) بوجہ اساسیت شریعت غراء کامل سہارا اور بھروسہ دے رہا ہے۔ گو تکوینی ارادہ مرضیات و غیر مرضیات دونوں پر حاوی ہے۔ مگر ملحدین و متضرعین کا الحاح ولو کانوا عصاۃ فتراک رحمت و غفران کو بتوفیقہ چھوڑنے کا نہیں۔ بعض مقبولین کا مقولہ رباعی ذیل ہے :۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہِ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

بار تشویش کو نیازمندوں پر چھوڑیں۔ اور متوکلاً علی اللہ منتظر رحمت و عفو ہیں۔ زیادہ زیادہ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً و علیٰ آلہ و صحبہ طراً۔ العبد المشتکی والملتجی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ

نقل خط حضرت سجادہ نشین صاحب تونسوی طریقت غوث الزمان حضرت قبلہ عالم گولڑوی دام ظلہم العالی

دل تھا سو تیرے عشق میں آگے ہی دے چکے اک سر رہا تو اس سے بھی اب ہاتھ دھو چکے
اب کیا رہا کہ اس سے رقیبوں کا ڈر کریں ہم تو بروں کی جان کو پہلے ہی رو چکے

Marfat.com

جواب از قبلہ عالم گولڑوی دام ظلہم العالی

دل سر کو رو رہے تھے بامید مرحمت — مارے مرے تھے اُلٹے مجرم بھی ہو چکے
جادو بھری رسیلی پُر فن نگاہ کسو کی — پھر ہم ہی اُن کے سامنے ملزم بھی ہو چکے
بُروں کو جانے دیجئے بھلوں کو دیکھئے — در در رلا کے ہم کو پھر خود ہی رو چکے
سفنے میں بھی شرابی بیاں چھٹک کے روڑا — یتیم پیارا اللہ پڑھتے بھی سو چکے
چتون ہے کس ادا کی شوخی ہے کس بلا کی — یا اُن کا کچھ ہے بگڑا یا ہم ہی کھو چکے

بابا کے در پڑے ہیں مہر اُس پہ ہے توقع
یا وہ سنور گئے اب یا ہم ہی ہو چکے

از تونسہ شریف

یادم نمے کنی و زیادم نمے روی — عمرت دراز باد فراموش کارِ من

جواب قطعہ معذرت

ہے پابند طاعت عقیدت ہماری — نہیں پیش دستی کی ہمت ہماری
یہ باعث ہے خط کے توقف کا اصلی — میادا نہ بے جا ہو سبقت ہماری

از تونسہ شریف

اے وعدہ فراموش کروں کیوں نہ شکایت — تو نے تو یہ وعدہ کیا تھا دم رخصت
جھولونگا کبھی تجھ کو نہ میں تا بقیامت — گر یاد تمہیں ہم تھے تو پھر کیوں از رہ الفت
خط نہ نوشتی و مرا یاد نہ کردی
گاہے بزباں قلمم شاد نہ کردی

Marfat.com

جواب از قبلہ عالم ادام اللہ برکاتہم

ہوں وعدہ کا پکا نہ کرو میری شکایت — میں نے تو یہ وعدہ کیا تھا دمِ رخصت
بھولونگا کبھی آپکو نہ میں تا بقیامت — ہے یاد مجھے آپکی ہر لحظ بالفت
ہے یاد صفت دل کی نہ کاغذ نہ قلم کی — جب یاد ہو دل میں نہیں حاجت ہے رقم کی

بیت

خیز تا از درِ مے خانہ کشادی طلبیم — بر درِ دوست نشینیم مرادے طلبیم
اشک آلودہ ما گرچہ رواں است ولے — بر سالت سوئے آں پاک نہادے طلبیم

مکرمی و معظمی!

تسلیم یاد فرمائی کا شکریہ۔ اس طرح سے جس طرح سچے طالب کو بصورت محویت ہونا چاہیئے قبول ہوئی۔ اشعار کی جرأت اور حسب موقعہ تحریر کی صد دل قربان۔ ایک دلی خواہش کا اظہار انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ ذوالحجہ صبح کو بروز دوشنبہ بشرطیکہ غرۂ جمعہ ہو۔ اور ۱۷ کو اگر شنبہ ہو دریا خان کے اسٹیشن پر موجود ہونگا۔ امیدوار ہوں۔ کہ ذاتِ عالی جو کہ مجسم تفریح داعی ہیں۔ مفرح روح رواں ہوں گے کہ تاریخ انعقاد نکاح شب جمعہ یا خمیس ہوگا۔ چونکہ فقیر دنیاوی رسوم کے خطوط کا مشتاق نہیں۔ حرف گیری نہ فرماویں گے۔ کہ پراگندہ خاطر پراگندہ دل ہوں زیادہ بجز تاکید عرض کیا لکھوں۔ صاحبزادہ عالی وقار کو دعا ترقی مدارج۔ سب سے خصوصاً مولوی گوہر علی صاحب سے نیاز تسلیم برخوردار سے نیاز

(الراقم آپکا محمود)

Marfat.com

بریدبادِ صبا دوشم آگہی آورد کہ روز محنتِ غم رد بکو تہی آورد
بمطربان صبوحی دہیم جامۂ چاک بایں نوید کہ بادِ سحر گہی آورد

سیّدی وسندی اعطاک اللہ واحیاک مع اللحقۃ حیٰوۃً طیبۃ تسلیم تسلیم تسلیم
برغم رقیباں اجازت بخشی کہ باریابی محفل حسب ارشاد ہزار ہزار شکر تعمیل لارشاد
کمر بستہ ایم۔

عشق تو بر نوشت من مہر رخت سرشت من۔ خاکِ درت بہشتِ من
راحتِ من رضائے تو

ازیں حاضری وازاں غیر حاضری آنچہ بر نیاز مند شما رفتہ و بخواہد رفت شنیدہ باشد۔ و فردا
شنوند۔ خیر مصرع مراعات صد کن برائے یکے

منکہ ملول گشتمے از نفسِ فرشتگاں قال و مقال عالمے میکشم از برائے تو

بہ اسٹیشن دریاخان مجاز شدیم۔

بیت فغاں کہ نرگسِ مخمور شوخ شہر آشوب
نظر بہ دُردکشاں از سرِ حقارت کرد

والا بتونسہ مقدسہ رسیدہ قدم خدام بوسی را عازمِ جازم بودم نے نے عمداً
غلط گفتم بلکہ یقیں کہ نرگسِ مخمور شوخ شہر آشوب
نظر بہ دردکشاں از سرِ عنایت کرد

صاحبزادہ اطال اللہ عمرہٗ واتم قدرہٗ کیخدمتمیں نیاز۔ خصوصاً مولوی علی گوہر صاحب
کیخدمتمیں نیاز تسلیم۔

Marfat.com

از تونسہ ۷ نیچے کا وقت ربیع الثانی

منم کہ بتو نفس مے زنم ز ہے خجلت مگر تو عفو کنی ورنہ چیست عذر گناہ

ملجائی ورجائی زاد عنایتکم:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب جس قدر بغرض عزت بخشی ایں عاصی بسفارش فیاض طبع مبارک قلم مجسم کرم کو ہدایت فرماتے ہیں موجب شکستگی نگاہ ایں پُر از گناہ ہوتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو خالی از اوصاف مندرجہ پاتا ہوں دعا فرمانویں کہ رب رحیم محض اپنے فیض ذاتی سے بحال ایں خاکسار رحم فرما کر توبہ نصیب کرے۔ آمین۔ شوق ملاقات نے بیچین کر رکھا ہے۔ اور یقین ہے کہ طرفین کو تاثیر ہوگی۔ مگر مختار اور مجبور کے درمیان تفاوت معلوم۔ مجبوری ظاہری باطنی جناب سے مخفی نہیں۔ آئندہ مالک

میں ہوں آپ کا محمود

بصاحبزادہ والاقدر عمر دراز دعوات ترقی مدارج بجمیع خدام خصوصاً مولوی صاحبان سلام تسلیمات از برخوردار احمد نیاز از عبداللہ شاہ تسلیمات از نیازمند منشی نیاز عیان از مکرمان بندہ جناب مولوی صاحب نیاز۔ باقی فقرات سے نیاز۔

حضرتی ومولائی نعم فیضکم وزاد عنایتکم

تسلیم ونیاز۔ عالیجناب میں حاضری کیلئے اجازت واعزاز بخشی کا شکریہ۔ ورنہ

من آنم کہ من دانم غریب نوازا ست

نہ دوری دلیل صبوری بود کہ بسیار دوری ضروری بود

کے مطابق نیازمند بھی معذور و مقصر رہا۔ ہاں بیشک حسب شعار ذیل کسی قدر سہا

Marfat.com

نے بھی مقام رکھا ہے۔

ما للنوی ذنب ومن اھوی معی ان غاب عن انسان عینی فھو فی (مرمک)

قال الاخر

ومن عجب انی ارید لقائھم واسئالھم عنھم داعی وھم معی

وتطلبھم عینی وھم سواد ھا ویشتاقھم قلبی وھم بین اضلع (مرمک)

وصل میں ہجر اور ہجر میں وصل کیوجہ سے عمر ایسی کشمکش میں بے چینی سے گذری۔

وما فی الارض اشقی من محب وان وجد الھوی حلوا المذاق

فیشکوان ناٰ شوقا الیھم ویشکوان دنوا خوف الفراق

محض کاطفہ عنایت اور مجسمہ نجابت کا اقتضا ہے کہ ایسے ناکاروں نام لیواؤں کو بھی اسی عالیجناب میں شرف یاد آوری حاصل ہے۔ ورنہ لسان حال تو عرصہ ۲۲ سال سے جس وقت سے آپ حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں پاکپٹن شریف تشریف لائے ہوئے تھے۔ بمضمون ذیل ذاکر رہی اور ہے اور ہوگی ؎

یاسادتی ھل یخطرن ببالکم من لیس یخطر غیرکم فی بالہ

حاشاھا ان تغفلوا عن حال من ھو غافل فی حبکم عن حالہ

بحیاتکم ان کان غیری یکتفی بوصالہ فانا الذی لا اکتفی الخ

ہندی ؎ جتھے رہیں تو آن ملیں گے درس پاویں گے اس نگری۔ دعا فرماویں عوائق سے فارغ ہو کر جلدی قدم بوس ہوں۔ بخدمت حضرتی و مولائی جناب صاحبزادہ احمد صاحب اطال اللہ عمرہ تسلیم و نیاز کے بعد گستاخی مشغولی العلم سب سے سب کو نیاز والبا فی عند التلاقی۔

Marfat.com

جناب کا خاکبوس سیال شریف میں متواترہ عنایت نامجات کی وجہ سے صرف تین چار روز کے لئے حاضری کا ارادہ رکھتا ہے واپسی پر چہلم کرنے کا ارادہ ہے۔ تسلیم تسلیم تسلیم ؛

مکرمی و معظمی دامت توجہاتکم

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ و ما فیہا من الاشعار کا شکریہ۔

نیازمند کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ جناب کی طبیعت چونکہ بوجہ رقت قلبی و ذرہ نوازی نیازمندوں کی تکالیف سننے سے متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا عرائض میں توقف ہوا۔ اور انتظار حصول صحت رہا۔ تاکہ شفایابی کی خبر موجب فرحت و خوشنودی جناب ہو۔ نیازمندوں کی خوشنودی اور سب کچھ اسی میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب کو معہ اولاد کرام حفظہم اللہ تعالیٰ و سائر متعلقین و مخلصین مکروہات زمانہ و شر اعداء سے بحرمت مقبولان کے ہمیشہ محفوظ رکھے بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ تسلیمات و دعوات۔ سب سے نیاز۔ سب کو ما وجب۔ العبد

نیازمند از گوشۂ قلم خود

مکرمی و معظمی حضرت خواجہ غلام محمود صاحب دامت عنایاتکم و حفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم و نیاز۔ تعزیت نامہ کا شکریہ۔ مکرما ایسے مقدس و شریف محسن ہستی کی مفارقت نے سب نیازمندوں کو اور بالخصوص راقم الحروف کو جو مورد عنایات

52998

Marfat.com

کرم فرمائیہا حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ بحرِ درد وغم میں ڈال دیا ہے۔ جس کا تدارک مدت العمر ممکن نہیں۔ او سبحانہٗ وتعالیٰ حضرت کریم مرحوم مغفور کی روح مبارک کو اولاد کرام اور سب نیازمندوں کے سر پہ اس طرح عنایت فرما رکھے۔ جیسا کہ حین حیات تھے۔ نیازمند بوجہ ناگفتہ بہ عوارض معدہ و دماغ و قلب قادر پور حاضر نہیں ہو سکا۔ کسی قدر افاقہ ہونے پر حاضری کا ارادہ ہے۔ گو میں اس قابل نہیں ہوں۔ مگر حسب تعمیل ارشاد جناب دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب کو بطفیل مقبولان خویش موجبات رضا عطا فرمائے۔ زیادہ تسلیم و نیاز و استدعاء دُعا۔

العبد

دُعاجوئی و دُعاگوئی مہر علی شاہ از گولڑہ

معظمی و کرمی حفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ کا شکریہ۔ اللہ تعالےٰ بطفیل مقبولان خویش جناب کو استقلال و صبر معہ کل نیازمندان عطا فرمائے۔ عوارض معدہ و دماغ و قلب اپنے ارادہ میں کامیابی سے روک رہے ہیں حضرت کریم رضی اللہ عنہ کو ایسے عوارض سے مطلع نہیں کیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے کہ حضرت مرحوم کو تکلیف نہ ہو۔ البتہ استفسار و استمزاج پہ عرض کی جاتی ہے اسی طرح جی نہیں چاہتا۔ کہ جناب کو تکلیف دوں۔ مگر چونکہ جناب کا ارشاد ہے۔ کہ کیفیت مزاج سے مطلع کیا کروں۔ کیفیت مسطورہ بالا عرض کی گئی۔

Marfat.com

اور سب کو ماوجب ۔جناب کے نیازمند غلام محی الدین کی جانب سے نیاز۔

العبد

نیازمندی از گولڑہ بقلم خود

جواب حضور بجواب اس خط کے جو صاحبزادہ محمود صاحب تونسوی نے سجادہ نشین صاحب سیالوی کی تعزیت میں لکھا تھا۔

مکرمی و معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ دامت توجہاتکم

تسلیم و نیاز۔ بحق حضرت سجادہ نشین صاحب مرحوم ۔جناب کی کمال عنایت فرمائی کا شکریہ ۔ اللہ تعالیٰ بطفیل بارگاہ تونسوی صاحبزادہ قمرالدین صاحب کو ہر طرح کی لیاقت عطا فرماوے ۔ میر صاحب مرحوم کے ممتازانہ و شریفانہ اخلاق کے یاد آنے پر ان کے احباب کو نیا صدمہ پہنچتا ہے ۔ ذات عالی کو بدرجہا زیادہ صدمہ ہوگا۔ بوجہ علالت طبع زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔

بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ دعوات و تسلیمات ۔ سب سے نیاز۔

نیازمند از گولڑہ

مکرمی و معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم و نیاز ۔ یہ سن کر کہ طبع مبارک جناب زیادہ علیل ہے ۔ سخت بیچینی ہے اور نیازمند کو چکر آنے دماغ و ضعف قلب کے علاوہ عوارض معدہ وغیرہ حاضری سے مانع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ذات عالی کو باصحت و عافیت دیر تک بر سر اولاد کرام و سائر نیازمندان سایہ گستر فرمائے۔ زیادہ استدعا دعا۔ العبد ۔ نیازمند از گولڑہ

Marfat.com

معظمی ومکرمی دامت عنایاتکم وحفظکم اللہ تعالیٰ

تسلیم ونیاز۔ مولوی حامد صاحب کا خط باجوڑ سے میرے پاس بھی مشتمل بر خیر خیریت پہنچا ہے۔ چنانچہ مولوی احمد صاحب کے پاس پہنچا ہے۔ مولوی احمد صاحب کے مطالبہ پر وہ آنا چاہیں تو آسکتے ہیں۔ نواب صاحب کی جانب سے روکاوٹ کسی طرح کی نہیں۔ یہی مضمون میں نے بجواب خط مولوی احمد صاحب ان کو لکھوا بھیجا ہے۔ رہا جناب کے عنایت نامہ میں فقرہ مندرجہ ذیل (ہنسی میں ٹال دی) اسی صورت میں مسلم ہوسکتا ہے۔ کہ مخاطب (راقم) کو معاذ اللہ لاپرواہی ہو اور اس کو کسی طرح کا رنج (نہ بالذات اور نہ بالواسطہ) نہ ہو۔ اذ لیس فلیس۔

دراصل بات یہ ہے کہ جناب کا نیازمند اصول مروجہ مبتنی علیہا الاحکام سے ناواقف ہے۔ اور اُن جنٹلمینوں کا دستِ نگر جو حسب رائی خود کارگر ہیں۔ الاشر ذمنۃ قلیلۃ ھذا ھو الوجہ آج کل فصوص مدرس میں ہے نہایت تھوڑا وقت تدریس کا نکالا جا سکتا ہے۔

اس کے مضامین سے حضرت اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذاق اور پرواز بقدر استعداد خود موازنہ ہو سکتا ہے۔ میں نے اس پر حضرت سیالوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا تھا۔ کہ کسی عالم نے حضرت اعلیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حافظ علیہ الرحمۃ کے شعر ذیل کا مطلب دریافت کیا تھا ؎

آن تلخوش کہ صوفی ام الخبائثش خواند اشہی لنا واحلیٰ من قبلۃ العذاریٰ

درجواب اس کے آپ کا ارشاد تھا۔ کہ مولوی صاحب مصرعہ اوّل مرتبہ بشرط شئی اور دوسرا مصرع مرتبہ لابشرط شئی میں ہے۔ بس قل و دل اس کو کہتے ہیں۔ راب،

Marfat.com

اعلیٰ عنہ وعن مشائخہ ومخلصیہ ومعتقدیہ والہ۔ دُعا فرماویں کہ
او سبحانہٗ وتعالیٰ بطفیل مقبولانِ خویش اپنی طرف متوجہ کرے اور نیازمند
سب کو ماوحسب۔ صاحبزادگان کو تسلیمات ودعوات۔ بقلم خود

معظمی ومکرمی دامت توجہاتکم وحفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم ونیاز۔ عنایت نامہ مفصل طور کاشف مافیہا ہوا۔ الحمدللہ کہ جناب کا
سفر بخیریت گذرا۔ نیازمند ۱۴ شوال مکان سے نکلا۔ چند ایام راستہ میں بوجہ
سخت اصرار بعض مخلصین گذار کر سیال شریف حاضر ہوا۔ بتوسط اعلیٰ
حضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے موجودہ حضرات نے بھی مہربانی فرمائی۔
الحمدللہ سیال شریف سے واپس ہوکر آج تیسری ذیقعد تک اسٹیشن
تک نہیں پہنچ سکا۔ غالباً ہفتہ عشرہ تک انشاء اللہ تعالیٰ مکان پر پہنچنے کی
امید ہے۔ زیارات اہل اللہ جیسا کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ جسمانی و
روحانی صحت کیلئے بہترین نسخہ جات ہیں۔ شافی مطلق بطفیل مقبولانش
رحم فرماوے۔ بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ تسلیمات ودعوات
جناب کے نیازمند غلام محی الدین کے نیاز۔ سب نیازمندوں سے نیاز۔
جناب کا نیازمند چک ۵۶ بقلم خود

---

۱۵ جمادی الاوّل
۲۰ اگست بروز پنجشنبہ

محمود ا

معظمی ومکرمی جناب صاحبزادہ محمود صاحب لازال کاسمہ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بمجرد وصول غلام مہدی از تعمیل ارشاد سامی

Marfat.com

سعادت حاصل نمودہ خواہد شد۔ (یادداشت) خیال شریف رہے
کہ بعد حصول نیاز قبل از مجالس عرس شریف صرف چہ منٹ کیلئے علیحدہ
بوقت شب بلایا جاؤں۔ زیادہ تسلیم ونیاز۔

العید

مہر شاہ از گولڑہ

اور نیز مکلف ہوں کہ حامل نیاز نامہ اولیٰ اگر حضور میں موجود ہو اس کو
مطلع فرمایا جاوے کہ بروز جمعہ آئندہ تاریخ ۲۳ دریا پہ سواری کا فکر کرے۔

مکرمی ومعظمی جناب صاحبزادہ غلام نظام الدین صاحب اعطاکم اللہ الصبر والاجر ودامت توجہاتکم
تسلیم ونیاز۔ کوہ غم کے نیچے دبے ہوئے کی یاد فرمائی۔ جناب کے اخلاق موروثی
اور ہمت محمودی کا عکس ہے۔ مکرما! حضرت مرحوم نے رضی اللہ تعالےٰ
عنہ عرصہ سال کا ہوا ہے کہ بذریعہ تحریر نیازمند کو اطلاع بخشی تھی۔ (مجھے جیتلا یا
گیا ہے کہ میں اس سال میں دار فانی سے رخصت ہو جاؤنگا) اللہ مرحوم کو
مغفرت اور اولاد کرام کو معہ سائر نیازمندان کے صبر عطا فرمائے۔ عوارض
معدہ ودماغ وقلب کی حالت معرض تحریر میں نہیں آسکتی جس نے آج
تک حاضری سے محروم رکھا ہوا ہے۔ مزید بیاں عوارض استماع خبر اس
حادثہ جانکاہ نے بالکلیہ مضمحل کر دیا۔ علالت معدہ کے متعلق کیا عرض
کروں۔ کہ رات دن کئی دفعہ قضاحاجت کے لئے جانا پڑتا ہے۔ اور دل
کا گھٹنا ہر وقت لازم ہے۔ خدا کرے۔ کہ کسی صورت حاضری نصیب ہو۔

Marfat.com

جناب کے نیازمند غلام محی الدین وسائر نیازمندان سے نیاز۔ جناب کے
سب متعلقین کی خدمت میں اظہار تاسف +

العبد

جناب کا نیازمند مہر علی شاہ از گولڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً علیٰ رسولہ الکریم

سیدی وسندی تسلیم ونیاز۔ مبارکنامہ گرامی نے شرف صدور فرما
یہ مبارکیں عالمگیر خطۂ خاک پاک در سیال شریف کو ہی شایاں ہیں ؎

از راہ گذرے خاک سر کوئے شما بود ہر نافہ کہ در دستِ نسیم سحر افتاد

واقعی امر تو یوں ہے۔ شعر

شمس نورانی کہ نورِ مطلق است در ہمہ آفاق نورش مطبق است

اقتباس

خورشیدی نہاں ؎

گشت ظاہر فی العیاں در ذرۂ شیر تر در پوستینِ بربرۂ
از پئے روپوش عامہ درمیاں مہر شاہ شد مشتہر بہر لساں
چونکہ نور افشاند بہ لاہوریاں ظل مخروطی خفت فی القادیاں
شب ز روز و روز از شب شد عیاں فحونا آیۃ اللیل بیاں
دیں عجب کاں شمس از نورِ قدم ناتواں را بود خود صاحب علم

Marfat.com

انت تهدی انت تضل من تشاء — انت تعزز انت تذل من ترا

کیست دیار اندریں دار الوجود — غیر تو از غیرتت غیرت ربود

طرفۃ العینی نہ از ما جدا — بس عجب از درد ہجراں ناالہا

چشم عاشق بہر جستجوئے جاں — شد بخاک کوئے تو غوطہ زناں

گر نہ دادے نام پاکت دست را — کس ندیدے در جہاں آں مست را

از مسمی اسم چوں راند نفس — عالمے را گوش بر بانگ جرس

نام دادی از کرم دیوانہ را — نسخہ فیہ الشفاء ستانہ را

نام پاکت ساختہ وردِ زباں — مہر تو را در دلش کردہ نہاں

خاصہ مستانیکہ مست انداز الست — مونس جانہائے شاں بد سوز تفت

آں مقیمان سرِ کوئے کسے — واں اسیرانِ خم موئے کسے

راکعیں بر یاد ابروئے کسے — ساجدیں بر شارمہ روئے کسے

ہر دو عالم در ہوائش باختہ — پا ز دیدہ در رہش ساختہ

سیما آں سرو بستانِ خدا — شاہباز قدس آں شمس العلیٰ

طلعت رواز تجلی فی الخیال — مدرکہ بانا طقہ گردند لال

بس کن اے دل قصۂ بے انفصام

السلام اے بدر شمسم والسلام

بحکم مولانا رومی ؎

کل شئ قالہ غیر المفیق — ان تکلف او تصلف لا یلیق

یہ چند اشعار مذکورۃ الصدر جو لسان الوقت نے بغیر امداد عروض و قوافی ہدیہ

Marfat.com

درِ دولت کئے ہیں۔ امید ہے کہ بلحاظ جنون و بے ساختہ پن محل اعتراض بلغاء نہ ہوں گے۔ وجہِ تاخیر جواب انتظار اشتہار روئداد جلسہ لاہور ہوا۔ چند کاپی اشتہار محمد رفیق صاحب ہندوستانی منقولہ اخبار امید ہے کہ پہنچی ہوں گی ۔ بیان مفصل چونکہ بغیر از تقریر متحرف لہٰذا حصول قدمبوسی پر ملتوی رکھا جاتا ہے۔ حضرتی و مولائی جناب صاحبزادہ محمد شعاع الدین صاحب و جمیع صاحبزادگان کو تسلیم نیاز سب سے سب کو نیاز ؛

العبد مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ یکم جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ ہجری

(نوٹ:۔ خط مندرجہ میں جو نظم درج ہے اسکے متعلق دوسری روایت درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ناقل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حامداً و مصلیاً علیٰ رسولہ الکریم ؛

سیّدی و سندی۔ تسلیم و نیاز۔ مبارکنامہ گرامی نے شرف صدور فرمایا۔ یہ مبارکیں عالمگیر تو خاکپاک در سیال کو شایاں ہیں۔ بیت

از رہ گذر خاکِ سرِ کوئے شما بود ہر نافہ کہ در دستِ نسیم سحرے افتاد

واقعی امر تو یوں ہے۔

شمس نورانی کہ نورِ مطلق است در ہمہ آفاق نورش مطبق است
گشت خورشیدے نہاں در ذرّۂ شیر نر در پوستین برّۂ
چونکہ بر لاہوریاں افشاند جود در تحرک گشت ذراتِ وجود
شب ز روز و روز از شب شد عیاں ظل مخروطی خفت فی القادیاں
ویں عجب کاں شمس از نورِ قدم ہم نمود آں ظل را زیرِ علم

Marfat.com

کیست دیّار اندریں دارالوجود — غیرتو اے غیرتت غیرت ربود

طرفۃ العینی نۂ از ما جُدا — بس زہجراں بوالعجب ایں نالہا

چشم عاشق بہر جست وجوئے دل — درمیانِ خاکِ کویت مضمحل

نامِ پاکت ساختہ وردِ زباں — مہرِ تورا دردلش کردہ نہاں

اللہ اللہ ایں چہ خیر اسماست ایں — روح روح وحرزِ جانِ ماست ایں

اے خدا جانم بہ احسانت فدا — نام بر شوریدگاں کردی عطا

از مسمّیٰ اسم چوں راند نفس — جملہ عالم مست بر بانگِ جرس

نام دادی از کرم دیوانہ را — نسخۂ فیہ الشفاء مستانہ را

خاصہ مستانیکہ مست اندازِ لست — مونسِ جانہائے شاں بدسوز وزفت

آں مقیمانِ سرِ کوئے کسے — واں اسیرانِ خمِ موئے کسے

ہر دو عالم در ہوایش باختہ — دیدہ را پای ہم بر آتش ساختہ

سیّما آں سرو بستانِ خدا — شاہبازِ قدسِ آں شمس العلا

وصفِ حسنش چونکہ طیراں میکند — ایں زبانہا جملہ حیراں میشود

نیست ختم ایں قصۂ بے انفصام
لاجرم مقصود ماند والسّلام

نقل خط از جانب حضرت گولڑوی بجانب حضرت سجادہ نشین صاحب آلوی ۸ رمضان ۱۳۳۲ھ

سیدی وسندی۔ تسلیم ونیاز۔ یاد آوری کا شکریہ۔ نیازمند حضور کی توجہ سے بمعہ متعلقین ہر طرح سے بخیریت ہے اور قبلہ عالم کی

Marfat.com

اولاد اور مخلصین کی خیریت مطلوب۔ جناب کی رونق افزائی بمقام چاچڑ و
مردلہ والا و صابو وال باعثِ توقف در ارسال عریضہ ہوا۔ اب دولت خانہ
میں اقامت کی خبر پہنچنے پر تحریرِ عریضہ میں مشغول ہی تھا۔ کہ اچانک عنایت نامہ
شرف صدور لاکر کاشفِ ما فیہا ہوا۔ الحمد للہ کہ از اولاد حضرت من
دین را نیائے واللہ را عبادتے بظہور آمد لازال کذالک آمین۔ نیازمند
جناب نیز در شعبان در شغل تدریس کتب تصوف مشغول بود۔ قریب پنجاہ عالم
فاضل در سبق شریک ماندہ اند عزم مصمم داشتم کہ در رمضان بعد ختم قرآن مجید
بحسب ابیات ذیل از زیارت خاک پاک خطہ سیال قالب را جانے وجاں را جانانے
بخشاید۔ بیت

دیدہ جز خاکِ درت خواب نہ بیند ہرگز — تشنہ در واقع جز آب نہ بیند ہرگز
ہر زماں دل بسگِ کوئے تو مشتاق ترا ست — سیری از صحبتِ احباب نہ بیند ہرگز
ہر کہ در کوئے تو پہلو بسر خاک نہد — راحت از بسترِ سنجاب نہ بیند ہرگز
نور طاعت کہ دل از سجدۂ ابروئے تو دید — عابدِ شہر بچشمِ آب نہ بیند ہرگز

مگر بذریعہ تحریر جناب دیوان صاحب پاکپٹنی واضح گشتہ کہ حضرت موصوف
عنقریب ارادہ تشریف آوری دریں جا میدارند اگر انتظار صاحب موصوف ہمچنیں
حصول ماموں را در تعویق داشت تا ہمیں جا بوئے پیراہان یوسفے را در مشام
یعقوبے شمیدہ از خود در خود با خود خواہم سرائید۔ بیت

عید شد ہر کس زیاری عیدی دارد ہوس — عید ما و عیدی ما دیدنِ روئے تو بس
عید مردم دیدنِ مہ عید ما دیدار تو — ایں چنیں عیدے نہ بیند در دو عالم ہیچ کس

Marfat.com

اکب الوجناء بلغت المنیٰ — عج بالحمی ان جزت بالجرعاء
سمًا طلعات وادی ضارج — متیامنًا عن قاعۃ الوعساء
اوصلت اُثیل سلع فالنقا — فالرقمتین فلعلع فشظاء
ا عن العلمین من شرقیہ — مل عادلا للحلۃ الفیحاء
السلام عریب ذیاک اللوی — من مغرم دنف کئیب ناء
اکن البطحاء ھل من عودۃ — احیابھا یا ساکنی البطحاء
سرتی ضاع الزمان ولم افز — منکم اھیل مودتی بلقاء
نی یؤمل راحۃ من عمرہ — یومان یوم قلی ویوم لقاء
کم فی الناس اضحی مذھبی — وھواکم دینی وعقد ولاء

صاحبزادگان کی خدمت میں مع الدراویش کے نیاز۔ علاوہ اسکے صاحبزادہ اللہ صاحب کے حضور میں وہی سیال شریف والی گوشت کی معذوری۔

سے سب کو نیاز منشی صاحب کو دعا و سلام۔

اس ملک میں بھی پشاور چھچھ، ہزارہ، تنول، پونچھ، کشمیر تک دوشنبہ وزہ ہے۔ شب دوشنبہ کو ہر جگہ دیکھا گیا۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ و وفقک لما یحب و یرضے

عا و سلام۔ ایسے شفیق اور بے نظیر محقق عالم حفظہ اللہ کے زیر تعلیم ہونا ں وہاب الخلاق کا کمال احسان ہے۔ ایسے استاذ کے حسب ہدایت

Marfat.com

کار بند ہونا موجب حصول مدعا ہے۔ ہر کام اور ہر حال میں اسی لطیف
از لطیف کے طرف دھیان رکھو۔ اور اُسی کے دست نگر رہو۔ در رحم
اس کی بے عوض عنایت نے کیا کچھ کم کیا ہے۔ جو آئندہ نہ کرے گا۔
اسی ایک نعمت کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ کہ باوجود اطلاع علی المعاص
رحم و ستاری سے معاملہ فرما رہا ہے۔

ایسے ستار رحیم سے بہر حال کامل امید کامیابی کی ہو سکتی ہے۔ مکرر لکھ
ہوں کہ بہر حال اسی کے دروازہ پر گڑگڑاتا اور اس سے محظوظ ہونا
الاصول ہے۔ حصول سعادت دارین کے لئے خالص بندہ کو حصول مطا
چنداں حظ نہیں ہوتا جس قدر کہ اس کے آگے منہ پھیلانے اور اظہار
اول لالچ ہے اور ثانی عبادت۔ عالم فاضل متصف باوصاف کاملہ ہمہ شنا
مگر بندہ او نشدیم کہ در بند خویشیم خواہ از عالم دنیا یا از عالم عقبیٰ بندہ از
فرمودہ ؎

غبار خاطر عشاق مدعا طلبی است بخلوتے کہ منم یاد دوست بے ادبی

بر خوردار قائم علی بعد دعا و سلام مضمون واحد۔

اس وقت چاہتا ہوں کہ تمہارا خط بعینہٖ تمہارے والد کو بھیجدوں
بخدمت مکرمی جناب مولوی صاحب حفظ اللہ و وفقہ لما یحب سلام م
الاسلام و دعا ہمہ طلباء را دعا و سلام ہمہ مخلصان اہل نرڑہ کا دعا و سلا

عبدہ المذنب مہر شاہ بقلم خود

معنی ابیات ذیل حسب فہم ناقص آنکہ والعلم عند اللہ۔

Marfat.com

وش گفت بہلول فرخندہ فال کہ من از خدا پیش بودم دو سال

خدا سے مراد مرتبہ اسماء مفصلہ جو تیسرے درجہ میں واقع ہے۔ بہ نسبت ذات
کے یعنی میں مرتبہ الوہیت (اسماء مفصلہ) بعنوان دیگر عما، سے دو سال یعنے
رجہ پیشتر تھا۔ ایک درجہ یہ (اسماء مفصلہ) اس سے پہلے وحدت یعنی قابلیت
نہ واجمال مطلب یہ ہوا کہ واحدیت اور وحدت سے پہلے (میں) میرا
ن مندمج فی الذات تھا۔

من آں وقت کردم خدا را سجود کہ ذات وصفات خدا ہم نہ بود

یعنی تجلی علمی میں میرا عین ثابت بلسان امکان واستعداد عابد وساجد
ا کا تھا۔ جبکہ خدا اور اس کے صفات نے ظہور نہیں پکڑا تھا۔ والسلام
بیدکم الفشاوری۔

یا اَللّٰہ

اے غلام غوث (غلام امام محی الدین) اعظم فکر کن فکر کن در خلقت پس شکر کن

جمع گشتہ در تو عالم خلق و امر جسم تو خلق است روحت ہست امر

ہست در تو جملہ از عالم کبیر زیں جہت شد نام تو عالم صغیر

جد تو کل شد ملائک جزء او زیں سبب آمد خطاب اسجدوا

تیسرے بیت کی تشریح ملاحظہ ہو۔ والسلام

اس وقت زیادہ لکھنے کی فرصت نہیں۔ سب کو سلام و دعاء

Marfat.com

الٰہی شادی کا خاتمہ بالخیر ہو۔ تحریر ہذا کو محفوظ رکھو۔ واپس لانا ضروری
کہ نظر ثانی کی جائے۔ **قولہ**

ہست در تو جملہ از عالم کبیر ❊ زیں جہت شد نام تو عالم صغ

تشریحش آنکہ موجود اولے کہ بمنزلہ افگندن معمار گل راست تا کہ قبو
کند ہر شکل را بحسب ارادہ بنا ہیا است کہ در اصطلاح فلاسفہ اورا ہیو
مے گویند۔ پس قبول کرد ہر شکل را بحسب استعداد صالحہ اندرون خ
روشنی چراغ را قبول مے کند قال اللہ تعالےٰ۔ مثل نورہ کمشک
فیھا مصباح پس نبود کسے قریب تر از روئے قبول در آں ہیا م
حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم باصطلاح حضرت شیخؒ و عقل بلسان الفلس
وہماں است اوّل ظاہر فی الوجود کہ وجودش از نور الٰہی وہیا و حقیق
کلیہ است باز قریب تر بداں از نوع انسانی علی ابن ابی طالب است کرم
وجہہ کما صرح بہ الشیخؒ پس بدانکہ عوالم چار اند عالم اعلیٰ و عالم
استحالہ و عالم التعمیر و عالم النسب۔

از عالم اعلیٰ است حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم و فلک حیات و عرش
محیط و کرسی و بیت معمور و ملائکہ و زحل و فلک او و مشتری و فلک او و مر
و فلک او و شمس و فلک او و زہرہ و فلک او و عطارد و فلک او و قم
و فلک او۔ واز عالم استحالہ است چہار کرہ عناصر۔ آتش۔ باد۔ آ
خاک۔ واین خاک بر ہفت طبقہ است۔ سیاہ و غبراء (خاک رنگ) و سرخ
و زرد و سفید و زرقا و ہندی کچکرا و سبز۔ واز عالم تعمیر است روحانیاں

Marfat.com

یعنے ملائک و عالم حیوان و عالم نبات و عالمِ جماد از عالم نسب است مقولہ
تسعہ برائے عرض یعنے کم و کیف و اَیْن و متٰی۔ و اضافت و وضع و فعل و انفعال
و اختلاف الصور و الاشکال مثل فیل و خر و اسپ وغیرہ۔

پس بدانکہ نظیر ہر یکے از انواع مذکورہ در انسان موجود است لہٰذا او را
عالم صغیر مے گویند زیرا کہ نیست چیزے از عالم کبیر یعنے عوالم اربع مگر
نظیرش در حضرتِ انسان موجود است مثلاً نظیر حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم و فلک او کہ حیات است لطیفہ روح قدسی است در انسان و نظیر عرش
جسم است در و و نظیر کرسی نفس است و نظیر بیت معمور قلب است۔ و نظیر ملائکہ
اَرواح انسان است۔ و نظیر زحل و فلک او قوت علمیہ و نفس و نظیرِ مشتری
و فلک او قوت ذاکرہ و موخر الدماغ و نظیر مریخ و فلک او قوت عاقلہ و یا فوخ
و نظیر شمس و فلک او قوت مفکرہ و وسط الدماغ و نظیر زہرہ و فلک او قوۃ وہمیہ
و روح حیوانی و نظیر عطارد و فلک او قوۃ خیالیہ و مقدم الدماغ و نظیر قمر و
فلک او قوۃ حسیہ و جوارح حاسہ و نظیر کرہ آتش و روح او اعنی حرارت و
یبوست صفراء است در انسان و روح او قوت ہاضمہ است و نظیر ہوا و روح
او حرارت و رطوبت خون و قوت جاذبہ است در انسان و نظیر آب و روح
او برودت و رطوبت بلغم است در انسان و قوۃ دافعہ و نظیر خاک و روح او
برودت و یبوست سوداء است و قوۃ ماسکہ در انسان و نظیر ہفت طبقات
خاک مذکورہ بالا در جسم انسانی جلد است و شحم و لحم و عروق و عصب و عضلات
و عظام و نظیر روحانیین در انسان قویٰ انسانیہ است و نظیر حیوان در انسان

Marfat.com

چیزے است کہ حس مے کند و نظیر نبات در انسان چیزے است کہ نمو مے کند و نظیر جماد در انسان چیزے ہست کہ حس نمے کند۔ و نظیر کیف در و احوال انسانی است۔ مثل صحتہ و سقم و نظیر کم در انسان الساق اطول من الذراع مثلا و نظیر این در انسان مثلا راسی علی عنقی و نظیر متی حرکت راسی وقت حرکت یدی مثلاً و نظیر اضافہ در آں ہذا ابی فانا ابنہ مثلاً و نظیر الفعل اکل مثلاً و نظیر الانفعال شبع و نظیر اختلاف الصور فی الانسان القوۃ الانسانیۃ التی تقبل الصور المعنویۃ عن مذموم و محمود کہذا فطی فہو فیل و ہذا بلید فہو حمار و ہذا شجاع فہو اسد۔

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ مع اللحقہ و وفقک لما یحب و یرضی بعد دعا و سلام آنکہ۔ شب جمعہ قریب دو بجے خوشاب اُتر کر اُسی وقت دریا سے عبور کر کے آرام کیا۔ علی الصباح وہاں سے نماز پڑھ کر بسواری یکّہ فوراً چھاؤنی پہنچے۔ حضرت صاحب عم فیضہم اس قدر خوش ہوئے کہ تحریر سے باہر ہے۔ آپ کو کئی روز کا سخت انتظار تھا۔ ہر ایک شخص اس انتظار کی عجیب کیفیت بیان کر رہا ہے۔ خاصہ میرے اشعار متعلق فارضیہ نے ؎

بُھلدے نہیں اوہ بول مٹھڑے ڈھولدے ؎ بول سانول یار روہی رولدے

نہایت رقت طاری کئے ہوئے تھے۔ پہنچتے ہی میں نے انتظام سیال شریف لے جانے کا کیا۔ اس روز آپ کو لب دریا پر کنارہ خوشاب سے کشتی پر سوار کیا۔ علی الصبح بروز شنبہ سیال شریف پہنچنے پر سب کو از حد خوشی ہوئی۔

Marfat.com

اور دعائیں دینے لگے۔ حضرت صاحب کو ضعف از حد ہے۔ غذا نہیں مجھ کو ایک لحظہ آنکھوں سے غائب نہیں چاہتے۔ دو تین دن میں آپ کو قدرے طاقت حاصل ہونے پر اجازت لے کر واپس ہونے کا ارادہ ہے۔ تم کو چاہیئے کہ امور ذیل کے پابند رہو۔

(۱) شغل سبق میں بحفظ اوقات ساعی رہو۔

(۲) رات کا سونا حسب ہدایت مکان پر میری آرامگاہ میں مع رفقا، بالتزام ماوجب آرام کرنا۔

(۳) راولپنڈی نہایت ہی کم جانا۔

(۴) ختم معہود کو بدستور قائم رکھو۔

(۵) گھر میں سب کو دعا، بعد فراغت ہر روز ضرور گھر میں جایا کرو۔

(۶) نماز باجماعت کو اہم المہمات سمجھو۔

(۷) سب طلبہ کے ہر طرح کے خبر گیر رہو۔ اور سب کو سلام پہنچاؤ۔

اس وقت میں ازدحام خلق میں لکھ رہا ہوں۔ جناب صاحبزادہ محمد امین صاحب شرف سلام بخشتے ہیں۔ میری جانب سے جناب قاری صاحب و سب طلبہ و دراویش کو سلام۔

الراقم عبدہٗ مہر شاہ بقلم خود از سیال شریف، ۷ جمادی الاول روز یکشنبہ۔

برخوردار غلام محی الدین سلمک اللہ

بعد سلام و دعا اینکہ تمہارے پہلے خط فغاں آمودہ کا منشا بغیر عجلت اور کیا ہو سکتا ہے۔ دو دن اگر صبر کرتے تو ہمارا خط پہنچ جاتا اور غالباً پہنچ

Marfat.com

بھی گیا ہوگا۔ جناب حکیم صاحب حفظ اللہ کا اخلاص اور شرافت کیا ہمارے روزمرہ کے استفسارات سے مستغنی نہیں۔ تم خود ہی ہر خط میں ان کے ممتازانہ تعامل و اخلاص کا شکریہ ادا کرتے ہو اور ہم کو پہلے ہی ان کا تعلق و اخلاص معلوم تھا۔ آج میانی میں تمہارا خط مرسلہ بجانب حافظ فضل الدین ملاحظہ سے گذرا میرے رفقاء اور کل پسماندہ تمہارے احباب کا بقول شخصے شعر ذیل وظیفہ ہے شعر ہے تصور میری چھاتی پہ اور مجھسے حجاب ؛ عقل حیراں ہے میاں دیکھکے یہ پیار نیا دو سو روپیہ بذریعہ تار سرگودھا سے بھیجا گیا ہے۔ پہنچا ہوگا۔ غالباً ہم پرسوں تک مکان پر پہنچیں گے۔ راولپنڈی اترنے کا ارادہ نہیں۔ حکیم صاحب کو دعا و سلام و چاندی کو دعا و سلام۔ اس وقت بباعث ازدحام خلق زیادہ نہیں لکھ سکتا۔

(داعی) مہر علیشاہ از میانی بروز یکشنبہ

از چھاونی شاہپور بروز دوشنبہ

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ واحیاک حیاتاً طیبۃً

بعد دعا و سلام اینکہ مخلصی گلاب خان کے دونوں خط یکے بعد دیگرے ملاحظہ سے گذرنے پر کیفیت آمد و کاروائی حاکم معلوم ہوئی۔ محبوب عالم کو ایک دو دن سے بخار تھا۔ آج اچھا ہے۔ باقی خیریت ہے۔ گھر کے حال اور کیفیت انتظام حفاظت سے مطلع کرو۔ سب کو دعا و سلام۔ تم کو مع چن کے باخبر رہنا چاہیئے۔ برخوردار شاہ سید کو بھی فہمائش کریں۔

داعی بقلم خود

Marfat.com

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ

سلام ودُعا اینکہ تمہارا اور جناب قاری صاحب کا خط لاہور وفضل الٰہی کے
ان پر آج بروز چہارشنبہ ملاحظہ سے گذرے۔ الحمد للہ والمنۃ کہ قائم
رہ اپنے پاؤں پر قائم ہوگیا۔ سعی کنندگان خصوصاً عبدالہادی کو اللہ تعالےٰ
خیر عطا فرماوے۔ اور مصائب سے بچائے۔ بیماری کے حالات سے
روز مطلع کریں۔ غالباً پرسوں قصور جانا ہوگا۔ مقدمہ میں اللہ تعالیٰ کامیابی
فرماوے۔ بارش کے لئے شہر والے اور میرا والے نفل شروع کریں۔ اور جناب
بی عزاسمہ سے بارش مانگیں۔ جس کا شان ینزل الغیث من بعد
قنطوا ہے۔ برخوردار چن پیر اور سب مخلصوں کو سلام ودُعا۔ فضلداد کی
ری کا حال نامعلوم ہے۔ محمد سعید کا حال بھی لکھتے رہیں۔ گھر کا حال
ور بعدازاں پاکپٹن پہنچے۔ دعاگو بقلم خود از مکان فضل الٰہی لاہور

عزیزی غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام ودعا اینکہ کل ۲۸ صفر کو کوٹ چوغطہ سے روانگی ہوگی۔ غالباً
ہفتہ تک انشاء اللہ تعالیٰ راولپنڈی پہنچیں گے۔ صاحبزادہ محمد سعد اللہ صاحب
وٹ تک ہمراہ تشریف فرما ہوکر واپس ہوئے۔ مجھے غلام رسول خان نے اگر
سی صورت نہ چھوڑا تو دو چار دن زیادہ گذر جائیں گے۔ گھر میں دوا لینے
کی میری جانب سے تاکید کرنی برخوردار چن پیر کو بعد سلام برخوردار شاہ سید
کو سمجھانے کی تاکید۔ مکرمی جناب مولوی محمد غازی صاحب کو سلام۔ نعمان ملا

Marfat.com

کو معالجہ کرانیکی تاکید کرنی۔ میرے پہونچنے تک نماز پڑھانے والا جو
سمجھو۔ ضرور ہو۔ اوقات خمسہ میں اذان و جماعت میں قصور نہ ہو۔ سب
دعوات۔ داعی بقلم خود از کوٹ چوغطہ۔

---

۹ محرم

برخوردار علام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ مع اللحقہ،

بعد سلام اینکہ ہم سب بخیریت ہیں۔ اور جناب دیوان صاحب بھی را
ہیں۔ پرسوں یہاں سے روانگی کا ارادہ ہے۔ مخلصی میاں شیخ احمد صاحب
امام بخش ملتانی اور چوہدری اللہ داد پاکپٹن میں بلین ملتان جانے پر مصر ہوے
لہٰذا بہ لین ملتان واپس ہونگے۔ باقاعدہ علاج ضرور ہونا چاہیئے گھر میں
پہنچائیں۔ سب کو دعوات۔ مکرمی جناب مولوی محمد غازی صاحب کے ار
کا مجھے خیال ہے۔ والسلام۔ داعی از پاکپٹن شریف بقلم

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ واحیاک حیاۃ طیبۃ،

بعد دعا و سلام اینکہ آج بروز پنجشنبہ ۱۲ محرم کو منٹگمری میں ہیں۔ غالباً دیوان ج
بھی بعد العصر پہنچیں گے۔ علی الصبح بہ لین ملتان سوار ہو کر دوسرے دن ملتا
پہنچیں گے۔ بعدہٗ ٹھٹھہ گرمانی اور غالباً خانگڈھ سے ہوتے ہوئے وطن
آئیں گے۔ بیماری اور علاج کی کیفیت سے میاں شیخ احمد صاحب کی ج
پر مطلع کریں۔ بخدمت حضرت والدہ ماجدہ تسلیمات و نیاز۔ سب ہمشیرہ کو دعا
پہنچانا۔ برخوردار چن پیر و شاہ سید اور ولایت شاہ و محمود شاہ و سائر احبا

Marfat.com

متعلقین کو سلام و دعا۔ جناب قاری صاحب و مولوی صاحب اور سب
مکان والوں کو سلام اپنے احباب کی کیفیت سے بھی مطلع کرو۔ سب سے
سلام۔

داعی بقلم خود از منٹگمری۔ ۱۲ محرم

---

۷ محرم بروز شنبہ از پاکپٹن

عزیزا! تم درمیان حفظ و امان الٰہی باشید

بعد دعا اینکہ ہم سب بخیریت ہیں۔ ۱۱ تاریخ واپس ہونے کا ارادہ ہے برلن
تان جلدی مکان پر پہنچنے کا قصد ہے۔ بیماری کے حالات سفر میں پہنچتے
ئے ہیں۔ مجھے فرصت لکھنے کی بالکل نہیں ہوئی۔ سب کو دعوات۔
علاج میں سستی نہ ہو۔

دعاگو بقلم خود

سکیسر بروز دوشنبہ

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ

بعد دعا اینکہ انشاء اللہ تعالےٰ بروز پنجشنبہ ۵ ماندرا ولپنڈی پہنچیں گے قاضی
صاحب وزیر آبادی کے اصرار پر محبوب عالم تجھے اسٹیشن پولووال سے تار
بدیں مضمون دیگا۔ کہ وزیر آباد پہنچو۔ مکان پر ٹھہرنا اگر ضروری ہو تو نہ آنا۔ ورنہ
شامل ہو جاؤ۔ سب کو ما وجب۔

داعی بقلم خود از سکیسر

کل ۸ بجے دن کے بروز سہ شنبہ سوار ہو کر غالباً ۳ بجے وزیر آباد پہنچیں گے۔

Marfat.com

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ بکرہ وعمّا تسوء

بعد دعا و سلام اِنیکہ

سب گھروں اور مہمانوں کی خبر گیری کرنے جمعہ و جماعت کا التزام۔ آوار
گردی کی ترک خصوصاً بحالت تنہائی آجکل موسم خراب ہے۔ مولدات بخار
پرہیز ضروری ہے۔ اپنے استاذ صاحب کا حسب ہدایت خیال رکھنا
وہ سخت شرمناک آدمی ہیں۔ موت منظور ہوگی مگر منہ سے کبھی نہ کہیں
کہ اِیں چنیں باید ان کی ضروریات کو قبل از وقت مہیا رکھنا۔ میں محبوب علی
اور تمہارے بھروسے پر انکی خبر گیری نہیں کی تم دونوں کو بارہا تاکید کی گئی
تھی۔ مگر نامعلوم تم نے کس طرح برتاؤ کیا۔ اِنکی صحت کا خیال چاہئے
نہ صرف اپنے سبق اور مطلب کا۔ دو طرفی کرایہ اُنکے جانے پر دینا۔ غرض ہر طر
چارپائی۔ بستر وغیرہ کا لحاظ ان کی تشریف بری پر تم گھر میں رہو۔ اور حسب ہد
انکے اوقات کے پابند رہو۔ ایسا ہی جناب قاری صاحب کی خبر گیری ر
یعنی کوئی وطنی نا تراشیدہ حسب عادت اہل وطن پیش آنے نہ پاوے
ایسا حلیم نہ ہونا چاہیئے کہ ضروریات میں نقصان ہو اور نہ ایسا درشت
خلق اللہ بیزار ہو۔ سب گھروں کا فکر رکھو میرے کہنے پر عمل کرو۔ اور میر
کرنے کو نہ پکڑو۔ رات ۹½ بجے ہم ملکوال پہنچ گئے ہیں۔ صبح ۸ بجے پر گ
کو جانا چاہیئے تھا۔ مگر بہر حیلہ کیوجہ سے ابھی سات بجے لالہ موسیٰ سے چ
نہیں چلی۔ شائد ظہر کو یہاں پہنچے۔ لہٰذا ہم کو کل بروز شنبہ سیال شریف
پہنچنا ہوگا۔ سب کو سلام۔

Marfat.com

راقم عبدہ المذنب الراجی الی عفوہٗ از ملکوال سات بجے دِنکے

بغداد شریف والی مائیصاحبہ کا خیال رکھنا اور اپنی دادی صاحبہ کا سلام بھی ہر روز کرنا۔ اور دونوں زیارت پہ فاتحہ بلا ناغہ پڑھنا اور ختم کا التزام بھی ۔

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ

دُعا و سلام پرسوں بروز پنجشنبہ میانوالی سے روانہ ہو کر سٹیشن چھب پر برائے ملاقات مکرمی جناب مولوی محمد غازی صاحب اُتروں گا۔ ورنہ حسن ابدال اُتر کر بھوئی فاتحہ خوانی کے لئے جا کر بعد ازاں مکان پر پہنچوں گا۔ مکرمی جناب قاری صاحب کو بعد سلام مضمون واحد۔ سب کو دُعا و سلام پہنچے۔

ازملتان بروز چہارشنبہ

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ مع المتعلقین

بعد سلام اینکہ۔ لاہور قصور پاکپٹن سے جو تاریں اور خطوط بغرض استمزاج مریضہ شفا ہا اللہ تعالیٰ بھیجی گئی تھیں۔ کسی کا جواب نہیں آیا۔ مانفوش بخیر ہو۔ کل خانگڈھ اور پرسوں سنانواں اترسوں واپسی کا ارادہ ہے۔ تمہاری غفلت اور بے اعتنائی نے بے چین کیا ہوا ہے۔ سب کو ماوجب۔

داعی بقلم خود از ملتان

---

۲۴ صفر

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام و دعا اینکہ۔ خطوط متواترہ کاشف مافیہا ہوئے قاری صاحب کو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ جلد واپس لائے اور مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ میں آج ۲۴ تاریخ بوجہ اصرار و کمال عنایت فرمائی جناب صاحبزادہ محمد سعد اللہ و صاحبزادہ محمد عبد اللہ روانہ نہیں ہو سکا۔ صبح ۲۵ تاریخ روانگی ہو گی۔ کوٹ چوغطہ وغیرہ مقامات پر گذر ہو گا۔ حتے الوسع جلدی مراجعت کریں گے۔ سب کو ما وجب۔

داعی بقلم خود از سیال شریف

---

۲۳ صفر

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد دُعا و سلام اینکہ خط تمہارا اور جناب قاری صاحب کا ملاحظہ سے گذرا۔ الحمد للہ والمنۃ۔ کل بروز دوشنبہ ۲۴ صفر واپس ہونگے۔ بمجبوری سٹیشن پوپووال تک ہفتہ تک پہنچنا ہو گا۔ سون سکیسر اور پکھڑ والوں کا امسال لیجانیکا ارادہ تھا۔ ان کو جواب دیا گیا ہے۔ سب کو دُعا و سلام۔ جناب صاحبزادہ محمد سعد اللہ صاحب نے سلام لکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ انکی جانب سے سلام فقیر معہ سب رفقاء بخیریت ہے۔ گھر میں اور مکان والوں کو سلام و دعوات۔ پیر ولایت شاہ صاحب اور ملک غلام حسین سلام پہنچاتے ہیں۔ العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشا بقلم خود از سیال شریف

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام اینکہ خط تمہارا سیال شریف میں کاشف ما فیہا ہوا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ جانبین میں خیریت ہے کل بروز چہار شنبہ کوٹ چوغطہ میں پہنچے۔ محمد خان

Marfat.com

کسی صورت تین شب گذرنے کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ پرسوں بروز ہفتہ یہاں سے روانگی ہو گی۔ اور شب نہی بخش مسکین کے پاس بعدازاں بروز یکشنبہ جلالپور میاں علی محمد کے پاس صبح کی روٹی کھا کر رات چک میاں فتح الدین کے پاس۔ پھر بروز دوشنبہ سکیسر غالباً دو شب گذار کر سٹیشن پہلوال سے سوار ہو کر راستہ میں چکوڑی ہوتے راولپنڈی اُتریں گے۔ گوجر خان والوں کے اصرار پر وہاں بھی غالباً ایک وقت ٹھیرنا ہو گا۔ سب کو ماوجب مخلصی حاجی کریم بخش صاحب کو برخوردار فضل الٰہی کے بارہ میں آج ہی لکھ دیا گیا ہے۔ داعی از کوٹ۔

از کوٹ چو خط برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ

بعد سلام اینکہ مخلص مولوی محمد علی مقیم مسجد دھوبیاں کی طبیعت کا حال تم نے نہیں لکھا۔ اِس کی خبرگیری رکھنی اور مناسب معالجہ سے دریغ نہ کرنا اور اس کو میرا سلام و دُعا پہنچاویں۔ اللہ تعالےٰ اس کو شفاء کامل عطا فرمائے سب کو ماوجب +

بروز دوشنبہ برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ و وفقک لما یحب و یرضیٰ بعد دعا و سلام مسنون الاسلام اینکہ غالباً آج بروز دوشنبہ ملک خدا بخش صاحب یہاں پرسیال شریف پہنچیں گے۔ امر معلوم میں گفتگو ہونے پر آج ہی ہم لوگ واپس ہوں گے۔ ورنہ کل بروز سہ شنبہ انشاء اللہ تعالےٰ ضروری واپس ہو کر بلین

Marfat.com

سرگودھا سوار ہوں گے۔ سرگودھا میں چند ساعت یا ایک شب برخوردار محمد حیات کے اصرار پر قیام ہوگا۔ بعد ازاں سیدھے مکان پر پہنچیں گے۔ بخدمت ہر دو مولوی صاحب سلام پہنچا دیں اور سب کو سلام و دُعا ختم کا التزام رکھنا۔

الراقم داعی از سیال شریف

برخوردار غلام محی الدین وفقک اللہ لموجبات رضائہ ولقائہ

دعا و سلام اما بعد یہاں پہ بفضلہ سبحانہ من کل الوجوہ خیریت ہے ؎

تمے گویم کہ از عالم جُدا باش بہر جائیکہ باشی باخُدا باش

الیوم نیز تاکیداً دربارہ شراب دوشیزہ یعنے محافظت نسبت وسائر امور مسطورہ قلمی نمودہ می آید ایّاکَ وان تولیٰ عمّا یقول محبوبک ومحبوب العالم وعلیک ایصال السلام منی الیٰ فُقَیتاکَ وسائر مخلصی معدن المکارم ومنبع المراحم والموالی ومن یلائم والحمد للہ اوّلاً واٰخراً والصلوٰۃ علی رسولہ وآلہ وصحبہ ظاہراً وباطناً۔ العبد الملتجی الی اللہ الغنی بہ عمن سواہ

حاجی کریم بخش

حاجی عبدالرحیم

(الیٰ ایصالہ ایہ)

المدعو امیر شاہ

چُونکہ در عالم سخن گوئی یکے است پارسی و ہندی و عربی یکے است

کیست دیار اندریں دار الوجود لیس الا من ہو الحکم الودود

وجہہ فی کل شیئٍ یتجلی علمہ فی کل شیئٍ یحتوی

مے وزد یاوی چو از الا انا کل شیئٍ ینعدم مع مہر شاہ

(ای لا الٰہ الا انا ۱۲)

لسان الوقت کو کافیہ وردیف سے غرض نہیں لہٰذا مجنونانہ مضامین پہ عقلاء کو

Marfat.com

ار واخذہ کا استحقاق نہیں ہو سکتا۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

روز شنبہ غرہ ربیع الاوّل — عزیزی غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ

عد سلام اینکہ الحمد للہ علی الصحۃ والعافیۃ۔ ارادہ ہے کہ کل بروز چہار شنبہ نشاء اللہ تعالےٰ سکیسر سے روانہ ہو کر بمقام ڈنگہ شب باش ہو کر دوسری شب بکوڑی بعد ازاں گوجر خان راولپنڈی پہنچیں گے۔ سب کو ماوجب ۔

دعا گو بقلم خود از جھوک عبدالرحمن متصل سکیسر

ر صفر المظفر ۱۳۴۳ھ — بجانب میاں محمد حیات صاحب قریشی ماہووال ضلع شاہپور

رخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۴ء

عزیز محمد حیات حفظک اللہ تعالیٰ۔

عد از سلام و دعا آنکہ بفضلہ تعالےٰ اب صحت ہے۔ شدت گرما کی وجہ سے چھ بخار اور ساتھ ہی ہچکی ہو گئی تھی۔ چالیس سال کی عادت چونکہ بحکم لعادۃ طبیعۃ ثانیۃ طبیعت کا حکم رکھتی ہے لہٰذا جانبین (راقم و ہالیان ضلع شاہ پور) پر پریشانی کا اثر پڑ رہا ہے۔ مگر ؎

نہ دوری دلیل صبوری بود — کہ بسیار دوری ضروری بود

یعنے نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ لوگ تماشا دیکھیں جس ذات عالی کے ساتھ میرا سروکار ہے۔ اس کا مسکن و آرامگاہ وہ عالم ہے جس کا روزن میرے دماغ میں مشاہدہ کے لئے موجود ہے۔ اہالیان ضلع شاہ پور کے مخلصین کیلئے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں مصائب سے محفوظ فرما کر صراط مستقیم پر قائم رکھے

Marfat.com

آمین۔ بغیر قصد زیارت اہل اللہ دورہ کرنا اور اپنی جھونپڑی سے قدم با
رکھنا خلاف عادت ہے۔ ورنہ مخلصین کو خوش کر دیتا ذالك تقدیر العـ
العلیم والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ
ظاھراً وآلہ وصحبہ۔ الحمد للہ کہ حاجی صاحب مامون ہیں۔ برخورداران حفظ
اللہ تعالےٰ کو دعوات۔ سب کو ماوجب۔

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گو

عزیزی محمد حیات وسائر زوّار حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد اہدء سلام ودُعا آنکہ پہلے تار جدّہ سے بعد ازاں خط موصول ہو کر باعث
خوشنودی مہجورین ہوا۔ حضرات زوّار! اس میں شک نہیں کہ حق سبحانہ وتعـ
سمیع بصیر علیم علی الاطلاق ہے۔ کوئی امر اس سے پوشیدہ نہیں مگر گنہگـ
کے معروض نجات طلبی کا ضروری طور پر محل اجابت تک پہنچنا اپنے حبیـ
اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی وساطت وسفارش پر موقوف ہے۔ کمـ
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤك فاستغفر واللہ واستـ
لھم الرسول لوجدوا اللہ توّاباً رحیماً۔ روضہ مطہرہ علی صاحـ
الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حاضر ہو کر اس آیت کو پڑھ کر عرض کرنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سراپا گنہگار حضور میں حاضر ہوئے ہیں۔ آ
بدرگاہ مجیب الدعوات ہماری سفارش فرماویں تاکہ غفار الذنوب اپنے
وعدہ کے مطابق ہمیں مغفرت عطا فرماوے اور یہ ے

Marfat.com

غریقِ بحرِ عصیاں مہر شاہ کو مدینے جلد بلوایا تو ہوتا
نرالی جھلک دکھلا کر پیارے بتوں سے سجدہ کروایا تو ہوتا

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ قَدْرَ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَزَجَّ الْحَاجِبَیْنِ

کیا کچھ کم کیا نوکِ مژہ نے بھواں کے بل کو سمجھایا تو ہوتا

دل مہاراجہ چال مہاراجہ کیڑھے ویلے دیاں کھلیاں
کھلیاں کھلیاں عمر وہانڑیں ڈکھن پیراندیاں تلیاں

پڑے ہیں دیر سے کوچے میں تیرے کبھی ٹھوکر سے جھنجلایا تو ہوتا
غریقِ بحرِ عصیاں مہر شاہ کو مکرر مدینے جلد بلوایا تو ہوتا

سب کو ما وجب والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

حق

سند المخلصین محبی و محبوبی محمد چراغ صاحب وفقکم اللہ لما یحب و یرضیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ یاد آوری کا شکریہ۔ تصوّر عبارت ہے حقیقۃ مطلقہ کے متعیّن خیال کرنے سے بہ تعیّن شیخ بعد مٹا دینے تعیّن اپنے کے خیال میں۔ نسبت عبارت ہے اس رابطۂ مخصوصہ سے جو بین العبد والحق جلّ وعلا حاصل

Marfat.com

ہو انفاعِ شیخ سے یا عکسی طور پر یا کسی طریق سے مگر وہ کسب جو شیخ سے عط
شدہ ہو۔

آپ کو بسیط نسبت میں غیر تلبس الصفات اول سے حاصل تھی۔ والحم
للہ علیٰ ذلک۔ لہٰذا شغل اسماء و وظائف اس نسبت کے لئے ہارج مع
ہونا ہوگا۔ آپ اسی نسبت میں بطور مراقبہ مع التصور اکثر اوقات خصوصاً ص
و شام مستغرق رہا کریں۔ بعد اس کے باقی اشغال بحسب الطافت پور
کر لیا کریں۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں سلام و دعا۔ برخوردار
کو دعاء و سلام۔ الراقم

آپ کا مہر شاہ بقلم خود۔ از گولڑہ

عزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ مع المتعلقین

بعد سلام مسنون۔

الحمد للہ والمنۃ کہ محبت نامہ سے مژدۂ صحت طبع عزیز محفظ اللہ تعالیٰ
معلوم ہوا۔ اللّٰھم زد فزد۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصائب دوران سے
جانبین کو محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ اور موجبات رضاء و لقاء عط
فرمائے۔ سب کو ما وجب والسلام۔ داعی و مستدعی از گولڑہ بقلم خود

حفظکم اللہ تعالیٰ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ستاری غفاری کا معاملہ فرمائے۔ اور عزیزان کو مکرر دعا

Marfat.com

زمانہ سے محفوظ رکھے۔ سب کو ماوجب۔ داعی از گولڑہ بقلم خود

عزیزی محمد چراغ حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ عرصہ مدیدہ سے برخوردار غلام دستگیر کی کیفیت مزاج سے مطلع نہیں کیا گیا ہوں۔ بملاحظہ دعا نامہ ہذا مطلع فرماویں۔ سب کو ماوجب

داعی از گولڑہ بقلم خود

مجبی و مخلصی محمد چراغ حفظک اللہ دعاو سلام

میں اچانک ہی گیا ہوں۔ لہٰذا اطلاع دینی ناممکن تھی۔ اور بلحاظ شدت گرما آپ کا ساتھ لے جانا بھی مجھے منظور نہ تھا۔ واپسی پر بھی عدم اطلاع دہی کی بھی یہی وجہ تھی کہ میں ٹھیر نہیں سکتا تھا۔ اور آپ کٹھیراتے۔ سب کو دعاو سلام۔

مہر شاہ بقلم خود

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

دعاو سلام۔ محمد نواز نام غالباً بجائے محمد چراغ لکھا گیا ہو۔ یا کوئی اور صاحب ہوں۔ بہرکیف سورۃ تغابن پڑھنا پڑھانا شروع کرا دیں والسلام بقلم خود از گولڑہ

عزیزی و مخلصی محمد چراغ حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا آنکہ۔ دل سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا اضطراب رفع فرمائے

Marfat.com

سب کو ماوجب۔ داعی از گولڑہ ۲۰ ربیع الثانی

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ متواترہ خطوط آپ کے سفر میں پہنچنے پر جواب بوجہ علالتِ خود و رفقاء نہیں لکھا گیا۔ اب بیماری سے آرام ہے۔ اور دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق پر رحم فرمائے۔ عالمگیر بخار ہے۔ سب کو ماوجب۔ داعی از گولڑہ

حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ اثناءِ شغل میں اگر ضرورت پڑے تو وضو کر لینا چاہیئے۔ تو جسقدر شغل ہو چکا ہو۔ اُس سے آگے تمام کرنا چاہیئے۔ پھر اول سے شروع کرنا ضروری ہی نہیں۔ تبدیل وقت جائز ہے۔ عزیزی غلام دستگیر کو اللہ تعالےٰ کاملہ صحت عطا فرماوے۔ والسلام۔

بخدمت مولوی صاحب اور سب کو سلام و دُعا و استدعا

مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

وَعَلَیْکُمُ السلام ورحمۃ اللہ:۔ اللہ تعالےٰ برخوردار غلام دستگیر کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ علالت طبع مزید برآں کسی قدر کسلان و ماندگی سفر کی وجہ سے توقف در تحریر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احباب کو مصائب و

Marfat.com

مکروہات زمانہ سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ سب کو ماوجب۔

داعی و مستدعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت

تسلیم و دعا۔ الجواب ہوالجواب۔ محمد شریف شاہ صاحب والسلام۔

داعی مہر علیشاہ ۱۵ جمادی الثانی

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ایسا استقلال ہاتھ سے نہ دیویں۔ ھ۔ و دونوں انسان پر طاری ہوتے ہیں۔ دونوں کا ذائقہ نیارنگ لاتا ہے۔ میں تو حسب التحریر ہی تعمیل کروں گا۔ برخورداران کو دُعا۔ والسلام۔

مہر شاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ میں بھی متفکر تھا۔ کہ اتنا کام عظیم الشان کیسے بسر ہوگا۔ خصوصاً ایسے آزاد منش جو بالکل تقیید کے نام سے بھاگتے ہیں آج شب جمعہ کو راقم ۱۱ بجے سوار ہو کر کل خوشاب جا اُتریگا۔ علی گوہر کو پہلے بھیجا گیا ہے۔ غالباً جوڑہ کے بابو کو آپ کی اطلاع دہی کا کہا ہوگا بشرط خیریت واپس ہو کر چکوڑی میں حاضر ہونگا سب کو نیاز۔ مہر علیشاہ از گولڑہ

Marfat.com

سبحان من ہو کل یوم ہو فی شان

یار نیر فگی۔ تسلیم۔ اب کے دفعہ اچھی کی۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ ارتباط قلبی فیما بین وطرفین اخلاص صمیمی از جانبین۔ جا بر سب تشتیات ہے جو کہ ہم رنگ تشتتات ہیں اور کیوں نہ ہو۔

مرد آں باشد کہ باشد دل شناس گرچہ بیند گفت را در صد لباس

کل کی خلوت کا خیال نہ بھولیں گے۔ آج کی نازک مزاجی اور ستم ظریفی گو کہ طوفان ہی ہو۔ سب مخادیم واحباب کی خدمت میں تسلیم۔

محب الفقراء مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

حفظکم اللہ تعالےٰ

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔ داعی از گولڑہ

عزیزی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ علاقہ میں طاعون اب نہایت کمی پہ ہے عزیزی غلام دستگیر کو میں نے بفضلہ تعالےٰ اچھا پایا۔ قدرے شکایت محسوس ہوتی تھی۔ شافی مطلق کی بارگاہ سے کامل شفاء کی اُمید ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خاندان اور متعلقین کو مکروہات زمانہ سے محفوظ فرمائے سب کو ماوجب۔ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

عزیزانم حفظکم اللہ تعالےٰ

د سلام آنکہ کیفیت معلوم ہوئی۔ باوضو آیۃ الکرسی ۱۱ بار اور سورہ اخلاص
ر پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے منہ پہ پھیر کر پیش ہو جائیں۔ کھیعص
بتنا حمعسق حمایتنا سب کو ماوجب۔ داعی از گولڑہ بقلم خود

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

تعالےٰ عزیز غلام دستگیر کو صحت فرماوے۔ بیماری نے ضلع راولپنڈی
ی کم ہی کسی گاؤں کو چھوڑا ہوا ہے۔ یوماً فیوماً ترقی پر ہے۔ خدا حافظ ہو۔
ل جانا تو ہے ہی۔ کہ او سبحانہ، و تعالےٰ اپنے فضل و توجہ مقبولانش کے
ل رضا و لقاء سے محروم نہ فرمائے۔ والسلام برخورداران کو سلام و دعا۔
ت جناب مولوی صاحب تسلیم سب کو ماوجب۔

بقلم خود از گولڑہ

وفقک وحفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ اگر غلطی سے حرف لکھا جائے۔ بعد محو بجائے اس کے
ر احرف لکھنا جائز ہے۔ ایسا ہی اگر سہواً رہ جائے تو پھر لکھا جا سکتا
۔ سب کو ماوجب۔ داعی از گولڑہ

Marfat.com

عزیزی محمد چراغ حفظکم اللہ تعالےٰ

دُعا و سلام۔ حسب التحریر دُعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مصائب دار
محفوظ رکھے۔ مکان پہ ۲۴ محرم کو ۳۲ دن کے بعد پہنچ گیا ہوں۔ آخری
میں زکام و بخار لاحق ہو گیا تھا۔ اب آرام ہے۔ سب کو ما وجب۔

داعی مہر علیشاہ بقلم خود

راسخ الاخلاص محمد چراغ صاحب زاد اخلاصہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۸ ماہ صفر اتفاق ملا
خواہد بود اکثر محبان بر جواب تُرکی بہ تُرکی مستعد شدہ بودند۔ لیکن او شانزا
و نیز علمائے محققین نوشتند کہ ایں دلیل مغلوبیّت خصم است کہ تنگ
بجنگ آمد بالیقین معلوم شد کہ نزد خصم سند نیست بحیلہ سازی و مطاعن
خود را خلاصی کردن مے خواہد از ہر طرف تقاضائے جواب تو لیسی او را تنگ نم
آخر بگریبان افتاد۔ مگر الحمد للہ کہ تحریرات کذائیہ موجب تغیر و انقلاب ا
جانب نیست جواب خط نور الدین صاحب بعد سابقہ مطبوع شدہ ش
خواہد گردید۔ لیاقت علمی ہویدا خواہد شد۔ زیادہ سلام۔ مہر شاہ

مخلصی فی اللہ محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام اینکہ آیت (وما لنا ان لا نتوکل علی اللہ وقد ھدانا
ولنصبرن علیٰ ما اٰذیتمونا وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون

Marfat.com

سم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء
السمیع العلیم) ہر ایک تین تین دفعہ صبح و شام معمول رکھیں۔
سلام۔ سب کو ماوجب۔ دُعاگو و دُعاجو مہر علیشاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلمک اللہ

د سلام اینکہ الحمد للہ والمنۃ۔ بخیریت بتوجہ احباب غریب خانہ بعہ رفقاء پہنچ
ہیں۔ سب طرح سے خیریت ہے قبل اس کے ایک خط بذریعہ بالو بہادر خاں
والا آپ کی طرف پہنچایا گیا ہے۔ جس میں ذکر طلب کتاب سراج السالکین
صاحبزادہ صاحب کے لکھا گیا تھا۔ شائد پہنچا ہوگا۔ سب کو سلام۔
العاصی مہر علیشاہ بقلم خود

عزیزی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
سطربانہ تحریر پہنچی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ذلیل نہ کرے۔ عزیزا! عالم
سباب ہے۔ تمسک بہ سبب ظاہری یا باطنی ضروری اور برخلاف اس
ے محال عادی۔ یعنی عادت اللہ نہیں کہ بغیر اسباب کارروائی فرماوے
لنی سبب عرصہ مدیدہ سے کہا گیا تھا۔ میری رائے میں ممکن نہیں کہ کما
سنبغی شغل یا رابطہ خالی جائے۔ پھر بھی بہرکیف دعاگو ہوں۔ تمہاری
لت۔۔۔۔ اللہ تعالےٰ نہ دکھائے۔ اور امید ہے۔ کہ نہ دکھائے گا۔
باب مولوی صاحب و برخورداران و متعلقین سب کو ماوجب۔ (داعی از گولڑہ)

Marfat.com

برخوردار محمد چراغ سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ الحمد للہ والمنتہ کہ فقیر را بمضمو
محبت نامہ مسرور فرمودند میخواہم کہ فائدہ برداشتن برخوردار از علمے کہ
باہلبیت واہل اللہ است بہ بینیم والسلام۔ مہر علیشاہ بقلم خود ۵ شوا

مجبی ومخلصی محمد چراغ سلامت

بعد سلام آنکہ کتاب مرسلہ بذریعہ ڈاک پہنچی۔ تصحیح روانہ کی جاوے گی۔ اللہ
مصائب دارین سے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ سب صاحبان کی خدمت میں
دیویں۔ (داعی مہر علیشاہ از گولڑہ)

مجبی ومخلصی اعتقاد را جان وجان را بنیاد سلامت باشد

بعد از سلام آنکہ آپ کا آپ اور آپکا آپ مطمئن رہیں ہاں شعر ذیل کا لحاظ چاہیے
اصل خود جذبہ است لیک اے خواجہ تلاش ۔ کارکن موقوفِ آں جذبہ مباش
والسلام۔ الراقم آپ کا آپ

مجبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم۔ حسب التحریر مشتمل بر قلق واضطراب پھر اجازت ہے وجہ التوا
عند التلاقی بیان کیجاویگی۔ جوڑہ کے اسٹیشن پہ منتظر رہیں
مہر علیشاہ بقلم خود

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ حفظ اللہ

بعد سلام آنکہ بختا قوال کو جس جگہ ہو جلد یہاں پر گولڑہ میں ارسال فرماویں۔ شائد کوئی سفر کرنا ہو۔ والسلام۔ مہر شاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد واپسی از سفر پنجکہٹہ کہ بتقریب عرس جناب حافظ صاحب مرحوم رفتہ بودم۔ محبت نامجات آں مخلص حفظ اللہ بمطالعہ آمدہ اللّٰھم لک الحمد والیک المشتکیٰ وانت المستعان ولا حول ولا قوۃ الا بک باک اصول علی الاعداء وایاک ارجو ولایتہٗ للاجباء والسلام۔ اگر فرصت ہو سکے ملاقات کر جاویں (داعی مہر شاہ)

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

دعا و سلام۔ انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب بتقریب روانگی عرس ملاقات ہو جائے گی۔ تاریخ کے متعلق محبوب عالم سے دریافت کر لینا۔ باقی خیریت طرفین مطلوب وللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ۔ جناب مولوی صاحب و برخورداران و متعلقین کو ادعیہ و سلام۔ داعی از گولڑہ بقلم خود

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

دعا و سلام۔ اینجا بہمہ وجوہ خیریت است و آنجانب کذلک مطلوب از

Marfat.com

دُعا طلبی برائے اصلاح ظاہری و باطنی آں مخلص غافل نیم واز احباب نیز ہمیں امیدوارم کہ از دعا محروم نخواہد داشت برخورداران را دعا و سلام۔ جناب مولوی صاحب را تسلیم۔ (داعی از گولڑہ بقلم خود)

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کا استحقاق ہے اور اس جانب سے بھی کوئی دریغ نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اس کی تصدیق آپ ہی کے قلب سے ہو سکتی ہے۔ باوجود اتنے تعلق اور اخلاص کے پھر تصوّر کا عدم قیام حیرت انگیز ہے۔ اللہ تعالےٰ اچھا کرے گا۔ مشوش نہ ہوویں۔ والسلام (مہر شاہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

محبی و محبوبی مولوی محمد چراغ سلمہ ربہٗ ورزقہٗ حبہٗ حسب حبہٗ از خاکبوس درویشاں مہر علیشاہ تسلیم مطالعہ فرماید۔ اما بعد الحمد للہ علیٰ کُلِّ حال تعین ارادہ مطلقہ وجوبیہ بعد تنزلات در ضمن داعیہ حادثہ شخصیہ بالفعل در قلب راقم الحروف چنیں میریزند کہ بتاریخ ہژدھم ماہِ حال علی الصبح سوار شدہ بوقت نصف النہار یا بوقتیکہ خواہد رسید پائیں شدہ از ملاقات محباں محظوظ باشم باز ہماں وقت سوار شدن یا بروز دیگر موقوف بر رائے عزیزاں است دیدہ خواہد شد بخدمت ہمہ اعظم و محبین تسلیم۔ العاصی مہر علیشاہ بقلم خود

Marfat.com

مخلصم مولوی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اما بعد اجازت ختم کبیر است فقط والباقی عند التلاقی۔ وجہ اشاعت کتاب خوب پیدا نمودہ اند۔ از ہزار نسخہ قدرے باقی ماندہ اند۔ از ہر ملک خطوط ذِلّت مخالف اہل حق یومیہ میرسد۔ علماء اسلام از اشاعت این کتاب نہایت خورسند شدہ و دُعا ہا میکنند این امر مخصوص بیک گروہ نیست مقلدین و غیر مقلدین و صوفیہ کرام ہمہ خوشنود اند۔ معظمی صاحبزادہ صاحب و احباب را سلام۔ امروز میان فیض رسول صاحب رخصت خواہد شد۔ برخورداران را دُعا و سلام۔

مہر شاہ بقلم خود

شفیقی و عزیزی محمد چراغ صاحب زاد اخلاصکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ عنایت نامہ پہنچا۔ اظہار اشتیاق ملاقات و یاد آوری کا شکریہ مضمون مندرجہ کے لئے دُعا۔ برخورداران کے امتحان میں کامیابی کے لئے فاتحہ خیر والباقی عند التلاقی۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں نیاز مخلصی فضل الدّین نووارد کو سلام۔ برخورداران کو دُعا۔

از گولڑہ مہر شاہ بقلم خود

مخلصی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام و دُعا آنکہ الحمد للہ کہ بارش دران قطعہ محبت آباد گردیدہ دراں ایام اطلاع بالضرور دادہ خواہد شد۔ شعر ہندی ؎

Marfat.com

کتھوں دے لدے تے کتھے ونج لاسو　　دل دیاں دسو کدی وت بھی آسو

از عدم ملاقات جناب مولوی صاحب ہمیں امید داشتم کہ نوشتہ اند معاذ اللہ وجہ دیگر کجا متصور گردد۔ مکاتیب غلام محمد زاد شوقہ میرسند۔ باباجی صاحب و جناب صاحبزادہ صاحب را تسلیم۔　　۲ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء (مہرشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از دعا و سلام کہ از مراسلات آں محب کیفیت مشتہ معلوم گشتہ او سبحانہ و تعالیٰ ارفع تشتت خواہد فرمود تسلی دارند۔ شاغلان را در ابتدا ہمیں حالت پیش مے آید از تجربہ محقق است تبدل او بہ یسر و جمعیت نیز در چنیں حالت توجہ بحق سبحانہ موجب فلاح و طریان او نیز از کرشمہ الطاف خفیہ مے باشد دیدہ است نہ محض شنیدہ یا منزل السکینۃ فی قلوب المومنین ارحم و افعل بنا ما انت اہلہ ہمہ محبان را سلام۔ عبد العزیز برادر غلام احمد مرحوم امروز ازیں جا روانہ شدہ۔　　(مہرشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی حافظ محمد چراغ صاحب سلامت

الحمد للہ علیٰ کل حال ہمہ وجوہ خیریت است از مرض ہیضہ درین نواحی ہم امن است بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب تسلیم۔

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت

بعد سلام آنکہ خداوند کریم آں محب و جمیع احباب را از شر بلا و وبا نگہدارد الحمد للہ علیٰ کلِ حالٍ بخدمت جمیع مخادیم و احباب تسلیم۔ الراقم مہر علیشاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ سلمہ ربہٗ

تسلیم و دُعا۔ الحمد للہ علی کلِ حالٍ۔ عزمت معلومہ کو ترک کر کے اسمائے سبعہ کا شغل وقت سحر یا عشاء معمول رکھیں اور تحریر معلوم بدستور قائم رکھیں۔ والبلاقی عند التلاقی۔

یا من ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد صل علیٰ حبیبک المصطفیٰ واحفظنا من خزی الدنیا وخزی الاخرۃ

۲۵ ربیع الثانی۔ مہر علیشاہ

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب (سلمک اللہ) سلامت باشد

بعد از سلام اینکہ۔ شاہ صاحب کو حسب عادت پہلے پہنچنا چاہیئے میرا ارادہ آخیر پر حاضری کا ہے اسوقت آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ مریضہ کے لئے طالب خیریت ہوں مطمئن رہیں زیادہ سلام و دعا۔ داعی از گولڑہ

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

دعا و سلام۔ لالہ موسیٰ سے گذر کے متعلق جناب قاری صاحب کی تحریر ذیل

Marfat.com

محو ملاحظہ فرماویں۔ انشاء تاریخ صفر روز سہ شنبہ گذار کر شب چہار شنبہ کو
ہم یہاں سے روانہ ہونگے پس شب چہار شنبہ کو لالہ موسیٰ سٹیشن پر ملو۔
والسلام از گولڑہ

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

انشاء اللہ العزیز بتاریخ ۱۵ ماہ حال بروز چہار شنبہ علی الصبح بر اسٹیشن لالہ
خواہم آمد۔ ہمہ محبان را سلام۔ بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب مدظلہ
جناب پیر نونی صاحب تسلیم۔ احمد دین و غلام محمد و بختاو خدا بخش و کسا
از سکنان چکوڑی در خانہ احمد دین بوقت دعوت خوردن بجانب جنوبی چہ
از جوانان نشستہ بودند او شانرا نیز سلام۔ بہ خوردار ان را سلام۔

۲۔ ربیع الثانی ۱۸۹۹ء الراقم مہر شاہ بقلم خ

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

قلق و اضطراب لازم طریق مطلوب آنمحب است۔ درین راہ در خود بہ رفتہ
از خود گسستن و بہ یاد کسے سوختن رفتہ رفتہ کسے بجویش مینماید۔ ط

لمن داعرہ دواءہ و رضاءہ شفائہ۔ حق۔ حق۔ حق ؎

بخلوتخانۂ سلطان کسے دیگر نمے گنجد

غلام محمد و اکبر شاہ۔ اسلام۔ انمحب آنکہ بعد یک ماہ ملاقات محبان
لالہ موسیٰ یکسے تقریب واقع خواہد شد۔ مطمئن ماند۔ بعد سلام و دعا

Marfat.com

ب برخوردار غلام دستگیر اطال اللہ عمرہ رسید۔ جناب مولوی صاحب
ت وداع نیافتم۔ مانعش بخیر باد سلام رسانند (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

لم السلام ورحمۃ اللہ۔ غالباً میرا معذرت نامہ آج ۱۰ ربیع الاول آپ کو
ہوگا۔ بعید از اخلاق کریمانہ نہ ہوگا۔ اگر واقعی معذوری کو منظور فرما کر
ونامہ سے مسرور فرماویں۔ آج کل رفع طاعون کے لئے اکثر سورۂ
ن مساجد و بیوت میں پڑھوایا کریں۔ اللہ تعالےٰ محفوظ رکھیگا۔ جناب مولوی
ب کو تسلیم برخورداران کو دعا و سلام۔ والسلام۔ (داعی مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ و فیض رسول سلامت باشند

سلام۔ آنچہ از رسیدن تار صدمہ بر دل دعاگوئی و احباب رسیدہ ہماں
راند کہ فرستادہ است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ از عارض بخار و سرفہ
دوری است بعد حصول افاقہ معتد بہا خواہم رسید۔ اندرون دولتخانجات
اع رسانند۔ حیرانم کہ ہر دو مائیصاحبہ را چگونہ اوقات تغیر شدند و شوند دریں
ت فکرم صائب نیست۔ والسلام۔ (مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظہ اللہ تعالےٰ

د از سلام و دعا اینکہ۔ میں تونسہ شریف و پاکپٹن شریف سے ہوتا ہوا غریب خانہ

Marfat.com

میں تھوڑے دنوں سے پہنچا ہوں۔ میرے پیچھے آپ کا خط آیا ہے۔ برخوردار غلام دستگیر کی صحت کے لئے فاتحہ خیر پڑھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرماوے۔ باقی حالات سفر مفصل بہ وقت ملاقات عرض کئے جاویں گے۔ سب سے سب کو سلام۔ (مہر شاہ بقلم خود)

مجمی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

تسلیم و دعا۔ بر اشغال خواندنی و قدرے تحریری بہ تعیین اوقات مداومت ضروری دانند امید وار ظہور رنگ دیگر خلاف تحریر آں محب ہستم۔ آنچہ نوشتہ اند از امتحان است۔ دہر کسے را فی اول الوہلہ پیش آمدنی است۔ اگر این بے مہر دفتر شما بیاں نماید۔ دفتر طویل باید۔ مطمئن باشند۔ دعا گو نیز حسب تحریر سجادہ نشین صاحب و نجم الدین صاحب بعد چند ایام بر اسٹیشن لالہ موسیٰ ملاقات نمودہ ہمراہ خواہد برد اغلب آنکہ جناب صاحبزادہ صاحب را نیز تحریر رسیدہ باشد گجری نخستہ قوال بیاد مے آید۔ (مہر علیشاہ بقلم خود)

مجمی و عزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ قبل ازیں ایک رقیمہ مشتمل بر حال واپسی بخدمت گاموں غالباً پہنچا ہوگا۔ سب طرح سے خیریت ہے۔ سب سے سب کو سلام برخورداران کو دعا و سلام۔ ملازمی کو سلام۔ (داغی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت

محبت نامہ رسید تعمیل ارشاد نمودہ شد۔ فالقبول منہ بل الکل الیہ۔ از برائے ہمیں تقلبات قلبیہ شغل لسانی فی الصبح والمساء۔ عرضی خدمت آں محب نمودہ بودم۔ مداومت بر آں منتج صلاح کثیر است۔ بخدمت جناب سجادہ نشین صاحب و مولوی صاحب و جمیع محبان تسلیم۔ (الراقم۔ محب الفقراء مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی و مکرمی محمد چراغ سلامت باشند

بعد سلام آنکہ برخوردار غلام محی الدین بالفعل بفضل او سبحانہ بتوجہ مخلصان صحتیاب است۔ یا من ھو اللہ احد صل علی حبیبک المصطفیٰ واحفظنا من خزی الدنیا وخزی الآخرۃ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ حفظکم اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ قدرے علالت طبع واشتغال بدفعیہ اش مانع از تحریر جوابدہی بایں معافی کا خواستگار ہوں۔ کہ فیمابین رشتہ نازک ہے۔ نہ بدیں معنی کہ ضعیف ہے۔ بلکہ اسی وجہ سے کہ لطیف ہے۔ مجھے بھی افسوس ہے۔ کہ تھوڑے روز معیت جسمانی کا اتفاق رہا۔ میری معروضات پر قائم رہیں۔ برخورداران کو دعا و سلام۔ جناب مولویصاحب و جناب صاحبزادہ صاحب و سائر مخلصین کو تسلیم۔ (الراقم مخلص مخلصین از گولڑہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی وحبی ومخلصی واخلاصی سلامت

تسلیم! الحمد للہ علیٰ کل حالٍ والمسئول عنہ موجباتہ فی الجانبین بل فی الواحد ای واحد ماھو یحوی الاٰخرۃ ویفنیہ فی مرتبۃ الامکان لا فی الوجوب فان موصوفہ ھو المسئول عنہ لا لہ تعالیٰ عن ذالک علوًا کبیرا۔ اللّٰھم صل وسلم علی المشتق مما ھو المنسوب الیک والہ وصحبہ وسلم ۔ غلام محمود یعنی پٹھان کو سلام قبول ہو۔ کیوں ہم لوگوں کو چھوڑ گئے ہو۔

(مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی وعزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ عزیز غلام سرور کے خط کا جواب بوجہ ازدحام خلق وموجودگی جناب دیوان صاحب نہیں لکھ سکا۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو معہ متعلقین مصائب سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ سب کو ما وجب۔

(الداعی دعا جوئی ودعا گوئی۔ مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد از سلام ودعا آنکہ۔ غالباً میرا گذر حسب عادت بتقریب عرس شریف ہی لائن سے ہوگا۔ اور بر تقدیر ارادہ لائن نرڑہ پہلے آپ کو اطلاع دیجائیگی۔ بعد وظائف لسانی شغل قلبی کی کثرت نہایت ضروری اور اطمینان بخش ہوگی۔

Marfat.com

جناب مولوی صاحب کے بارہ میں تو پھر اُس شریر نے کیا کیا۔ اطلاع فرماویں
جناب صاحبزادہ صاحب کو تسلیم۔ برخورداران کو سلام۔ مہر شاہ

محبّی و مخلصی محمدؐ چراغ سلامت باشند

بعد دعا و سلام آنکہ ہرگدام قلم باشد۔ ممنوع نیست اما شغل ۲۔ اگر روزمرّہ
دہ ہزار بودی ضروری بود۔ بہ مخلصاں را تسلیم۔ زیادہ دُعا۔
(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

محبّی و مخلصی حافظ محمد چراغ سلامت باشند

بعد تسلیم آنکہ محبت نامہ رسید از کیفیت اطلاع بخشید۔ محبا ایں جانب بہمہ
وجوہ خیریت است و آنجانب کذالک مطلوب۔ ازیں بے ہیچ بخدمت سجادہ نشین
صاحب و مولوی صاحب و جمیع محباں را تسلیم۔
(الراقم محب الفقراء مہر علیشاہ بقلم خود)

محبّی و مخلصی محمدؐ چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام آنکہ۔ کل ایک خط آپکی طرف لکھ چکا ہوں۔ آپ گھبراؤ نہیں۔
قضاوالا معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ عزت رکھے۔ بہرکیف خیر خواہ اور دعاگو ہوں۔
حامد کا ذکر جو لکھا ہے اس سے جاسوسی ہوگئی ہے۔ وہ مفصل لکھیں۔ کہ کون
ہے۔ زیادہ سلام۔ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از سلام آنکہ از ملاحظہ محبت نامجات کیفیت بوضوح انجامیدہ اللہ تعالیٰ ارتباط فیمابین را یوماً فیوماً ترقی دہاد۔ و امید بارگاہ لایزال ولم یزل ہمیں میدارم کہ لاتشمت بی عدوی ولاتسوء بی صدیقی بریں بے ہیچ و احباب صادق آرد۔ فی الدنیا والآخرۃ۔ دہ عدد نسخہ جناب مولویصاحب محمد غازی برائے من از لاہور مرسلہ بودند۔ تقسیم نمودہ شدند۔ از لاہور دکان حافظ محمد دین کتب فروش صاحب مطبع بطلبند۔ مولویصاحب از خود خرچ نمودہ طبع کنانیدہ اند۔ معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب و جناب مولویصاحب و جمیع احباب تسلیم۔

۵ شوال (مہر شاہ)

عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد بالفعل بفضلہ سبحانہ و توجہ احباب بالکل خیریت ہے۔ صاحبزادہ حسن الدین صاحب کا دوبارہ وہاں پر جانا کس غرض سے ہوا۔ برخورداران و مولوی صاحب و خدا بخش کو دعا و سلام۔ کادیانی پر ۵۰۰ اور اُس کے مرید فضل دین پر ۲۰۰ جرمانہ ہوا۔ ورنہ ۶ ماہ قید رہے۔

(از گولڑہ بقلم خود)

راسخ الاخلاص محمد چراغ صاحب سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اما بعد۔ غالباً متوقع آں مخلص بظہور خواہد آمد لیکن

Marfat.com

ل از عرس خواجہ خواجگان قدس سرہٗ ناممکن۔ ضعف معدہ و قلب مانع اسفار
تالیہ است از کیفیت مزاج جناب مولوی صاحب اطلاع جدید بخشند۔
دمت اوشان و جناب صاحبزادہ صاحب تسلیم۔ برخورداران را دعا و سلام۔

العبد مہر شاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد از سلام و دعا آنکہ۔ انکا ادھر جانا اچھا ہوا۔ اور اچھا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ
شغولی کما حقہٗ نصیب فرماوے۔ جناب مولوی صاحب کو بھی تکلیف سے
ہائی ہو۔ چنانچہ اس نیازمند درویش کو بھی اس قدیم الاحسان نے گورداسپورہ
ں شہادت سے باوجود نہایت اصرار و مساعی مخالفین بچا لیا۔ اور وہ
صلاً مایوس ہوئے۔ اللھما اغلبنا علی من غلینا والسلام۔ (مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

سلیم۔ صاحبزادہ محمد عبدالعزیز از چہار پنج روز وارد اند رجاء کہ چند یوم خواہد ماند
مولوی غلام احمد نیز اینجا است۔ مائی بانو خوشاب والی امروز رخصت شدہ
واپس رفتہ است مولوی غازی صاحب برائے مطبوع کنانیدن رسالہ در
لاہور فردا بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی فرستادہ خواہند شد۔ قرب روحانی را بُعد
جسمانی حائل نیست زیادہ دعا۔ بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی
صاحب و ہمہ را تسلیم ✤ مہر شاہ بقلم خود

Marfat.com

محبّی و مخلصی مولوی محمد چراغ سلامت

بعد تسلیم آنکہ محبّت نامہ پہنچا۔ کیفیت معلوم ہوئی تسلّی رکھیں۔ المرء مع من احب گستاخی توقف جواب کے بارے میں معذور ہوں۔ بباعث کسی امر ضروری کے بخدمت سردار صاحب و مولوی صاحب و میاں فیض رسول و جمیع محبان سلام۔

الراقم محب الفقراء (مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی معظمی و مکرمی مولوی محمد چراغ صاحب سلمہ ربہ

تسلیم اسم معلوم یکہزار صبح و یکہزار شام بلاناغہ معمول دارند برائے ماخوذان فاتحہ خیر خوانی شدہ حق سبحانہ و تعالےٰ رحم فرماید۔ زیادہ تسلیم۔ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

محبّی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد آپ بوقت صبح دوشنبہ اسٹیشن لالہ موسے یا گجرات پر موجود رہیں۔ میں بباعث ورود نوازش نامہ تاکیدی حضرت صاحب سجادہ نشین سیالوی عم فیوضہم پختہ ارادہ پاکپٹن شریف جانیکا کر چکا ہوں یہاں سے شب دوشنبہ ۱۲ بجے سوار ہونگا۔ والسّلام۔ جناب مولوی صاحب کو تسلیم۔

(مہر شاہ بقلم خود) ۲۳ ذوالحج

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ برخوردار راہر کسے آشنا آتش فروزان است۔ مہربان

Marfat.com

وقت مصیبت بجز لطیفہ لطیف قبل کل لطیف کسے نیست آں برخوردار تا
ہنوز نشیب و فراز زمانہ را ندیدہ۔ آئندہ ہوش دارند و بالکل مطمئن باشند
نشاء اللہ العزیز از فقدان این شرط آں مخلص را نقصانے نخواہد رسید۔ و اصلاً ترک
نہ نمایند بہماں سیظہر۔ بعد التلاقی۔ طریق معمول دارند۔ و۔ اجازت آں محب
آں صاحب بون بعید است۔ زیادہ سلام (مہر شاہ بقلم خود)

برخوردار محمد چراغ سلمہ ربہ'

تسلیم۔ الحمد للہ امر معلوم پہ دلیل میں اوراد ذکر قلبی پر بعد صبح قائم رہیں۔ بعد
سیر ہونے کے اس شغل سے اشغال لسانی جو جو معلوم ہیں۔ پڑھ لیا کریں۔ اللّٰھُمَّ
اجْعَلْہُ من عبادك المحبوبين المرضين۔ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وَعَلَیْکُمُ السلام وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ اما بعد بھولنے بھلانے کا ذکر ہی بے محل ہے
ملنے ملانے کی بات کا فکر فرماویں۔ اگر ممکن ہو۔ ورنہ دعا گوئی تو خود ہی بتقریب حاضری
عرس شریف ملاقات کرے گا۔ جواب کتاب امر وہی سالا تیار ہے۔ عنقریب چھپ
کر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ والسلام۔ (الراقم مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم و دعا۔ کام میں شاغل رہو۔ بالضرور و بالضرور و بالضرور۔ زیادہ دعا۔
(الراقم مہر علیشاہ)

Marfat.com

محبی و مخلصی مولوی محمد چراغ صاحب زاد اخلاصکم وظہرت ثمراتہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ فراہمی چندہ کی تکلیف سے جو سراسر تکلیف ہے

اطلاع ہوئی اَللّٰھُمَّ افعل بنا ما انت لہ اھل ولا تفعل بنا ما نحن لہ اھل

برخورداران کو دُعا اور سب کی خدمت میں سلام۔

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ ۲۳ ربیع الا

محبی و مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ میں لکھنے کو تیار تھا۔ کہ کارڈ پہنچا۔ غالباً بتا

۲۹ ریا ۳۰ ر میں بارادہ پاکپٹن شریف جناب دیوان صاحب کے اصرار پر سوار ہوں

آپ اگر شامل ہو سکیں تو عین خوشی ہے جناب مولوی صاحب کی خدمت میں تسلی

برخورداران کو دُعا و سلام۔ (مہر شاہ بقلم خود)

مخلصی و مولوی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام آنکہ از اضطراب باضطرار آں محب بے خبر نیم۔ اللہ تعالیٰ سببے را پیدا

آرد کہ موجب دفع او باشد۔ ایام سفر عنقریب آمدہ اند مضطرب نباشند

بذریعہ خطوط روزمرہ ہمیں فقرہا در حق کتاب مے رسند از تا تمامی تحصیل علم

شوق ہر دو مخلصان واقف اند ناواقفاں بزعم خود ایں بے ہیچ را نیز در زمرۂ

تصوّر نمودہ انقلاب میخواہند کہ موجب ندامت مے باشد۔ خیر مرزا صاحب عید

وقت و راقم عالم وقت شد۔ سبحان اللہ بڑے میاں چھوٹے میاں واہ۔ واہ

(مہر شاہ بقلم خود)

Marfat.com

مجبّی و مخلصی محمد چراغ سلمہ ربّہٗ

تسلیم۔ سفر سیال شریف میں وقفہ شغل معلوم میں ضرور پڑے گا۔ لہٰذا لامر آخر ملتوی رکھنا لکھا گیا تھا۔ اب بعد ملاحظہ مکتوبات اجازت لکھتا ہوں۔ مطمئن رہیں۔ ہرکس الخ کو ملحوظ ضرور رکھنا ہو گا۔ ہاں لکڑی کا ذکر لکھیں۔ اس نواحی کی لکڑی سیال شریف سے بھی پیداکردہ کی طرح اکثر بیکار۔ جناب صاحبزادہ صاحب کو نہایت ہی تکلیف ہوئی ہے۔ جزاہ اللہ جزاء الخیر۔ ۸ بجے حال سوار ہونیکا دن کی گاڑی پر ارادہ ہے۔ (راقم مہر شاہ بقلم خود

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ بالفعل بفضلہ سبحانہٗ و توجہ احباب خیریت است بعد از تودیع عزیزان یک روز ہماں عارضہ بفراق عائد گردیدہ بود باز صحت گردید۔ بوقت وداع تحریری کہ بدست کسے دادہ بُودند۔ از ملاحظہ اورفت آنچہ رفت نہ آنچناں بود کہ بفہم آں عزیز آمد۔ من از گفتہ خود و گفتہ من از من جُدا نیست برخورداران را دُعا و سلام جناب مولوی صاحب را تسلیم۔

راسخ للاخلاص والایقان محمد چراغ صاحب سلامت باشند بعد سلام و دُعا الیکہ۔ از ملاحظہ کارڈ کیفیت اشغال بوضوح انجامیدہ الحمد للہ والمنۃ ہمیں است موجب خوشی داعی اللہ تعالےٰ ترقی بخشد۔ رسالہ شمس الہدایت اردو را محبوب عالم بلاہور برائے طبع کنانیدن بردہ است

Marfat.com

دیگر بهمہ وجوہ خیریت است زیادہ دُعا۔ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود) ۲۰ شعبان

محبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللّٰہ شاید بملاحظہ ڈاک شاہ حسین منشی سنگھ کہ عنقریب متکفل این امر شدہ است۔ جواب واپسی اوشان نوشتہ باشد۔ راقم ازیں بے خبر است۔ وطالب معانی باوجود عدم گستاخی تدارک کالمافات فی ایام التراخی۔ غالباً شب بیستم از صفر از گولڑہ سوار شدہ علی الصبح بلالہ موسے خواہم رسید۔ فالیاقی عند التلاقی۔ احمد دین ومولوی فیض رسول را سلام بخدمت صاحبزادہ صاحب ومولویصاحب تسلیم۔ برخورداران را دُعا وسلام۔

(مہر شاہ بقلم خود)

معظمی ومکرمی صاحبزادہ محمد چراغ صاحب سلمہ ربہٗ

تسلیم ونیاز۔ بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب ما حضر در جواب واقعہ بوعلی قلندر ومحبوب الٰہی قدس سرہما فرستادہ شد۔ آنجناب بعد ملاحظہ حضرت صاحبزادہ صاحب داخل لفافہ نمودہ بخدمت حضرت صاحب سیالی ارسال خواہند فرمود کہ در مکتوب شریف ارشاد ہر دو مخدومان مسطور بود۔ آں محب چونکہ واقف کاہلی راقم الحروف دراین چنیں امور ہستند جواب مسطور را اگر چیزے از رسم خطی یا مضمون قاصر باشد اصلاح خواہند فرمود مجاز اند۔ بخدمت حضرت صاحب و جناب مولوی صاحب وجمیع احباب تسلیم ونیاز رساند۔ (مہر شاہ از گولڑہ)

Marfat.com

مجی و مخلصی مولوی محمد چراغ سلامت

بعد تسلیم آنکہ۔ راقم الحروف باصرار تمام از محبان مخلصی یافتہ بارادۂ ایفاء عہد موعود۔ باسٹیشن خوشاب رسیدہ ٹکٹ جوڑہ بمعہ رفقاء گرفتہ باسٹیشن جوڑہ رسیدیم۔ اگرچہ در طبع قدرے آثار بخار نیز طاری شدہ بود اما بحسب العہد ارادہ مصمم بنزول بود۔ ناگاہ مسمی راجہ و دو آدم دیگر خبر اقامت آں محب بمعہ صاحبزادہ صاحب در ہمو کہ بیان نمود۔ لہٰذا لاچار شدہ باز ٹکٹ لالہ موسےٰ گرفتہ سوار شدیم۔ قریب یک بجہ بخار شروع شد تا دہ بجہ شب الحال سہ نوبت تمام شدہ اند۔ الحمد للہ علیٰ کُلِّ حال۔ بخدمت مولوی صاحب و شاہ صاحب و صاحبزادہ صاحب و دیگر محبان تسلیم۔ (از گولڑہ مہر شاہ)

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

از وقتیکہ ازاں مخلص علیحدہ شدہ بکوٹ و غریب خانہ آمدہ ام تا ہنوز علالت دامنگیر طبع ماندہ بالفعل از منضجات و مسہلات و علالت فراغت حاصل شد۔ آنچہ دربارۂ بیماری نوشتہ بودند۔ انشاء اللہ تعالیٰ بفضل او سبحانہٗ خیریت خواہد بود۔ مطمئن باشند والسلام۔ (مہر شاہ)

مجی و مخلصی جناب محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد سلام و دُعا اینکہ۔ یہاں پر سب طرح سے خیریت اور آپ کی خیریت مطلوب۔ آپ معتاد معلوم میں نہایت احتیاط رکھیں کثرت آمد و رفت

Marfat.com

نہ ہونی چاہیئے۔ خدائے علیم و بصیر کو حاضر سمجھنا کام میں مشغول رہنا۔ سچ کو آنچ نہیں۔ الغرض اس مطاعن و ملامت کے بارش میں کام کو ہاتھ سے نہ دینا۔ اوقات کی پابندی ضروری ہے۔ (مہر شاہ از گولڑہ)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ محبت نامہ کا شفِ مافیہا ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حال والباقی عند التلاقی۔ بخدمت جناب مولوی صاحب تسلیم۔ برخوردار ان کو دُعا و سلام۔ گھروں میں ادعیہ۔

(الراقم:۔ دعاگوئی دعاجوئی از گولڑہ بقلم خود)

عزیزی محمد چراغ صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ کارڈ مرسلہ کا شفِ مافیہا ہوا۔ ان ایام میں مسبعات عشرہ صبح و عصر ایک جلسہ میں بحضور پڑھ لیا کریں۔ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن۔ سب کو ماوجب۔ اور نیز حزب البحر طسم طسم سے آخر تک تین دفعہ صبح و عصر معمول رکھیں۔ (داعی از گولڑہ بقلم خود)

محبّی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ مع اللحقہ،

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ متواترہ محبت نامجات کا شکریہ۔ اور اس موذی مرض سے چھوٹکاری میں آرام ہونیکا لاکھ لاکھ شکر۔ یہاں خیریت ہے اطراف میں قدرے شکایت ہے۔ اگر جناب موصوف تشریف فرما ہوں

Marfat.com

آپ بھی بشمولیت مسرور فرماویں۔ جناب مولوی صاحب اور جناب صاحبزادہ صاحب و دیگر خوردار ان کو سلام و دعا۔ (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ و وفقکم لما یحب و یرضیٰ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مائی صاحبہ مرحومہ مغفورہ کو مغفرت فرماوے۔ مائی جوڑہ والی سے اس مرحومہ کا اخلاص مجھے معلوم ہے۔ جوڑہ والی مائی کو میں نے ان کے انتقال کی خبر نہیں سنائی۔ کسی سے اُس نے سرسری سُنی تھی۔ تو جس پہ سخت پریشان ہوئی۔ لہٰذا میں نے اس کو پتہ نہیں دیا۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو سلامت رکھے۔ سب کو سلام و دُعا۔

(مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ و وفقکم اللہ لما یحب و یرضیٰ

بعد دُعا و سلام آنکہ۔ ہر دو کارڈ مرسلہ پہنچے۔ توجہ الی المبدء کا وہی طریق یعنی قلبی شغل اقرب الطرق اور مناسب مزاج آپ کے ہے۔ الحمد للہ کہ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے۔ بہت ہی مناسب اسی طریق کو مزاج و نفس ناطقہ آں مخلص پاتا ہوں۔ عدم جمعیت ظاہری سدِّ راہ ہے بس۔ (مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلمہ ربہٗ

دوام معہود مقدار اعتدال سے نہ بڑھا دیں۔ خوف نقصان زیادت میں ہے۔

Marfat.com

بالکل ترک بھی مضر معلوم ہؤا۔ شاید رفتہ رفتہ بالکل متروک ہو جاوے۔ بیکار نہ ر
چاہیئے۔ میں بھی دل سے خیر خواہ اور دعا گوی ہوں۔ دیرہ والہ کا کام مکھڈ سے نہیں
ہؤا۔ پھر سفارش تونسہ شریف سے انہوں نے بھجوائی۔ مگر اتنا ہی ثمرہ نکلا۔ ک
مکھڈیوں نے بخارا والیوں کی طرف معمولی لکھا۔ آئندہ دیکھا جاوے۔ زیادہ دعا مدہش

مخلص راسخ الاخلاص محمد چراغ صاحب سلامت

بعد از سلام آنکہ۔ آپ چونکہ ان لوگوں کی یہ خیر خواہی اپنے بارہ سمجھتے ہیں اور ظاہر
کہ وجہ اس کی بغیر از تعلق ممتاز بایں جانب اور کچھ نہیں۔ تو پھر کیا وجہ
کہ آپ باصرار انہیں کے (دروازہ پر بلاتے ہیں) ان کو یوماً فیوماً رنج برنج د
کیا فائدہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ نیاز مند اہل اللہ کا مشرب بیساختہ ا
ہے۔ کہ من اتانی قدر شبر اتیتہ قدر ذراع۔ میرے بار بار حاضر ہونے
یہی وجہ تھی۔ مگر چونکہ میرے ہی باعث سے آپ مورد تکدر و عتاب ہیں
پھر حجت کا کیا معنے۔ ہاں یہ بے ہیچ دلی اخلاص کو ہرگز متروک نہیں کر سکتا

(داعی از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

کتاب تیار ہو گئی ہے۔ جناب مولوی غازی صاحب چھپوانے کے لئے پشا
کو گئے ہیں۔ کل ایک کارڈ آپ کا پہنچا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ لڑکا جو لے آیا
اُس نے غلام محمد سے کہا۔ کہ یہ بیرنگ ہے۔ اُس نے نہ مانا۔ آخر استد

Marfat.com

لیئے اُس نے ڈاکخانہ کو بھیجا۔ کہ یہ فقط القاب ہیں مضمون نہیں۔ منشی نے بخیال
سکے کہ غلام محمدؐ نے واپس دیدیا ہے۔ واپس کر دیا آج منشی سے معلوم ہُوا۔ زیادہ
عا۔

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

بعد سلام و دُعا اینکہ اللہ تعالےٰ مائیصاحبہ مرحومہ مغفورہ کو مغفرت عطا فرماوے۔
ر برخورداران کو صبر و اجر و شفا و امان کامل۔ کل ایک خط اسی مضمون کا لکھ چکا
وں۔ آئندہ بھی اطلاع بخشتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ اس بلا سے محفوظ رکھے۔
ب کو سلام۔ برخورداران کو دُعا و سلام۔ مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام آنکہ۔ اب بالکل صحت ہے۔ فلاں میں مشغول رہنا چاہیئے۔ میری رضا
ور خوشی اس میں ہے۔ ہمارے لئے کرو۔ ناغہ نہ ہو۔ دوا معہود تدریجاً کم ہونی
چاہیئے۔ ویسے نہ ہو۔ تو بالمعاوضہ ہی سہی حصول کمالات بدنی طاقت سے
بھی تعلق رکھتے ہیں۔ کیا آپ روح مجرد تو نہیں جسم کا خیال ضروری ہونا چاہیئے
گر ممکن ہو۔ تو جناب دسوندی شاہ صاحب سے وہی مضمون متعلق بحال مرزا
تحریری لکھوا کر میری طرف بھیجدیں۔ خاص دستخط ان کا ہو۔ برخورداران کو سلام۔
جناب مولویصاحب کو تسلیم۔ الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود ۲۱ رمضان

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

تسلیم و دُعا۔ اما بعد تحریر ہفت یا نہ سطور۔ اگر تمام میسّر آید زہے سعادت۔ باخواندن سہ کرت بتدریج و تمکین نقوش و حروف در خیال و ذکر اللہ الصمد سہ ہزار بخیال و حبس نفس و تصوّر شیخ اگر ممکن باشد۔ والّا بغیر حبس نیز تمام کنند۔ بعد نماز صبح و یکہزار یا وَدُودُ بلسان و پنجصد درود شریف ہر کدام وقت کہ میسّر آید معمول دارند۔ باقی ہمہ اوقات مطالعہ حقیقت واحدہ متعینہ بہر تعین ملحوظ دارند و یکصد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ و دوصد اِلَّا اللہ نیز گویند۔

(مہر شاہ)

محبّی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد سلام اینکہ۔ بتاریخ ہفتم رجب جو وقت تحریر تک یوم سہ شنبہ سمجھا ہؤا ہے علی الصبح لالہ موسیٰ موجود رہنا ساتھ ہی جانا ہوگا۔ خرچ وغیرہ کا فکر نہ فرماویں یحتمل کہ کسی شہادت سے تاریخ ہفتم دوشنبہ ہو جاوے۔ تو دوشنبہ اور سہ شنبہ دو دن آپ کو لالہ موسیٰ رہنا ہوگا۔ اب لکھنے کے بعد محقق ہوا۔ کہ دوشنبہ کو لالہ موسیٰ سے گذریں گے۔ غرہ سہ شنبہ کا ہے کو بھی مطلع کر دینا۔

(مہر شاہ)

محبّی و مخلص صمیم الاخلاص رزقہ اللہ تعالےٰ جذبۃ من جذباتہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اما بعد بر معمول مشغول بالخصوص اسم ۔

Marfat.com

قبل ازیں وقتے اشارہ بخواندن دہ ہزار او نمودہ بودم بعد تحریر بسطور ہر روز دو ہزار دو سو معنی با توجہ بود ہر پنجصد معمول دارند۔ اگر زائد ازیں ممکن دہ ہزار بسیار بہتر خواہد بود وقت ظہور نتائج عنقریب است اطمینان ازیں وقت تا آخر رمضان بریں مداومت نمایند زیادہ دعا۔

ملتزمانِ صحبت را سلام ۔ (مہر علیشاہ)

عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد دعا و سلام مسنون آنکہ۔ برخوردار غلام سرور بھی اسی سلک میں منسلک ہے۔ وہی وظائف مامورہ برخوردار غلام دستگیر اس کو بھی ہدایت فرمانویں۔ اللہ تعالےٰ آفات و بلیّات دارین سے محفوظ رکھے۔ والسلام۔ جناب مولوی صاحب و جناب صاحبزادہ صاحب و برخورداران و دیگر احباب و سب کو تسلیم و دعا۔

مہر شاہ

صمیم الاخلاص مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد از سلام اینکہ فقرات اخیرہ از حزب البحر (طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ تا آخر) ہفت بار صبح و سہ بار بعد عصر دریں ایام معمول دارند و ہفت حفاظ را امر فرمایند کہ ہر روز بہر یک ہفت ختم سورۂ تغابن بخوانند و اصل دریں کار ہم معموری قلب است بذکر باید کہ حسب معروض دعاگو اشغال را معمول دارند بخدمت ہمہ تسلیم۔

مہر شاہ

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از سلام و دُعا آنکہ الحمد للہ بہمہ وجوہ خیریت است قدرے علالت طبع آں مہربان و صحت مائیصاحبہ از زبان حامل رقعہ غلام احمدؐ معلوم گشت اللہ تعالےٰ ایں خاکبوس مقیمان کوئے بے نشانی را دائما از اخبار مسرّت آثار آں خاندان مسرور دارد۔ اگر نسخہ حرز یمانی برائے مقابلہ نسخہ موجودہ عندی بزودی ارسال فرمایند زہے عنایت ہمہ را تسلیم و نیازمند ۱۲ ربیع الثانی

(الراقم داعی و مستدعی مہر شاہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد از سلام آنکہ۔ گو عبد الغفور خاں کیساتھ میرا تعلق وہ نہیں جو آپ نے سُنا ہے مگر تاہم تعمیل ارشاد کی مقدم سمجھ کر متوکلاً علیہ سبحانہ سفارشنامہ لکھدیا گیا ہے۔ میں آپ کو جو کچھ کہہ چکا ہوں اور جان چکا ہوں اُس کے برخلاف انشاء اللہ تعالےٰ دارین میں متصوّر نہو گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا اخلاص اس بے ہیچ کیساتھ بمدارج بلند تر ہے۔ مقاصد دارین سے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اور اسی محبّت کے بارہ میں ہے۔

المرء مع من احب والسلام۔ (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

راسخ الایقان محمد چراغ صاحب عاده اللہ تعالےٰ علی طبق اخلاصہٖ

بعد از تسلیم امیہ! دعاگوئی انشاء اللہ تعالےٰ ۱۸ ماہ حال بروز شنبہ بوقت

Marfat.com

۱۱ بجے قریب طلوع آفتاب از اسٹیشن گولڑہ سوار خواہد شد وقت زوال بلالہ موسے خواہیم رسید۔ اشتہار مشتملہ جواب خط مولوی نورالدین بشما از لاہور رسیدہ است یا نے مطلع فرمایند زیادہ سلام جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب و ہمہ محباں والسلام۔ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

محبّی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم و دُعا۔ امّا بعد اسماء الٰہی یعنی یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا وَاحِدُ یَا عَزِیْزُ۔ یَا وَھَّابُ یَا وَدُوْدُ۔ وقت شغل معلوم بالضرور معمول دارند۔ بہ نہجے کہ در تصویرات حروف قوۃ متخیلہ و در معانے اسماء قوت درّاکہ مصروف باشند بالضرور اللہ تعالےٰ از تکالیف دارین نجات عطا فرماید۔ از چند روز منضجات و مسہل شروع است از ہمہ معرکہ تسلیم۔ زیادہ دُعا۔ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

محبّی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم۔ آپ کے ساتھ وہی وعدہ ہے۔ ہرگز تخلف ممکن نہیں والباقی عند التلاقی زیادہ دُعا۔ از طرف میاں عبداللہ و محبوب عالم و محبّت شاہ السلام علیکم۔ ۲ر صفر ۱۳۱۶ھ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

مخلصی و مخلصی محمد چراغ صاحب اجاک اللہ حیوٰۃ طیبۃ مع اللحمۃ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ کی بے چینی سے بیچینی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ

Marfat.com

وعافیت مع الاستقامۃ عطا فرماوے۔ برخورداران کو دُعا و سلام۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں تسلیم۔ گھر میں دُعا وہی پُرانہ داعی۔

(الراقم از گولڑہ بقلم خود)

میرے مخلص یار مولوی محمد چراغ سلمہ ربہٗ

تسلیم میں نے تو پہلے بھی کہا تھا۔ اب بھی کہتا ہوں۔ جیسا ہوں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ کیا بلکہ چُونکہ آپ نہیں میں ہوں۔ میں نہیں کون ہے۔ ھوالاول ھوالاخر ھوالظاھر ھوالباطن حق حق حق زیادہ سلام۔ سب مخادیم کو تسلیم و نیاز۔ (مہر علیشاہ بقلم خود)

اِسوقت لفافہ ٹکٹ دار موجود نہیں تھا۔ بباعث جلدی امتثالا للارشاد بیرنگ بھیجا جاتا ہے۔

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ الخیر فیما وقع کے مطابق اگر ایسا بھی ہو گیا۔ تو کچھ ضرر نہیں۔ بحکم الحرکت دوریۃ پھر بھی عود ضروری ہو گا۔ اور کچھ فائدہ بہ نسبت پہلے کے ہو گا۔ آپ استقلال رکھیں۔ اور ہرگز انتقال مکانی نہ فرماویں۔ احمد دین یہاں ایک شخص کے ساتھ آیا تھا۔ پشاور بغرض خرید یک دو اسپ مادہ گیا ہے۔ اور سب طرح خیریت ہے۔ کادیانی کی طرف دوبارہ وارنٹ جاری ہو گئے ہیں۔ والسلام۔ (مہر شاہ از گولڑہ)

Marfat.com

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

سلیم و دعا۔ انشاء اللہ العزیز بتاریخ ۱۷ اسوج مطابق ۱۳ جمادی الاول بروز شنبہ بتقریب شادی صاحبزادہ محی الدین علی الصبح از اسٹیشن لالہ موسے مدد خواہم نمود۔ اطلاعاً معلوم باشد زیادہ دعا۔ (مہر علیشاہ بقلم خود)

سندی فی الاخلاص چراغ ایقان حفظکم اللہ

بعد دعا و سلام آنکہ۔ برخوردار غلام محی الدین کو بفضلہ و سبحانہ دو دعا مخلصان بخار سے آرام ہے۔ ضعف باقی ہے۔ برخورداران کو دعا و سلام جناب مولوی صاحب کی خدمت میں تسلیم۔

(العبد الراجی الی اللہ الصمد عو مہر شاہ عفی عنہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

دعا و سلام۔ اللہ تعالےٰ جانبین میں ہر طرح آرام رکھے۔ اور موجبات رضاء و لقاء نصیب فرماوے۔ میں آجکل آپ سے بوجہ اشتغال حسب تحریر سابق بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق اعمال صالحہ عطا فرماوے۔ سب کو مناسب حاضر الوقت جناب صاحبزادہ محمد امین صاحب سلام فرماتے ہیں۔ (الراقم مستدعی و داعی از گولڑہ بقلم خود)

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد دعا و سلام اینکہ۔ میں عنقریب سیال شریف جانیوالا ہوں تاریخ معینہ

Marfat.com

سے پہلے ایک دو روز آپ کو اطلاع دی جاوے گی۔ جناب صاحبز
صاحب کی خدمت میں بھی مضمون واحد۔ جناب مولوی صاحب کا تہ دل
مخلص فضل الدین کے معالجہ میں سعی فرمانے کا شکریہ۔ سب کو سلام و ند
بعد تحریر بسطور ہذا مرکوز خیال ہوا۔ کہ غالباً بروز دوشنبہ بتاریخ ۲۵ شوال
سے دن کو گذر ہو گا۔ اسی کو آخری اطلاع سمجھیں۔ ہاں امتناعی واقع
ظہور پر بھی اطلاع دیجاوے گی۔ (مہر شاہ بقلم خود)

محبّی و عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ۔ پسوال سے جناب کا خط مرسلہ کل ۲
ماہِ حال بروز ہفتہ پھرتا پھرتا پہنچا۔ آپ کو لفافہ پر گولڑہ اور راولپنڈی
نام لکھنا بھول گیا۔ یہ اُسی بلا کا اثر ہے جس سے میں روکتا ہوں۔
الحمد للہ بخیریت پہنچ گئے ہیں میں تو نہیں چاہتا تھا۔ کہ آپ اتنی جلدی وا
ہوویں۔ ناچاری سے اجازت دیدی۔ زیادہ سلام و دعا۔ الراقم مہر علیشاہ لق

محبّی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ و سلمکم

وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ یہاں پہ بفضلہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت
اللہ تعالیٰ جانبین کو موجبات شکر و رضا نصیب فرماوے۔ سب کو دعا
(الراقم داعی از گولڑہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

رسلام و دُعا آنکہ۔ متواترہ عنایت نامجات پہنچے۔ کیفیت معلوم ہوئی۔
رسے اب مجھے آرام ہے۔ مگر کھانسی وزکام وغیرہ عوارض بدستور ہیں۔
رض ابھی قابلِ سفر نہیں ہوں۔ ماجری میں حسب ہدایت جناب مولوی
حب کاربند رہیں۔ اس میں بہتری ہوگی۔ اس علاقہ میں دو تین دن
بعد اکثر لوگ مرجاتے ہیں۔ قریبی رشتہ داروں میں بھی بیماری ہے
ئے عزّوجل حافظ ہو۔ پوری صحت حاصل ہونے پر انشاء اللہ تعالےٰ
ں گا۔ برخورداران کو دُعا و سلام۔ اندرون دولت خانہ جات دُعا۔
ب صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کے انتقال کے سخت صدمہ کے
وہ پسماندگان کے صدمہ کا مجھے سخت فکر ہے۔ مگر بغیر از صبر چارہ اور
ئ تدبیر نہیں۔ والسلام۔

غالباً اُن صاحبان نے ایک رسالہ شائع شدہ منجانب ایک وہابی کا
کیا ہوگا۔ مگر واقعی حال بذریعہ اشتہار مرسلہ ہذا کے معلوم ہونے پر
وہابی اور سب حسّاد بفضلہ تعالےٰ سب ذلیل ہوگئے ہیں۔ وہ اشتہار
بجا جاتا ہے۔ (مہر شاہ بقلم خود)

میرے وہ جو کچھ کہوں حفظک اللہ

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ بخوبی سرانجامی عرس شریف کا شکریہ۔ اور ایک
بات کا افسوس۔ کسی کی عدم موجودگی کا۔ عسےٰ ان تکرھوا شیئًا

Marfat.com

وَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ والسّلام۔ برخورداران کو دُعا و سلام۔ جناب مولوی صاحب
کی خدمت میں تسلیم۔ الرقم داعی و مستدعی کسی کا سچا خیر خواہ و دعا گوئی از گولڑہ

مخلصی فی اللہ مولوی محمد چراغ صاحب شفاکم اللہ شفاء کاملاً عاجلاً

بعد سلام آنکہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل شفاء عطا فرماوے۔ میں سف
پاک پٹن شریف میں بوجہ سخت بیمار ہو جانے برخوردار غلام محی الدین کے تح
جوابات اور وہاں کے آپ کے پاس پہنچنے سے ہی معذور رہا۔ اللہ تعالیٰ جا
میں خیریت کرے۔ غلام محی الدین کی موجودہ حالت سفر سیال شریف۔
مانع نظر آرہی ہے۔ درصورت صحت شمولیت عرس شریف کی اُمید ہو سکے
ہے۔ بخدمت جناب مولوی صاحب تسلیم۔ برخورداران کو دعوات۔ سب
ماوجب۔

(داعی از گولڑہ بقلم خود)

مخلص فی اللہ حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ اضطراب آمودہ محبت نامہ کا شف ما فیہا ہوا۔ ہر حالت خصو
ایسی مضطربانہ حالت میں وہی ماد تے ملجا ہے۔ جو کچھ میں نے عرصہ
کہہ دیا تھا۔ اگر اس پر کاربند ہوتے۔ تو آج کئی مضطربین کی عقدہ کش
آپ کے ہاتھ پر ہوتی۔ صرف ہوس اور چیز ہے اور کرنا اور۔ چند روز کرنا
بھی برائے نام ایسے کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ پھر بھی انہیں اشغال کا الت
ضروری چاہیئے۔ والسّلام۔ سب کو ماوجب۔ (داعی از گولڑہ بقلم خ

Marfat.com

عزیزی محمد چراغ حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ داعی شما برخوردار غلام محی الدین از چند روز بوجہ کمزوری سینہ بعارضہ سُرفہ مبتلا است۔ دُعا فرمایند کہ شافی مطلق شفا بخشد برخورداراں را دُعا و سلام ہمہ را دُعا ۔ (الرقم داعی و مستدعی از گولڑہ بقلم خود)

عزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

دُعا و سلام۔ بباعث ازدحام خلق و عدم تعیّن روانگی اطلاع عبُور سے قاصر رہا ہوں۔ آج ۹ ربیع الاول کو آخری عنایت نامہ ملاحظہ سے گذرا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جناب مولوی صاحب والا معاملہ وغیرہ حوادث میں اپنی رحیمی و کریمی سے کام لیوے۔ سب کو ماوجب زیادہ دُعا۔

(داعی بقلم خود حال وارد راولپنڈی)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ یہاں بفضلہٖ سبحانہٗ خیریت ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس طرف خیریت کاملہ عطا فرماوے۔ کل لوگ آمدگان بتقریب عرس شریف بخیریت واپس ہو گئے ہیں۔ والسلام جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب و برخورداران کو دُعا و سلام۔ (الراقم داعی از گولڑہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

بعد دعا و سلام آنکہ:۔ بظاہر میرے ناقص خیال میں عقد نذر سب اہل و

Marfat.com

عیال کے سلامت اور بچ جانے پر تھی۔ اب چونکہ مجموع من حیث مجموع سلامت نہ رہا۔ لہذا اداء نذر لازم نہ ہوا۔ باایں بہتر ہوگا۔ اگر کُل نہ سہی کچھ دیدیویں۔ میں ان دنوں میں بعارضہ دورہ حضراء مبتلا تھا۔ لہٰذا تحریر جواب عنایت نامجات میں قاصر رہا۔ سب کو دعوات۔ اور برخورداران و جناب مولویصاحب کو خصوصاً دُعا و سلام۔ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام آنکہ۔ آپ گھبراویں نہیں۔ چند روز معافیت کرنے سے انشاءُ اللہ تعالےٰ طبیعت مطمئن ہو جاویگی۔ شکار معلوم کے میسّر ہو جانے پر غالباً ترکیب تدبیر دواء آپ کو یاد ہوگی۔ والسلام۔

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود ۱۳ ذیقعدہ)

---

۸ ذی الحج بروز پنجشنبہ محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ جزاہم اللہ تعالےٰ خیر الجزاء۔ دوا بدست کسی معتبر یا بسبیل ڈاک جلد روانہ فرماویں۔ برخورداران کو دعا و سلام اَللّٰھُمَّ انت الشافی لا شافی الا انت۔ جناب مولویصاحب کی خدمت میں تسلیم۔ (الراقم مہر شاہ بقلم خود)

معظمی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

تسلیم۔ الحمد للہ علیٰ کل حال از عرصہ دو ماہ بخار لاحق گشتہ بالفعل خیریت

Marfat.com

است بوجہ کسلانِ طبع از تحریر جواب معذور بودم معافی خواہد فرمود۔ بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب تسلیم۔

(الراقم مہر علی شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ یاد آوری کا شکریہ۔ چند روز سفر بعض مزارات متبرکہ کی زیارت کیلئے کرنیکا قصد ہوا تھا۔ اگر ظاہر کیا جاتا ازدحام احباب میرے مقصود کو مخل ہوتے۔ لہٰذا بارہ۱۲ دن تک طے کر کے واپس بخیریت آگیا ہوں۔ آپ کو اس لئے مطلع نہیں کیا کہ سفر دراز کا نام سُن کر آپ گھبرائیں گے۔ والباقی عند التلاقی۔ والسلام برخوردار ان کو دُعا سلام۔ جناب مولوی صاحب کو تسلیم۔ برخوردار غلام دستگیر کا خط ملا بعد سلام و دُعا مضمون واحد۔

(الراقم مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی محمد چراغ سلامت باشد

تسلیم۔ اما بعد کار معلوم را تا وقت ملاقات ملتوی دارند۔ لامر یکشف عدم ظہور ثمرہ از فتور جمعیت قلبیہ است۔ ع

ہر کس کہ سر فاش کند ایں سزائے اوست

را ملحوظ باید داشت۔ ملاقات را بر اسٹیشن لالہ موسیٰ یا جوڑہ منتظر باشند۔ زیادہ دُعا و استدعا۔

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ اما بعد زمین نہری ہمان نرخ کہ بہر سید و
و نوشتہ اند۔ برائے زمین خیال دارند و ایں امر را بکسے ذکر نہ فرمایند۔
اِلّا وقتیکہ صورت انعقاد پذیرد۔ حق سبحانہ تعالےٰ والدہ و برخورداران را
شفا عاجل عطا فرماید۔ زیادہ دُعا و سلام و نیز اطلاع دہند کہ چہ قد
زمین جناب صاحبزادہ صاحب خریدہ اند و بہ مجموع چند روپیہ خرچ نمودہ

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود۔ ۴ ذوالحج)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ اس وہم کو بالکل اپنے اخلاص آمودہ قلب
میں جگہ نہ دیویں۔ میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ معمولات معلومہ میری رضا
اور تعمیل حکم کیلئے کیا کریں۔ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلّ جن سے
بھروسا ہو اُن سے قطع رجاء سنّت اللہ کے موافق ہے۔ تخلیہ بعد التحلیہ
ہوا کرتا ہے۔ اپنی طرف سے مراعات حقوق کو لازم رکھیں۔ تقویت
رابطہ و نسبت کے لئے تصوّر و شغل قلبی بس ہیں۔ باقی معمولات میرے
سے خارج ہیں۔ مگر تاہم ان کا استعمال ضروری ہے۔ جناب قبلہ گاہ صاحب
اُسی حالت پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ والسّلام۔ جناب مولوی
صاحب کی خدمت میں تسلیم۔

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظہ اللہ عن مضار الدارین

علیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ امابعد اسی لئے عرصہ سے آپ کو چند
ر کے التزام کی تکلیف دی تھی۔ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اگر حسب ہدایت
یل ہوتی۔ تو ابتک یہ شکایتیں نہ ہوتیں۔ کچھ اور ہی رنگ ہو جاتا۔ خیر اب
کچھ مایوسی نہیں التزام امور مامورہ متلفظ و مکتوبہ بہ تعین زمان و مکان
ضرور معنی رکھنا چاہیئے۔ کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر تعمیل پر رہنا چاہیئے
یانی دو دعوئے میں مع حواری جہلم میں مدعو ہوا ہے۔ مدعی مولوی کرم الدین
ن بہین ضلع جہلم ہے۔ ان دعاوی میں میری کوئی شہادت نہیں میری
ہادت اس دعوئے میں ہے۔ جو قبل از ہر دو دعوئے مذکورہ بالا حسکیم
ل الدین بہروی ثم الکادیانی مولوی کرم الدین صاحب پر ضلع گورداسپور
کیا تھا۔ جس کی ایک تاریخ پر میں نہیں گیا۔ اور نہ آئندہ جانے کا ارادہ
۔ الا ان یشاء اللہ کادیانی نے دوسرے ماہ کی ۱۷ تاریخ جہلم میں حاضر
نا ہے۔ اس کے سارے الہامات و مبشرات و موعیدات پر پانی پڑ گیا۔
سلام۔

(داعی از گولڑہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

بعد سلام و دعا آنکہ۔ مائی صاحبہ کے انتقال پر سخت افسوس ہے۔ موت
ہے۔ مگر بلحاظ درد مفارقت برخورداران اس خورد سالگی میں نہایت
نج ہوا۔ بغیر از صبر چارہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو مغفرت اور پسماندگان

Marfat.com

کو اجر و صبر و امان عطا فرماوے۔ آج جناب شاہ صاحب جلالپوری کا
انتقال بعارضہ طاعون بوساطت ایک مُرید اُن کے سُنا گیا ہے معلوم نہ
واقعی ہے یا نہ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ اور اس موذی مرض سے سر
کو امان بخشے۔ جناب مولوی صاحب کو سلام و دُعا۔ ہر برخوردار کو دُعا و سلا
جناب صاحبزادہ صاحب و مخلص فیض رسول کو دُعا و سلام۔

العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود

محبی و مخلصی راسخ الاخلاص محمدؐ چراغ سلامت با
بعد سلام آنکہ۔ اجزار مسطورہ در کیسے صندوق نہادہ مدفون بجا
نمایند۔ کہ زیرہ اقلام کیسے نیاید معمول محمدؐ امین است کہ در حجرہ عبادر
مدفون مے نمایند۔ آئندہ نُہ سطر تا بہ نہ حرف یعنی ط روزمرہ بر لوح
کاغذ بنویسند باز شستہ کیسے بیمار را یا کیسے را بنوشانند۔ والباقی عن
زیادہ سلام ہمہ را تسلیم۔ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمدؐ چراغ صاحب سلامت باشد

وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ اما بعد کیفیت معلوم ہوئی۔ میرا ق
منصبی وہی ہے۔ جو عاقل شاہ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ یعنی بدل و جان یہ
اس امر کا خواہاں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جناب صاحبزادہ صاحب کو اولاد
عطا فرماوے۔ رہا یہ کونسی مائی صاحبہ سے ہو۔ سو یہ امر میرے فرض ح

Marfat.com

رمت سے خارج ہے۔ ان امور میں راقم تابع ہے نہ متبوع۔ میاں احمد صاحب
ے لئے حسب مافی علم اللہ بھیجا جائے گا۔ میرا کپڑا مستعمل کا عرصہ سے
ب صاحب نے وعدہ کرا لیا۔ جس کو تبرکاً رکھنا منظور ہے۔ سب کو سلام و نیاز
ئی بانو کو سلام۔ (الراقم مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ از کیفیت خریدِ زمین مطلع نہ
مودند۔ بجواب محبت نامہ نوشتہ مے آید کہ فقط شغل قلبی و ذکر اسماء لسانی یا بالطریق
تین۔ چنانچہ اوشاں را معلوم است معمول دارند باقی از تصحیح کلام معلوم کہ استفسار
رمودہ اند۔ اورا ترک نمایند عند الملاقات گفتہ شود۔ یک فہرست تصحیح اغلاط
شمس الہدایت فرستادہ میشود۔ وہمہ نسخہا را تصحیح ازیں بفرمایند۔ بخدمت
صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب تسلیم و دُعا۔ برخورداران را دُعا۔

(الراقم مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ حفظک اللہ مع المتعلقین والاحبہ

سلام و دُعا۔ داعی بروز ہفتہ مورخہ ۱۸ ماہِ حال صفر ایک بجے دن کی گاڑی پر سوار
ہو کر لالہ موسیٰ سے گذرے گا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ برخورداران کو دُعا و سلام جناب
مولوی صاحب کو دعا و سلام گھر میں سب مائیاں صاحبہ کو دُعا و استدعا۔ مخلصی
میاں فیض رسول صاحب کو بعد سلام مضمون واحد۔ والسلام۔ (الراقم مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

عزیزی و مخلصی محمدؐ چراغ صاحب سلامت باشد

تسلیم۔ بشب پنجشنبہ بوقت ۱۲ یا دو سہ بجہ اسٹیشن لالہ موسیٰ پر اتروں گا
ملاقات کو جی چاہتا ہے۔ سب کو نیاز۔ (الراقم مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمدؐ چراغ حفظک اللہ عن الآفات والبلیات

بعد از سلام و دُعا آنکہ۔ وقت کے جانے پر اطلاع ہوئی۔ لہٰذا کچھ نہیں
سکتا۔ بغیر اس کے کہ آپ حسب تحریر اس گرفتار شدہ سعی فرمانویں۔ اگر
خطرناک نہ ہو۔ وہ شخص ضلع ہزارہ سے گرفتار ہو کر ایبٹ آباد حوالات میں
کیا گیا ہے۔ افسوس کہ پہلے اُس نے خبر نہیں دی۔ چالان کنندگان بھی اب
افسوس کر رہے ہیں۔ اور لاعلمی سے معذور ہیں۔ اس کی تحریر جواب میں
میرے پاس پہنچی ہے۔ داخل لفافہ ہذا بھیجی جاتی ہے۔ لحاظ وقت فرما
سعی کرنی کہ وقت نازک ہے۔ زیادہ دُعا و سلام۔

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمدؐ چراغ صاحب سلامت باشند

تسلیم۔ ایفاء وعدہ سے رفقانے مجبور کیا۔ معاف فرمانا۔ اور سر
طرح سے خیریت ہے۔ امر معلوم کسیطرح کا وسوسہ نہ فرماویں۔ بخدمت
جمیع مخادیم تسلیم۔

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمدؐ چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ۔ سارق بغیر از بعض اقارب کالعقارب دیگرے نیست۔ و بفضلہ نشدہ نتواند۔ اوشان حسب عادت از یک خانہ کہ در و امانتہائے مردمان جمع بودند۔ یک طوق یعنی سیری و دو کڑہ امانتی بردہ انہ وحکام از خود او را بسیار بے عزت نمودہ۔ وراقم خود نمے خواہد۔ کہ محبوس باشند انشاءاللہ بروز ہفتہ ۱۹ ماہ حال صفر ایک بجہ دن کے سوار ہوکر قریب شام پہنچیں گے۔ آپ تیار ہوکر آنا۔ یعنی ارادہ پختہ کر کے آنا۔ باقی خرچ اخراج کا فکر نہ کریں۔ سب کو دعا و سلام۔ ۱۶ صفر بروز چہار شنبہ

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمدؐ چراغ صاحب سلمہ ربہٗ

تسلیم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اما بعد۔ رجا از روحانیت فضلش کہ باقالب توجہ احباب متعین دارد۔ خارج بودن دعوے ہنود است از رپورٹ تحصیلدار کہ دریں جا آمدہ بود ہمیں طور معلوم میشود۔ زوال ہیئۃ اجتماعیہ عزیزان کہ چند ایام در سفر میسر شدہ بود تا دمِ تحریر اثرے دارد۔ یا لیتہا تعود بخدمت جناب مولوی صاحب و مولوی فیض رسول و جمیع محبان تسلیم و نیاز۔

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ۔ بہ نسبت امر مستفسر جناب مولوی صاحب کا کیا خیال ہے۔

Marfat.com

میری رائے میں اُنکے خیال کے مطابق کارروائی کرنی چاہیئے۔ تمساح کے گوشت والا کام ضرور نہ تھا۔ اور دن اس کے یہی ہیں۔ ورنہ پھر سال کا وقفہ ہو جاوے گا۔ گورداسپور میں مرزا کے روبرو ہماری شہادت کا حکم جاری شدہ منسوخ۔ جس میں چوتھی دفعہ اُن کو سخت روسیاہی حاصل ہوئی۔ والسلام۔

برخورداران کو دعا و سلام جناب مولوی صاحب کو تسلیم۔

(الراقم داعی مہر علیشاہ از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمدؐ چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دُعا آنکہ انشاء اللہ العزیز بتاریخ ہژدہم قمری بروز سہ شنبہ علی الصبح وقت یا بودوازدہ بجہ از لالہ موسے گذرے خواہد افتاد۔ احتمال مرور بوقت صبح راجح معلوم میشود۔ توقف تحریرات را عنوان تغطل سر رشتہ نباید فہمید۔ حاشا و کلا بخدمت جناب مولویصاحب و جناب صاحبزادہ صاحب و ہمہ محبان تسلیم غلام محمدؐ سلام۔

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود) ۱۱ صفر

معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب (محمدین) و محمدؐ چراغ صاحب لازال محفوظین و مسرورین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اما بعد حسب تحریر مخلصی مسمی مولوی محمدؐ اکرم حال مفـ ریاست بہاولپور مکلف ام کہ بعد ملاحظہ رقیمہ اوکہ داخل لفافہ ہذا مرسولہ خدمـ است سفارش نامہ بجانب عبدالمالک بحق نامبردہ ترقیم فرمایند والسلام۔ الحروف آج بشب شنبہ تونسہ شریف کو بعد ازاں پاکپٹن شریف کو روانہ ہو جائیگا۔

Marfat.com

(الراقم داعی ومستدعی مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام آنکہ۔ وہاں جانے پر تسلّی ودلاسا سے چندروزہ طوفان جانبین کو اُٹھانا چاہیئے۔ غالباً اُس دلاسا سے جزع وفزع تک نوبت نہ پہنچیگی۔ اور میں بہر کیف حسب التحریر تعمیل کروں گا۔ بباعث ازدحام مہماناں عرس زیادہ لکھنے سے معذور ہوں۔ میں اپنے وعدہ کو ہرگز نہیں بھولتا۔ والسّلام۔

(داعی مہرشاہ بقلم خود)

محبی ومخلصی محمد چراغ لازال محفوظاً ومحسوداً

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ اُن لوگوں کے جواب میں صرف اتنا ہی کافی ہے ؎

بجائے طعنہ اگر تیغ بر زنند دشمن ؎ زدوست دست نداریم سر چہ باد اباد

اے انوار وتجلیات۔ سو الحمد للّٰہ ہمارا ہی فخر ہے۔ جو ایک شخص ہمارے گروہ میں سے کسی نعمت کا مالک ہو۔ نہ فقیر ہوں نہ ملا۔ ہاں شہسواران میادین فقر کا محب اور نیازمند ہوں۔ باایں ہمہ مخلصوں کے لئے بہتری کا امیدوار ہوں (اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنْفُسِہِمْ) کا لحاظ ضروری ہونا چاہیئے۔

جناب مولوی صاحب کو تسلیم۔ اور برخورداران کو دُعا۔

الراقم العبد الملتجی الی اللّٰہ المستعین مہرشاہ عفی عنہ

۵ جمادی الاول بروز یکشنبہ

Marfat.com

مجبی و مخلصی محمدؐ چراغ صاحب سلامت

تسلیم و دُعا۔ الحمد للہ علیٰ کل حالٍ۔ اما بعد انشاء اللہ العزیز بتاریخ ہژدہم بروز جمعہ گاڑی صبح از اسٹیشن گولڑہ سوار خواہم شد۔ شب بر اسٹیشن پنڈ دادنخان ارادہ قیام است۔ مائی بیان حالت برخوردار غلام سرور اطال اللہ عمرہٗ وجعلہٗ من محبیہ نمود حضارِ مجلس راخیلے ابتہاج حالت روئے داد۔ مضمون غلام محمدؐ ہم رسید۔ اللہ تعالےٰ محظوظ و محفوظ دارد او بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و جناب مولوی صاحب و ہمہ معرکہ تسلیم و نیاز از ہمہ ایضاً۔

(الراقم مہر شاہ بقلم خود)

مجبی و مخلصی محمد چراغ حفظک اللہ و جذب الیہ

بعد از سلام و دُعا آنکہ جناب دیوان صاحب پاکپٹن بعد اقامت دو روزہ یہاں پر آج شب چہار شنبہ کو واپس تشریف فرما ہو گئے ہیں۔ میں آپ کی سردی کے خیال سے سفر بشمولیّت شادی جناب محمودؐ صاحب حفظ اللہ میں تکلیف دینی مناسب نہیں سمجھتا۔ آپ ضرور بالضرور بچنا کو جس جگہ ہو۔ ۱۴ ماہِ حال تک گولڑہ میں بھیجدیویں۔ شرعی تحقیق کی رو سے یہاں پر غرّہ ہفتہ کا ثابت ہوا ہے۔ جناب مولوی صاحب کو سلام۔ برخورداران کو دُعا و سلام۔

(داعی مہر شاہ بقلم خود)

میرے سچے مہربان محمدؐ چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ حلفی بیان نہ تو سوی رسم اور نہ انتقام کشی اصل واقعہ

Marfat.com

کہ ہم نے آپ کی تار کا جواب بہ تعین وقت و روز دیدیا تھا۔ اور اسی بھروسہ
کٹ جوڑا کے لئے۔ وہاں پہنچنے پر جب میں اُترنے کو اُٹھا تو محبوب عالم
نیرہ احباب نے کہا کہ یہاں پہ تو دُور تک کوئی صاحب نظر نہیں آتا۔ اتنے
میں اہل اسٹیشن سے سُنا کہ وہ لوگ کل آئے تھے۔ آج نہیں آئے۔ شاید
س ہو گئے ہونگے۔ تعجب ہوا کہ جواب تار اور پھر مایوسی معلوم ہوا کہ جواب
کو نہیں ملا۔ نامعلوم کیا وجہ تھی۔ سب کا خیال یہی پڑا۔ کہ اب اگر کوئی چکوڑی
وے اور وہاں سے پھر آنی سواری کا انتظام نہیں۔ سارا دن یہاں خرچ
گا۔ ٹکٹ لے کر چلنا چاہیئے۔ ادھر پیچھے کا بھی اضطراب اقارب کی
ربانی جو آپ کو معلوم ہے۔ لہٰذا وہاں سے ٹکٹ لے کر چلے آئے۔ اگر
ئی شخص اتنا کہہ دیتا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد سواری لے کر پہنچ جاویں گے۔
تھوڑی دیر نہ سہی بلکہ ضرور ضرور آویں گے۔ مایوسی نہیں تو ہم وہاں بیٹھے
ہتے بایں معانی کا خواستگار ہوں۔ برخورداروں کو دعا و سلام۔ جناب مولوی
احب کو سلام و مضمون واحد۔ الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ
۷ ربیع الاول

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

سلیم و دعا آنکہ باعث توقف در تحریر جواب درین ایام آنست کہ ما جرا اکثر احباب
زے متعلق اعتراضات اینولوزماں کہ بر نزول مسیح بن مریم نمودہ و خلق را لغزانیدہ
نویسم۔ عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ زیر طبع خواہد شد درین مکتوب از کیفیت
ناچیزے مندرج نبود والسلام (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

Marfat.com

محبی و مخلصی محمد چراغ سلمہ ربہٗ

تسلیم و دُعا۔ الحمد للہ کہ آں محب حسب اقتضاء دعاگوئی مشغول اس
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ علیٰ حُبِّکَ وَحُبِّ حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومن
عبادک المقبولین ۔ آمین زیادہ دُعا۔ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود

مکرمی مولوی محمدؐ چراغ صاحب

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُ اللّٰہِ۔ جوڑہ پہنچ گیا ہے۔ خاطر جمع فرمائیں۔
اس کی باقی قیمت سے اطلاع دیجئے کہ روانہ کر دیجائے۔ حضرت قبلہ عا
صاحب مدظلہ العالی سیال شریف اس عرس پر تشریف نہیں لے جائیں گ
والسلام مرسلہ داعی از گولڑہ۔

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ یہاں پر سب طرح سے خیریت ہے اِلّا جناب و
صاحب بیمار ہیں۔ کیفیت پیشی مقدمہ سے جلد مطلع فرماویں۔ جناب
مولوی صاحب کو سلام۔ برخورداران کو دُعا۔ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ امابعد۔ بفضل او سبحانہٗ انتفاء سلامت مطلقہ خو
بود مطلع فرمایند کہ جناب مولویصاحب کتاب را بمطالعہ بالاستیعاب مش

Marfat.com

نرمودہ اند یانہ و بخدمت اوشان و جناب صاحبزادہ صاحب تسلیم رساند۔
خوردارن را دُعا و سلام۔ دریں وقت لفافہ ٹکٹ والہ موجود نبود۔ (مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی صمیمی محمد چراغ صاحب سلمہ ربہٗ

تسلیم و دُعا۔ در رمضان شریف زائد از عدد معلوم۔ اگر بجمعیت قلب ممکن باشد
ہتر وِالّا ہماں عدد اقل ۱۰۰۰۰ دہ ہزار دارند۔ چہ اصل جمعیت است رابطہ خود
فود در چنگ آں محب خواہد آمد۔ حقیقت رابط با آں محب معیّت اغلب
فات مے دارد۔ مگر شعور معیّت تے و صورت رابط چونکہ روی باطلاق
ست۔ لہٰذا تشبث بذیلش متعسر باک نے۔ چہ آثار و لوازم و عوارضِ
سررشتہ مستحکم است۔ المرء مع من احب مبنی بر ہمیں است زائد ازیں
یت عینیت است آں ہم بعد استغراق در بے رنگی حاصل خواہد شد اعجب
عجائب آنکہ در آں وقت حاصل لاحاصل بنظر مے آید

آں شد کہ بار منت ملاح بر دمے نقد وقت میگرد و مردانہ در حفظِ اوقات بامدبود

ردانہ روزی بکف خواہد آمد۔ اللہ تعالےٰ آں محب را جذب غیبی عطا فرماید
ہمہ محباں را سلام۔ (مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از سلام مسنون و دُعا آنکہ۔ بباعثِ علالت طبع دریں ایام در تحریر جواب
توقف روئے نمود۔ اللہ تعالےٰ اضطراب شما را دفع نماید۔ در حالت از عدم

Marfat.com

حصول مراد متاسف بودن۔ خون جگر خوردن۔ فی المعنیٰ شکایت است
بر قسام حقیقی الا در صورت یکہ اد کہ قبلہ اہل دل است چہ قلق و اضطراب
تقدیر الٰہی و اجلی است معلوم میشود کہ از عدم نیل بہ منصب قضا یک گو
ملالتی روئے دادہ۔ الخیر فیما وقع را ملحوظ دارند۔ بہ بینند کہ فردا چہ بظہور مے آید
استعمال اشغال کہ مے فرمائید بسیار مبارک است۔ اللہ تعالےٰ منفعت ملہ
بظہور آرد۔ ہر گنہ ہر گنہ از شغل این گنج عظیم یعنی شغل معلوم تہی دست نہ خوا
گردید۔ آرے این قدر است در ظہور بتاخیر یا بہ تعجیل اسباب خفیہ و مص
خبیثہ ہستند بہر حال از اشغال دست نہ دارند نیستی و تہیدستی اولا ہر قدر کہ ر
دہد ہماں قدر مشعر است از تخلیہ کہ الخلاء محال کارگاہ است اندر نیستی است بہ تع
اوقات و مکان حضور سرگرم مانند۔ زیادہ سلام و دعا۔

(الراقم داعی مہر علیشاہ بقلم خود ۲۱ رجب

برخوردار محمد چراغ سلمہ ربہ

تسلیم و دعا۔ بخیریت بروز یکشنبہ علی الصبح تقریب خانہ رسیدم اگر جناب صاحبز
صاحب برائے مطالعہ چند روز کتاب سراج السالکین عنایت فرمایند بزود
بسبیل ڈاک یا ہمدست کسی معتبر روانہ فرمایند بعد ایام قلیلہ واپس نمو
خواہد شد بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب و ہمہ محبان تسلیم

(مہر علی شاہ بقلم خود)

Marfat.com

عزیزی محمد چراغ دائماً محفوظ و مامون و محسود باشند

بعد دعا و سلام آنکہ ! انشاء اللہ تعالےٰ بشب بیستم یہاں سے سوار ہو کر لالہ موسیٰ تخمیناً دو بجے پہنچیں گے ۔ وہاں پر موجود رہنا ۔ جمعہ کا دن گذار کر شنبہ کی رات ہو گی ۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں تسلیم ۔ جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں تسلیم برخورداران کو دعا و سلام ۔

(الراقم مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی مولوی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ پہلے دن خط میں تحریر کیا گیا تھا ۔ کہ برخوردار غلام دستگیر کو لالہ موسےٰ بغرض ملاقات لایا جائے ۔ مگر اب لالہ موسےٰ میں بُلانا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ ہم لالہ موسےٰ تین بجے شب کو پہنچیں گے ۔ اور وہ وقت سردی کا ہوتا ہے ۔ اور برخوردار ناساز ہے ۔ لہٰذا جب ہم سیال شریف سے واپس ہو کر وزیر آباد آئیں ۔ اس موقعہ پر برخوردار وزیر آباد لایا جائے پندرھویں صفر روز شنبہ گذار کر شام کے آٹھ بجے ہم روانہ سیال شریف ہوں گے ۔ اور شب یکشنبہ کو تین بجے کے قریب لالہ موسیٰ سے گذریں گے ۔ والسلام ۔

مجی و عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد دعا و سلام آنکہ ۔ غزل آپ کی شعراء متقدمین اہل لسان کے اشعار سے

Marfat.com

کم نہیں۔ مولوی محمد یوسف یہاں پر نہیں تھے۔ میں نے خود ہی حاضرین کو
سُنائی۔ کا تجسّسُوا کیا واشہدوا فروی عدل سے بھی کچھ ڈر نہیں۔
کہ رخت عمدہ ہے ع اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی۔ بیماری
سے اب بفضلہ سبحانہ افاقہ ہے۔ جناب مولوی صاحب سے سفوف اسنان
تیار کرا کر ارسال فرماویں۔ جناب صاحبزادہ محمود صاحب تونسوی کی تحریر میرسلہ
کے ملاحظہ سے معلوم ہوا۔ کہ جناب کو فرقت نے بہت ستایا ہے۔ یہ
ان کی شرافت اور رقت قلبی و لطافت مادہ سے مشعر ہے۔ اللہ تعالیٰ حوادث
زمان سے محفوظ رکھے۔ جناب صاحبزادہ صاحب و جناب مولویصاحب
و برخورداران کو تسلیم و دُعا۔ (الراقم محمد شاہ بقلم خود از گولڑہ)

---

۸ ذیقعدہ بروز یکشنبہ

مخلصی و عزیزی محمدؐ چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ۔ میں بخیریت مکان پر پہنچ گیا ہوں۔ شب یکشنبہ کو لالہ موسے
سے گذر ہوا۔ جناب سجادہ نشین صاحب سیالوی غم فیضہم کا ارادہ ایسا ہی ہے
جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ جناب مولویصاحب کی خدمت میں تسلیم۔
برخورداران کو دُعا مخلصی فضل الدین کو سلام۔ کیفیت معالجہ سے بحسب
کم و کیف فائدہ مطلع کریں۔ جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں تسلیم و
(الراقم داعی محمد شاہ بقلم خود از گولڑہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

محبّی و مخلصی محمدؐ چراغ سلمہ ربہٗ

Marfat.com

تسلیم و دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اما بعد

رفتنت برگفتنم پس گفت از رفقاء خویش ؛ شرح آنمسوئ سوئے دوستاں خواہم نوشت

یعنی شرح کیفیت ثمرہ مجاہدہ تو یسان باشند

خویش را بیرون فگندن از حریم وصل دوست ؛ شرط کل اشغال سوئے ہمرہاں خواہم نوشت

تاکہ ہجر و وصل را ذکرے نماند درمیاں ؛ دید بحرِ وحدتش را بالعیاں خواہم نوشت

بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب و مخلصی غلام محی الدین صاحب و ہمہ احباب تسلیم و نیاز ۔ (الراقم مہر علیشاہ)

محبی و مخلصی عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد از سلام و دعا اینکہ خدا بخش کی ہمشیرہ بذریعہ دعا نامہ حاضر خدمت ہوگی فرماکر مہربانی خدا بخش کو شادی پر مستعد فرماویں ۔ اور اس کے ہمراہ روانہ کر دیویں ۔ خدا بخش کی فکر نہ کریں پھر بھی آزاد ہی رہیگا ۔ والدین اس کے بغیر اس کام کے سخت بے چین ہیں ۔ آج مقدمہ والا بھی بذریعہ نوازش نامہ پہنچا ۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے ۔ (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام اینکہ خبر انتقال مخلص صمیم متفق الظاہر والباطن غلام احمد مرحوم بذریعہ تحریر برادرِ او عبد العزیز در ایام ماضیہ رسیدہ بود ۔ او شاں را بدیں خیال کہ بذریعہ راقم خبر وحشت اثر نہ شنوند ۔ نہ نوشتہ ام عبد العزیز برادر او ہمانجا

Marfat.com

باخلاص مردماں از ہر جہت خرم است۔ سوائے ایں حادثہ جانکاہ کہ از وے
مغموم است اللہ تعالےٰ اورا مغفرت و رحم فرماید۔ احیاناً بتقریب سفرے
بغیر از دیدن مزارش می شود و شخصے در ایام سابقہ
بود کہ در سیال شریف از چکوڑی رفتہ بوقت شب شکایت
آں محب نمودہ کہ غریب نواز فلاں مقابلہ با مولوی صاحب پیدا نمودہ است
و از حد لاچار شدہ مرا اینجا فرستادہ اند و یک عریضہ بجانب تونسہ شریف
نوشتہ اند۔ و نیز گفت کہ منو سلان شاہ صاحب جلالپوری گاہے کسے
کلمہ نگفتہ اند۔ و مخلصان فلاں اینچنیں کلمات کہ فلاں را فیض از غوث
پاک قدس سرہٗ است نہ از سیال شریف مے گویند۔ ایں شخص تعلق
بگمان راقم عبداللہ سبز پوش خواہد بود۔ مقصود ازیں اخبار اینکہ ہمراہ جناب
صاحبزادہ صاحب طریق ادب و تعظیم را نہ گذارند کہ سعادت دارین درین است
و کلمات مسطورۂ بالا را در حق ایں بے ہیچ ہم نہ گفتہ باشند۔ عبداللہ سبز پوش را
کسے خبر دادہ باشد اگرچہ جناب سجادہ نشین صاحب سیالوی ادام اللہ
برکاتہٗ باینچنیں سخنان حاسدانہ در حق ایں نیازمند التفات نمے دارند
لیکن تاہم ما را بر وضع و نہجے باید بود۔ کہ ہتک کسے از مشائخ عظام در
نہ باشد۔ ہمہ محباں را سلام۔ ۱۹ رمضان

العبد

داعی مہر علیشاہ نیازمند درویشاں

Marfat.com

معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب حفظکم اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کا شکریہ الحمد للہ والمنۃ کہ متعلقین کو
نافی مطلق نے شفا بخشی۔ ان ایام میں متواتر خبر دیتے رہا کریں۔ کہ از حد فکر رہتا
ہے۔ محمد چراغ صاحب کو جہاں پر رہے ہیں۔ جواب لکھا گیا ہے۔ مگر آج اُن کی
تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ ان کو جواب نہیں پہنچا۔ لہٰذا آپ ان کو جہاں ہوں میری جانب
سے پہنچا دیویں۔ کہ میں دعاگوئی سے غافل نہیں ہوں۔ اور جناب مولوی صاحب
کی صحتیابی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں مکان پر بالکل خیریت ہے۔ شہر
میں گاہے گاہے ایک دو آدمی نقصان ہو جاتے ہیں۔ کچھ بدبو موجود نہیں۔
زیادہ دُعا و سلام۔

معظمی و مکرمی مجمع الفضائل والفواضل جناب صاحبزادہ صاحب (محمد امین) سلمہ اللہ
بعد تسلیم آنکہ۔ میاں عبداللہ درویش کہ دریں ایام جناب سجادہ نشین صاحب کلوی
ورا بپائے رکابی خود بجانب تونسہ شریف بُردہ اند۔ از مٹھ ٹوانہ مکتوبے فرستادہ
بدیہاں مکتوب بخدمت فرستادہ مے شود۔ زیادہ استدعا و فاتحہ خیر۔ بعد تحریر ہذا
پیام رسلہ میاں عبداللہ از محبوب عالم طلبیدہ شد۔ گفت کہ بالفعل دستیاب
نمے شود۔ مضمونش آنکہ۔ شما محمد چراغ را بنویسید کہ مبالغ لنگر قبل از عرس برسانند
برائے کہ حضرت صاحب فرمودہ اند کہ بر تقدیر عدم ارسال ما روپیہ لنگر از فلاں یعنی
پیر صاحب خواہیم گرفت۔ بعد دستیابی مکتوب نیز فرستادہ خواہد شد۔
زیادہ نیاز۔ (الراقم مہر ندیشاہ بقلم خود ۲۹ محرم)

Marfat.com

(محمد امین)

معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب جیو بر سر مستفیدان ظل افاضہ گستردہ باشند
از ملتجی الی طالب دعا محب الفقراء مہر علیشاہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مطالعہ
فرمایند۔ اما بعد حامل عریضہ ہذا جناب مولوی امام الدین صاحب بمعہ سرفراز
مشرف نمودہ از مافیہ اطلاع بخشید اگرچہ لحاظ مایۂ علمی و عملی بریں نمے گذاشت
کہ بدرج نمودن نام گنام در سلک اسامی سامیہ گستاخی ورزد اما للارشاد السا
ونظر بہ سنج کشیدن مولوی صاحب داشتہ الیفاد مامول اوشان نمودہ ش
زیادہ طلب دعا۔ بخدمت جناب مولوی صاحب وسمہ محبان تسلیم۔ الہ
دیدۂ چراغ مارا از کحل مازاغ خطی وافر نصیب گرداند۔ آمین۔ ونیز الحال م
صاحب را بہ روپیہ کہ ہمیں دم رسیدہ بود وجہ معذرت طلبی از ال
بدیں اہل دول مرخص نمودہ شد۔ (الراقم محب الفقراء مہر علیشاہ)

(محمد امین)

مکرمی و معظمی سیدی و سندی جناب صاحبزادہ صاحب مدالہ
از طالب دعا مہر علیشاہ تسلیم باتعظیم مطالعہ فرمایند اما بعد مکتوب بہجت اسلو
کہ در تفقد حال ایں بے بیچ اصدار شدہ بود رسید الحمد للہ کہ عزیزان منو
حال ایں شکستہ بال انداز ہمین توجہ اوشاں بود کہ بے تکلف حضور کچہری
ہنود خارج گردید۔ آئندہ نیز امیدوار توجہ سامی ظاہراً و باطناً ہستم۔ جوا
سوال سلب نعمت حسب ارشاد حضرت صاحب و آنجناب از بادی النظ
کاغذ دیگر نوشتہ شد۔ بخدمت منیفہ فرستادہ مے شود۔ از مکرر نوش
چونکہ معذورم محبی و محبوبی محمد چراغ تفقدی خواہند فرمود کہ نقل جواب

Marfat.com

بخدمت سامیہ خواہند داشت۔ وہماں خط منقول عنہ کہ بنام حضرت صاحب سیالی نوشتہ شدہ است بذریعہ ڈاک بسیال شریف بزودی روانہ خواہند فرمود۔ بخدمت جناب مولوی صاحب و محمد چراغ و فیض رسول وہمہ متعلقان حضور تسلیم و تکریم۔ (مہر علیشاہ)

حضرتی و مکرمی

تسلیم۔ مجھے چونکہ جناب حضرت صاحب کا نوازشنامہ مشتملبر طلب ضروری پہنچا ہُوا ہے۔ لہٰذا میں جانے کا ارادہ ملتوی نہیں کر سکتا۔ عزیزی محمد چراغ صاحب کو بھی برخلاف تحریر سابق (جس میں لالہ موسیٰ کی حاضری کا مضمون تھا) سفر ہذا کے التواء کی اجازت دیتا ہوں۔ یہاں پہ مکان میں بفضلہ بالکل خیریت ہے۔ شہر میں طاعون۔ بیس ۲۰ پچیس ۲۵ روز سے قدرے نمودار ہے۔ عزیزی محمد چراغ صاحب و جناب مولوی صاحب و مخلصی فیض رسول وغیرہ احباب کو تسلیم

(مہر شاہ بقلم خود)

مخلصی فی اللہ و مکرمی جناب مولوی صاحب ایضاً حفظکم اللہ تعالیٰ مع المتعلقین

بعد سلام و دُعا آنکہ:۔ الحمد للہ۔ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ عزیزی غلام سرور کو واضح ہو کہ (الاستقامۃ خیر من الکرامۃ) قضیہ مسلمہ ہے پابندی اوقات و ترک مالا یعنی و اخلاص و مراقبہ اللہُ حاضری اللہُ ناظری۔ اللہ معی فی کل حین) پر قائم رہیں۔ عزیزی غلام دستگیر کو دُعا و سلام اس وقت میرے

Marfat.com

سچے مخلص مولوی محمد چراغ صاحب کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے
جس سے میں متاثر ہو رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اولاد کو موجبات رضا اور
عطا فرماوے۔ اندرون دولتخانجات دعوات۔ وفقکم اللہ تعالیٰ لما یحب
ویرضی والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ
ظاہراً۔ العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ احمد عوا بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

عزیزانم حفظکم اللہ تعالےٰ بعد سلام آنکہ
دُعا ہے کہ ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الیہ
بحول اللہ وقوتہ لا یقدر احد علینا سبحان اللہ المقدر لما یشاء بقدرتہ فعال
لما یرید بعزتہ۔ والسلام والدعا سب کو ما وجب۔ (بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی غلام سرور وغلام دستگیر حفظکم اللہ تعالےٰ
خط ملا۔ حاکم حقیقی رحم فرماوے۔ نعم المولےٰ ونعم النصیر سب کو ما وجب
(داعی از گولڑہ بقلم خود)

عزیزی غلام سرور حفظکم اللہ تعالےٰ
بعد سلام آنکہ۔ کارڈ کا شفِ مافیہا ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزی
غلام دستگیر کو صحت عطا فرمائے۔ اور سب کو مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے
بخدمت باباجی صاحب سلام سب کو ما وجب۔ دعاگو از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

برخورداران غلام دستگیر و غلام سرور حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ وہاں ہی رہو۔ حافظ حقیقی اچھا کرے گا۔ گھبراؤ مت حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ سب کو ما وجب۔ والسلام۔

دعاگوئی از گولڑہ بقلم خود

عزیزانم غلام سرور و غلام دستگیر در حفظ و امان الٰہی باشند

بعد سلام اینکہ بخور صرف عطریات نہیں بلکہ وہ اشیاء جو جلائے جاتے ہیں۔ مثلاً لبان وغیرہ ان کا دخان یعنے (دود) شرائط میں سے ہے۔

برخوردار غلام دستگیر کی صحت کے لئے دعا بابا جیو صاحب کیخدمت میں سلام و دعا و استدعا۔ ۲۴ شوال (مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

برخوردار غلام دستگیر دائماً در حفظ و امان الٰہی بودہ باشند

بعد دعا و سلام آنکہ۔ میں نے ایک لفافہ بدستخط خاص بھیجا ہے۔ غالباً پہنچا ہوگا۔ جس میں مفصل طور پر میرا نہ اترنا موجب ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مصائب دارین سے محفوظ رکھے۔ محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب بعد از مطالعہ سلام و دعا از رسید خط اطلاع بخشند والسلام۔

(مہر شاہ بقلم خود)

برخوردار غلام دستگیر و غلام سرور احیاکما اللہ حیوۃً طیبۃً

بعد دعا و سلام آنکہ۔ بہر کیف میں تمہارے لئے کیا بلکہ کل خاندان کے لئے

Marfat.com

دُعا کرتا ہوں۔ و فقکم اللہ تعالےٰ لما یحب ویرضیٰ" جناب والد صاحب کو سمجھائیں۔ کہ جسمانی ملاقات سے محظوظ فرماویں۔ زیادہ دُعا و سلام۔

(الراقم داعی مہر شاہ از گولڑہ بقلم خود)

برخوردار غلام سرور سلامت

بعد از سلام و دُعا اینکہ۔ اللہ تعالےٰ برخورداران کو بمعہ والدین موجبات رضا و لقا و حفظ از مصائب دارین عطا فرماوے۔ دعا گو بتاریخ ۲۰ ماہِ حال یعنی صفر بروز شنبہ بوقت صبح لالہ موسےٰ سے انشاء اللہ تعالےٰ گذرے گا۔ اپنے والد صاحب کو اطلاع دیویں اپنے بھائی اور والد اور بابا صاحب اور جی صاحب کو میرا سلام پہنچانا۔ سلام و دعا۔ اس وقت لفافہ ٹکٹ دار موجود نہ تھا اور نسیان کے خوف سے توقف نہیں کیا گیا۔

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی غلام سرور حفظک اللہ

دعا و سلام۔ تعویذ داخل لفافہ ہذا بھیجا جاتا ہے۔ دائیں بازو پر باندھیں سب کو ماوجب۔ (الراقم داعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیز القدر برخوردار غلام دستگیر و غلام سرور حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے سچے مخلص

Marfat.com

مرحوم محمد چراغ غفراللہ لہٗ کی اولاد میں ہر طرح سے خیر و برکت عطا فرمائے اور موجبات رضاء و لقاء نصیب کرے۔ معمولات مجازہ پر مستقیم رہیں۔ بخدمت بابا صاحب کان اللہ لہٗ سلام و دعا پہنچاویں۔ والسلام۔

(العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی غلام دستگیر حفظک اللہ تعالیٰ و شفاک

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ حاملِ دُعا نامہ سے مضطربانہ حالت آں عزیز سُن کر اضطراب ہوا۔ یا غیاثنا عند کل کربۃ یا معاذنا عند کل شدۃ یا مجیبنا عند کل دعوۃ یا مونسنا عند کُلِّ وحشۃ ویا رجائنا حین تنقطع حیلتنا صل وسلم وبارک دائماً علیٰ سیدنا محمدن المصطفیٰ وآلہ وصحبہ والحمد للہ اولاً وآخراً۔ سب کو ماوجب۔

(العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

برخوردار غلام سرور حفظک اللہ

دُعا و سلام۔ میں تمہارے اور تمہاریوں کے لئے دل سے دُعا گو ہوں۔ بھائی صاحب ذرا جلد گھبرا جاتے ہیں۔ بعد سلام و دعا ان کو پہنچا دینا۔ کہ بغیر اطلاع میرے غلام محمدؐ نے لکھا جو کچھ کہ لکھا۔ مطلع ہونے پر اُس کو سمجھا دیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس نے تعمیل کر دی ہے۔ اگر نہیں تو عنقریب

Marfat.com

کرنے والا ہے۔ حافظ راجہ کی خبر پھر کوئی نہیں پہنچی۔ اُس سے مطلع کریں سب
کو ماوجب۔ (داعی و مستدعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

برخوردار غلام دستگیر حفظکم اللہ

بعد دعا و سلام آنکہ۔ اشعار مرقومہ تمہارے ملے۔ اللہ تعالےٰ برخورداران
کو درازی عمر و ترقی مدارج عطا فرماوے۔ جناب بھائی صاحب و جناب مولوی
صاحب کو سلام برخوردار غلام سرور کو دعا و سلام۔
(الراقم داعی بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام آنکہ۔ مایوسی را اصلا راہ نہ دہند شاغل مانند۔ عدم مایوسی و الحا
و تشبث بجناب باری ہم از اوکد شرائط است۔ مجبی شنیدہ نہ گفتہ ام دیدہ معروض
نمودہ ام و از جناب او اطمینان دارم۔ ہاں از تفنن طبع و زود ملالی برخوردار قدرے
اندیشہ روئے نماید شغل شغل شغل (مہر علیشاہ)

محبی و مخلصی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

دو خط جواباً لکھ چکا ہوں۔ عنقریب گذشتے وقت ملاقات ہوئے پر
زبانی بھی عرض کیا جائے گا۔ سب کو دعا و سلام۔ (داعی از گولڑہ)

Marfat.com

مخلصی فی اللہ جناب مولوی (محمد عالم) صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ مرحوم و مغفور محمد چراغ صاحب کے انتقال کا سخت صدمہ جانکاہ پہنچا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بغیر صبر کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفور کو بطفیل مقبولانش اپنے جوارِ عطوفت میں جگہ دیوے۔ اور آمدن برخوردار غلام محی الدین کی سخت بیماری کی وجہ سے میرا جانا سیال شریف کا بھی ملتوی ہوگیا ہے۔ عزیز غلام سرور و غلام دستگیر اور سب خانہ پس ماندگان کو دعوات۔ (دعاگو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مکرمی و معظمی جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ

بعد سلام مسنون الاسلام آنکہ۔ برخوردار غلام سرور کے متعلق اتنا لکھنا ضروری ہے۔ کہ ہر دو برخورداران کو پڑھا دیں۔ تضییع اوقات نہ کریں۔ بالفعل برخوردار غلام سرور کا یہاں پر قطبی میں شریک ہونا مفید نہیں۔ کہ باعثِ عدم انضباط و مسائل صرف و نحو و رسائل منطق قطبی پڑھنے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ مجھ کو بریق قطبی کے وقت نہیں ملتا۔ کہ میں اس کو چھوٹی کتابیں پڑھاؤں۔ آپ اُن کو صرف و نحو رسائل منطق کی باقاعدہ تعلیم دیویں۔ یا دلا دیں۔ سب کو ما۔ (داعی از گولڑہ بقلم خود)

مہربانِ من جناب فخر الدین صاحب سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ مہربانِ من سورۂ اخلاص نہ صرف دفع ہم وغم کیلئے

Marfat.com

ہے۔ بلکہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ سب کی دوا ہے۔ دفع ہم و غم۔ مغفر
گناہاں۔ رضا الٰہی۔ عشق الٰہی۔ اخلاص توکل وغیرہ وغیرہ جن کو مفصل لکھ
ہے۔ یہ وہ نعمتِ عظمیٰ ہے۔ جس سے اعراض کر کر کشف و استخارہ کی طرف متو
عاشق کے لئے موت کا سامنا ہے ع

معذور دارمت کہ تو او را ندیدۂ

ستر دفعہ استغفار کی بھی اجازت ہے۔ دوا وہی آپ استعمال فرماویں جس
آپ کو پہلے کچھ فائدہ معلوم ہوا ہے۔ کسی مخلص نے ہمارے سامنے سنگرف
کی تھی۔ لہٰذا میں نے آپ کو لکھا تھا۔ مگر مجرّب غیر مجرّب سے اولیٰ ہے۔
اخلاص اگر ہزار دفعہ نوافل رات میں ہو تو اپنی قسمت ورنہ سو ہی سہی۔ اس
وہ مقام ہے جس کے پہنچنے کے لئے قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا فر
ہے۔ اس کا ثمرہ وہ سیری اور غناء ہے جس سے مازاغ البصر و ماطغیٰ پت
رہا ہے کہاں وہ استخارہ و استکشاف اور کہاں یہ دولتِ شہود۔ بیت
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم ٭ چو غلام آفتابم ہم ز آفتاب گو
حق حق حق کجا رفتم و چہ مے نویسم برادر خیر الکلام مَا قَلَّ وَدَلَّ مطلب
ازیں چند سطور دریاب ورنہ تو معذوری کہ مہجوری و ما راست گوئیم کہ بر دید
پوئیم۔ از خود نہ گوئیم کہ ہمہ اوئیم۔ مِن بعد معذور دارند کہ بدیں مامورم والسلام

(الراقم نیازمند اہل اللہ المدعو مہر شاہ عفی عنہ)

بنام ملک غلام حسین مخلص برخوردار غلام حسین حفظک اللہ تع
بعد سلام و دعا آنکہ۔ محبت نامہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ الحمد للہ کہ جانبین

Marfat.com

یت ہے۔ مکرمی پیر ولایت شاہ صاحب ساکن نوشہرہ کے علاقہ سون سے
ستواء و ترک ارادہ سفر سون وغیرہ آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ قصہ طویل ہے۔

دعاگو مہر علیشاہ بقلم خود

مورخہ ۲۸ اپریل

نے کی صدا تو بس خاموش ہو گئے ۷۸۶ اہل کرم کہاں ہیں جو سائل کو ڈھونڈتے ہیں
قبلہ السلام علیکم۔ بس غریب نواز۔ سائل کی صدا کا جواب تک نہ ملا۔ خدا خیر کرے
ں بیمار لیل و نہار بانتظار تحریر حضور اشکبار ہے۔ دل غمناک بے قرار ہے
ر اعلم۔ کیا اسرار ہے بندہ کے عریضہ میں کوئی فرق آگیا ہو۔ تو غلام معافی کا
ندگار ہے۔ زیادہ حد آداب۔ سگِ دربار غلامِ غلامان غلام حسین جو
ن سے جلوۂ تحریر کا منتظر ہے۔

ز طرف ملک غلام حسین

دل میں مقامِ اُلفت ہم دِل کو ڈھونڈتے ہیں

جواباً

رف حضرت صاحب

دل ہاتھ میں لئے ہوئے ہم[1] دل کو ڈھونڈتے ہیں۔

ل یعنے دو بدن اور ایکدل اتحاد و اتفاق کیوجہ سے گویا ایک ہی دل ہے۔ یعنی موافق دل ۱۲

ب مضمون

ھوئی اُتوں پی ماہیا ؛ میری ہکاہئ دعا شالا چراں تائیں جی ماہیا
ترقی کی انتظار کرو۔ والسلام از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

حفظک اللہ تعالےٰ دُعا و سلام

سابقہ مضمون مرسلہ ہمارا شاید آپ کو بھول گیا۔ کہ (اہل غرور حُسن سے یکدلی نا ممکن) خود آپ نے لکھا تھا۔ کہ اب قافیہ ہے تنگ ؎

پھر نرگس بیمار کے گھائل کو ڈھونڈتے ہیں

پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اہل کرم جہاں میں موجود ہیں مگر وہ یکدل کو ڈھونڈتے ہیں۔ آخری خط میں آپ نے اپنی آنکھ کو نرگس بیمار لکھا ہے۔ جو حسب عرف عام محبوبوں کی آنکھ کے بغیر کسی آنکھ پہ بولا نہیں جاتا۔ اب فرمائیے صدا کس کا حق ہے اور کرم کرنا کس کا منصب۔ پھنسے پہ سخت پھنسے ؎

مرا خواندی و خود بدام آمدی نظر پختہ تر کن کہ خام آمدی

دوسرا صفحہ ملاحظہ ہو۔

(ح) حیران ہوئی پریشان پھروں اس نرگس بیمار نوں ویکھ کے جی
بن پیتے شراب خراب پھراں اس مست سرشار نوں ویکھ کے جی
بن قید زنجیر ہن پھس گئے اس زلف دی تار نوں ویکھ کے جی
شالا نرگس مست نوں مہر پوے کر مہر بیمار نوں ویکھ کے جی

سب کو ما وجب (الراقم دعا گوئے نرگس بیمار از گولڑہ بقلم خود)

حفظک اللہ تعالےٰ دُعا وسلام

کسیکا۔ دل ہے مقام الفت ہم دل کو ڈھونڈتے ہیں
راقم۔ دل ہاتھ میں لئے ہوئے ہم دل کو ڈھونڈتے ہیں

Marfat.com

(بجواب)

اہل غرور حسن — جس جا ہوئے تھے ایک اس منزل کو ڈھونڈتے ہیں
اس سے ملائے کوئی ایسے کامل کو ڈھونڈتے ہیں

راقم — کامل نہ ہوں جہاں میں تو یکدم نظام بگڑے
اہل جہاں سے وہ بھی تو یکدل کو ڈھونڈتے ہیں
یکدل نہ ہوں گے ہرگز اہل غرور حسن
بے جرم قتل کے لئے بیدل کو ڈھونڈتے ہیں
باہم ازل سے حسن و محبت کا ہے پیار
ہر ایک دوسرے ہی کی محمل کو ڈھونڈتے ہیں

(دعاگو بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی غلام حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ آجتک جواب سے جواب ہے الٰہی مانعش بجز تنگی قافیہ اور نہو۔

کیوں آجتک ہم کو جواب سے رہا جواب — اہل کرم طبعاً تو سائل کو ڈھونڈتے ہیں

والسلام از گولڑہ ۲۴ جمادی الاولیٰ

---

۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء — مخلصی فی اللہ مولوی فضل احمد صاحب

بعد سلام و دعا آنکہ۔ بوجہ علالت طبع بجواب مکتوب توقف ہوا۔ مکرما مسئلہ افضلیت

Marfat.com

میں حق بجانب آپ ہیں۔ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر مساجد کی افضلیت کا معتقد ہے وہ سراسر لسانِ شریعت ولسانِ حقیقت سے بے بہرہ ہے۔ فقہا و محدثین و سائر علمار اسلام کا معتقد بہ و مجمع علیہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم افضل المخلوقات ہیں حتیٰ کہ مساجد و سائر امکنہ متبرکہ و عرش و کرسی سب سے اور بحسب لسانِ حقیقت اعیان و اسماء سب ظہورات ہیں حقیقت محمدیہ کا بنا علیہ افضلیت اسکی سائر صفات پر ٹھہری صفت یکون ہو یا غیر اس کا لہٰذا واعظ صاحب کو بوجہ عدم رسائی مبنی علیہ دوسری جملہ افضلیت علی القرآن میں بھی جاہل کہنا نامناسب نہیں۔ ھٰذا ما عندی والعلم عند اللہ والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطنا علیہ ظاہراً والہ وصحبہ۔

(دستخط خاص حضرت قبلہ عالم)

---

۱۴ اگست ۱۹۲۵ء

مخلصی فی اللہ الطاف حسین صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ محبت نامہ کا شفِ مافیہا ہوا۔ سوال روح مُردہ کی روح وفات کے بعد کہاں جاتی ہے۔ آیا جوابدہی میں ماخوذ ہو جاتی ہے یا دنیا میں اپنے جسم عنصری کے اوپر پرواز کرتی رہتی ہے جیسا کہ بعض اہل ہنود کا خیال ہے۔

جواب مومنین کی روح افلاک سبعہ سے اوپر مقام علیین میں اور کفار کی اسفل السافلین میں قیام پذیر ہوتی ہے۔ صرف جوابدہی کے لئے بدن عنصری کے ساتھ تعلق دیا جاتا ہے۔ جس کا اثر دگرگونہ حیات

Marfat.com

ہے۔ نہ یہ حیات دنیوی جو منشاء تغذی اور چلنے پھرنے کا۔ جواب دینے کے بعد یہ تعلق بھی نہیں رہتا۔

نوٹ:۔ دنیا میں روح حقیقی جو (قل الروح من امر ربی) سے مُراد ہے رُوح ہوائی کیساتھ راکب اور مرکب کا تعلق رکھتا ہے۔ بعد الموت روح ہوائی بعنوان دیگر بخار لطیف مع جسم عنصری کے فنا ہو جاتے ہیں۔ اور روح حقیقی کو بجائے روح ہوائی کے ایک اور روح برزخی سواری کے لئے ملتا ہے۔ جو عالم مثال میں سے ہے۔ دنیا میں بھی اور بعد الممات عالم مثال میں بھی یہ مرکب جسے نَسَمہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ روزن ہے۔ قبول فیضان کے لئے روح حقیقی سے جو عالم قدس میں ہے تفصیل اس اجمال کی ان اوراق میں گنجائش نہیں رکھتی۔

سوال (ب) بارہ سال سے کمسن بچے کیساتھ بھی وہی سلوک ہوتا ہے جو بڑوں سے ہوتا ہے۔ یا کچھ رعایت ملتی ہے۔

جواب۔ مومنوں کے نابالغ بچے جنّت میں اور ایسا ہی کفار کے بھی بقول بعض قیام پذیر ہوتے ہیں۔

سوال (ج) کیا یہ درست ہے۔ کہ جہاں آدمی مرتا ہے وہاں چالیس دن تک روح آتی ہے۔

جواب۔ روح کا آنا تو نہیں البتہ ایک گونہ تعلق اور لگاؤ خاص طور پہ رہتا ہے اسی جواب سے سوال چہارم کا جواب بھی سمجھ لیویں۔

الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے والسلام۔

(العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

Marfat.com

۲۳ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ مخلصی فی اللہ مولوی تاج الدین صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ محبّت نامہ کا شفِ مافیہا ہوا۔ مخلصانہ تو علماء ظواہر میں سے ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ علم غیب بالذات علام الغیوب کا خاصہ ہے اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو بالواسطہ ہوتا ہے (لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ جملہ اولیٰ پر اور فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول) قضیہ ثانیہ پر ناطق ہے۔ اس باب میں لسان حقیقت کا بیان جو بمدارج برتر ہے عقل و قیاس سے بغیر تعلّم کتب مدوّنہ مالک مقام احدیۃ الجمع ناممکن ہے۔ جس کے حصول کیلئے کم از کم ایک ہفتہ آپ کو سفر کرنا پڑیگا والسّلام۔ والحمدِ للہ اولًا و آخرًا والصلوٰۃ والسلام منہ باطنًا علیہ ظاہرًا وآلہ وصحبہ اجمعین

دستخط قدس نمط حضرت قبلہ عالم صاحب بقلم خود

مہربان من حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ عنایت نامہ کا شفِ مافیہا ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ خُدا سے دُعا کریں کہ فیصلہ ترکوں کے حق میں ہو پہلے عنایت نامجات میں دُعا کو بے معنی اور لاشے قرار دیا گیا تھا۔ اور آخری عنایت نامہ میں دُعا سے آویزش موجب تعجب ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ کو کرنا چاہیئے تھا۔ اور نہایت آسان تھا۔ اس وقت گذر چکا ہے۔ الخ

ایسے فقرات کے متعلق گفتگو ملاقات پر رہنے دیجئے۔ آپ خوا

Marfat.com

ھیں اور خواہ ہم اِس قابل نہیں مگر ہم بلحاظ اخوّت اسلامی وحق صحبت سالہا گذ
ب کے بہی خواہی میں قاصر نہونگے ۔اور ہمیں کب یہ دعوےٰ تھا۔کہ ہم ایسے
ں اور ایسے اور ہم نے کب آپ کو پنجاب میں بلانے کی تکلیف دی تھی۔ وہی
جس کے ہاتھ میں ملکوت کل شئے ہے۔ وہی صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق
افرمائے ۔

گو میں ایک ایسا ہوں مگر سب بزرگان دین کے حق میں آپ کا ایسا زعم
ل غلط ہے۔آپ کے سچ کے بالمقابل سچ کہنا ضروری سمجھا جاتا ہے
پ میں مادہ سوءظنی کا غالب ہے۔ ہماری نسبت آپ کے خیالات
خواہی برطانیہ وغیرہ وغیرہ) بالکل غلط اور خلاف واقع ہیں۔وکفیٰ باللہِ
یداً۔ ہر شخص کو اپنے قلبی عقائد اور ادراکات پر علم ہوتا ہے۔ پھر کیونکر نہ
ں کہ مادہ سوءظنی اور کج فہمی غالب ہے۔ آپکے ہدایت نامجات میں کتاب اللہ و
ب الرسول سے اصلاً کام نہیں لیا گیا۔آجکل کے لوگوں کی طرح صرف
ی امور مبنی علیہا قرار دیگئی ہیں۔آپ جیسے تحصیل یافتہ انسان سے ایسے
ومات کا ظہور مقام حیرت ہے ۔ آپ ناراض تو ضرور ہونگے ۔مگر ہماری
شینگوئی کو یاد رکھنا کہ آپ کے حق میں ہم ویسے ہیں اور ہونگے جو
تھے۔ ہمکو آپ سے مدح یا ذم یا لوگوں کے مطاعن سے بچنا جیسا کہ آپ
تے ہیں ملحوظ نہیں اس علیم اور لطیف قبل کل لطیف نے محض اپنے
و کرم سے امور مذکورہ کو ملتفت الیہا نہیں چھوڑا۔(واما بنعمۃ ربک
اث) آپ کا ولیسا ہی دعاگو جیسا کہ تھا۔

از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخلصی فی اللہ حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اما بعد عنایت نامہ کا شفِ مافیہا ہو کر موجب تعجب ہوا۔ آپ جیسا فہیم جو عرصہ دراز سے ہماری روش وعقائد سے پورا واقف ہو پھر ہماری نسبت یہ خیال کرے۔

(الف) مدت مدید سے ہمارا خیال دربارہ عدم جواز فوجی ملازمتین مجسٹریٹ خاص وعام پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور بفضلہ تعالےٰ بحد ہدایات ہمارے بہت لوگوں نے ترک بھی کر دیں۔

(ب) ہمارا تفرد جمعیت آراء سے اصول شرعیہ پر مبنی ہے۔ وہ بھی بعض امور میں مطلقاً اور نہ اس بناء پر کہ معاذ اللہ ہمیں کفار کی طرفداری منظور ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمارے قول سے (کافر کا طرفدار من جہۃ الکفر کافر ہوتا ہے) استنباط ہے اور شکوک اربعہ میں سے اوّل ہی تحریر فرمایا (اول میرے خیال میں آپ گورنمنٹ کے طرفدار تو ہیں۔ مگر من جہۃ الکفر نہیں الخ حضرت صاحب آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ گورنمنٹ کے اُن احسانات کو تحریر فرمائیں جن کے باعث آپ طرفدار ہیں۔

جواباً گذارش ہے کہ آپ نے پہلے عنایت نامہ میں تحریر فرمایا تھا کہ (راقم) کو لوگ گورنمنٹ کا طرفدار کہتے ہیں۔ ان کے تردید میں جملہ ذ میں نے لکھا تھا۔ کافر کا طرفدار من جہۃ الکفر کافر ہوتا ہے۔ جس مطلب یہ تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ اسلام وکفر کا مقابلہ ہو۔ کافر کا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہی ہوگا جس کو کفر مرغوب ومحبوب ہو اور من

Marfat.com

اس کی طرفداری کرے۔ اور بحمداللہ واحسانہ میں مسلمان ہوں گویا اثبات المدعی بابطال نقیضہ در رنگ قیاس استثنائے ٹھیرا۔

قید (من جہۃ الکفر) بوجہ اس کے کہ اس کو صحت قضیہ میں دخل ہے ضروری الذکر ٹھیری۔ اور قضیہ مذکورہ بالا میں بعد ملاحظہ مقابلہ اسلام وکفر اس احتمال کی گنجائش ہی نہیں۔ جس کو آپ نے لیکر استفسار فرمایا ہے۔ کہ حضرت صاحب الخ

تعجب اس پر ہے کہ باوجود مانعین ایک ملاحظہ مقابلہ دوسرا ہمارا معاملہ روش مذکور الصدر جس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ وعموم نقیض قید یعنے لامن جہۃ الکفر اسی احتمال کو لیا۔ اور اس میں انحصار سمجھا اور استفسار فرمایا۔ الزام ودفع الزام میں جانبین کو ملاحظہ وقت و مقابلہ منظور ہے نہ اطلاق تاکہ منوطیت حکم بالقید المذکور نفیاً واثباتاً مقصود ہو۔ کما فی العقائد ہاں اس پہلو کو بھی ہم عند الملاقات بیان کرینگے جس پہ الزام عائد نہ ہوگا میرے خیال میں باقی شکوک ثلاثہ کے متعلق لکھنے کی حاجت نہیں۔ اسی قدر لکھنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ والتفصیل عند التلاقی۔ والسلام

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

محبی ومخلصی جناب حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

دعا وسلام۔ جوابی عنایت نامہ کا شکریہ۔ معافی سبقت رنجش کے مقتضی ہے

Marfat.com

واذلیس فلیس رہے ڈھکوسلے سو یاد رکھنا کہ بحول اللہ وقوۃ ہماری
جانب سے بے غرض اور سچا تعلق ایکدن بطرز سابق موئے کشانم آریم (بقول
جناب ایسے ڈھکوسلے (عقیدہ توحید ورسالت) کیطرف لاکر سچے خیر خواہوں
مسرور وممنون باری عزاسمہٗ کریگا۔ حکیم صاحب آپ دانا ہیں سمجھ سکتے ہیں
میری وضع اس امر کے مصدق ہے۔ کہ میں بفضلہ تعالےٰ احباب سے القا
آداب کا خواہاں نہیں ہوں۔ اس سے بڑھ کر میری وسعت نظر پہ کیا ثبوت
ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے ایمان کو ڈھکوسلا و احمقانہ وساوس قرار دینا ہمارے
تکدر کا موجب اس لئے نہیں ہو سکتا۔ کہ مسطر اعیان ثابتہ بتوجہ روحی حضرت
علیہم الرضوان ہمارے پیش نظر ہے۔ جو بالاتفاق احاطہ ارادہ و اختیار سے
خارج کیا گیا ہے۔ آپکے اس عنایت نامہ میں لکھنا کہ (آپ یہ خیال نہ کریں
عجیب بے بنیاد خیال ہے۔ کیا آپ اس امر کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ
اثنائے تعارف فیمابین میری جانب سے اس تعلق کے لئے تقاضا یا
پیرانہ انا یا اظہار قطع محررہ جناب پر رنجش واقع ہوا ہے۔ ہرگز نہیں آپ یقین
کرلیویں کہ آپکے فلسفیانہ یا طفلانہ یا قیاساً علی ابنا الزمان من المتشیخین مزعومانہ
پر آشنائی اور خیر خواہی کو ہرگز ترک نہ کیا جائے گا۔ اور بھی آزمالیویں
والباقی عند التلاقی۔ خدا کرے کہ جلد ملاقات ہو۔ والسلام

آپ کا خیر خواہ مہر علیشاہ بقلم خود

مہربانِ من جناب چشتی صاحب حفظک اللہ

دعا و سلام۔ میں اور آپ جو کچھ کر رہے ہیں۔ لڑکے کی بہتری کیواسطے کر

Marfat.com

ہیں۔ مگر اثناء الطریق میں ایک نہایت خطرناک امر مشہود ہو رہا ہے۔
آپ چاہیں گے کہ یہ لڑکا فلاں بزرگ کا خلوص دل سے معتقد ہو۔ اور یہ گو نارسیدہ ناتمام غیر مہذب سب کچھ ہے۔ مگر علمی بصارت و بصیرت اندھا دھند تقلید و اتباع کی اجازت اُسے ہرگز نہ دیگی۔ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب انسان ایک شخص کو اپنے آپ سے مایۂ علمی میں بمدارج کمتر پائے تو ہرگز اس کو خضر وقت نہیں مان سکتا۔ تاوقتیکہ اس میں کمال خضری و شمس تبریزی شعلہ زن نہ ہو۔ اس لڑکے میں اب بھی یہ عیب ہے جو آئندہ بوجہ ترقی بصارت و بصیرت ترقی پر ہوگا۔ کل اگر آپ کو اس کا تخالف فی الاعتقاد والرسوم ناگوار گذرے تو ابھی وقت ہے آپ اس کو وہاں پر رکھیئے اور موجودہ لیاقت کو نتیجہ دعائے مشائخ اور مشہودہ بدتہذیبی و عیوب کو ہمارے پاس رہنے والوں کے بدصحبت کا اثر سمجھیں۔ عند الجانبین گو یہ نالائق علماً و عملاً قرار دیا ہوا ہے۔ مگر اتنی بصیرت سے معرّیٰ بھی نہیں کہ سچی اور بناوٹی اور واقعی و تصنعی درویشی کو سمجھ نہ سکے۔ اگر یہ عیب منظور ہے تو آپ اس کو بھیجیں ورنہ وہاں پر رکھیں۔ والباقی عند التلاقی۔

راقم وہی دعاگو بقلم خود از گولڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

بخدمت فیضدرجت جناب صاحب کمالات صوری و معنوی

Marfat.com

کاشفِ اسرارِ خفی و جلی رہنمائے سالکین پیشوائے محققین جناب حضرت

پیر صاحب ادام اللہ تعالےٰ فیوضاتہم

بعد از تبلیغ مراتب تسلیمات بیغایات و آداب وافیات معروض ضمیر منیر

باد احوال این حدود بفضل رب المعبود قرین حمد و عافیت است۔ صحت و

تنومندی مزاج وہاج آنصاحب مدام مطلوب القلوب المرام من الارقام

اینکہ دریں اوان مولویان ملتان اختلافی و نزاعی در دو مسئلہ پدید آوردند یکے

ازاں این است کہ بٹن نقرہ یا ذہب برائے رجل جائز است یا حرام بعض

اثبات جواز مے نمائند بعض اثبات منع می نمائند۔ مانعین احادیث عمومہ

واردہ در حرمت ذہب و فضہ در حق رجال بمعرض استدلال پیش

مے کنند۔ مجوزین استدلال خود کتاب درالمختار پیش مے کنند چنانچہ

در کتاب الحظر والاباحۃ جلد خامس شامی در متن وے درالمختار اثبات

جواز اں کردہ و نیز مے گویند کہ برائے مقلدان کتب مذہب باید فکر در احادیث

شریفہ و در نکاتِ لطیفہ و در ناسخ و منسوخ نے تواند رسید۔ چنانچہ در توضیح

شرح تنقیح آوردہ الاصل الاول بعد انما یتوصل بہا المجتہد لا المقلد

واما المقلد فدلیلہ قول مجتہدہ انتہیٰ۔ علاوہ ازیں در حدیث

بخاری شریف کہ صحابی ضعیف البصر را کہ قبا کہ نکمۂ او طلائی بود عطا فرمود

ظاہراً مفہوم مے شود کہ لباس ہم فرمودہ واللہ اعلم۔

مسئلہ دوم اینست کہ کفش طلائی جائز است یا نہ۔ اگر طلا صادق باشد کہ

اصلش ذہب می باشد چہ قدر جائز باشد اگر طلا کاذب باشد کہ اصلش مس

Marfat.com

باشد مطلقاً قلیل وکثیر حرام مے باشد یا مقداری است کہ آں جائز باشد مہربانی فرمودہ ہر دو مسئلہ بادلہ معتبرہ مفصلہ ارقام فرمائند کہ ہیچ فریق را کلام نباشد۔ عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور خواہند شد۔ نیز براہ مہربانی ہر چند کہ توانند از جواب ایں ہر دو مسائل جلدی سرفراز فرمایند بعید از مہربانی نخواہد بود۔ فقط۔

الجواب ھوالصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہربانِ من جناب نواب احمد یار خانصاحب حفظکم مع اللحقہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کاشفِ مدعا مافیہا ہوا صرف تعمیل کرنی ضروری سمجھکر قلم اُٹھاتا ہوں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

بٹن سونا وچاندی

میری ناقص رائے میں ان کی حرمت نہ حرف احادیث صحیحہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے۔ بلکہ کتب فقہ سے بھی استعمال ان کا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ علماء کرام میں سے جنہوں نے عبارت ذیل درمختار سے جواز پر سند لی ہے۔ یا مخرمہ والی حدیث بخاری کو حجت بنایا ہے۔ ٹھیک نہیں والعلم عنداللہ درمختار کی عبارت منقولہ از تتارخانیہ (لابأس بازرار الدیباج والذھب) کا یہ مطلب نہیں۔ کہ گھنڈی سونیکی جو بٹن کے طور پر علیحدہ اور مستقل ہو۔ اس کا استعمال جائز ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ گھنڈی سونیکی جو اشیاء طلائی میں بطور تافت و پیچیدگی ہو اور جس کو

Marfat.com

تابع کپڑے کا لنگی وغیرہ کے اطراف یعنے پلے کی طرح سمجھا جائے۔ ایسی گھنڈی کا استعمال جائز ہے۔ درمختار کے قول کے متعلق علامہ طحطاوی لکھتے ہیں۔
قال فی المنتقی عن محمدٍ لاباس ان تکون عروۃ القمیص وزرہ حریراً وَھُوَ کا العلم یکون فی الثوب ومعہ غیرہ فلاباس بہ وان کان وحدہ کرھتہ الخ طحطاوی جملہ آخیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بٹن کے طرز پر درست نہیں۔

مخلصی و مکرمی جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ :۔ عنایت نامہ مشتملبر وصولی تحریر ایں بے ہیچ در بارہ تشریح رباعی معلوم و استکشاف و استیضاح۔ لفظ یتیم مندرج مصرعہ اخیر رباعی و وجہ مناسبت فیمابین رباعی وصحت موصول گردید۔ مکرما! لفظ یتیم نیز مندرج تحریر سابق است بغور ملاحظہ فرمائید یعنے ابدال و رہروان طریقت را در اثناء مسافت نوردی بوجہ استغراق و غلبۂ وحدت بیم و خوفِ تعطل از تعمیل شرائع لاحق گردیدہ ناچار مخلصی بغیر از تمسک و تشبث بدامان مصحف کہ جامع جمع و فرق ہر دو است ندیدند۔ چہ تمسک بکتاب اللہ و سنت غریق بحر جمع را بساحل فرق رسانیدہ در ظل انبیاء کرام علیہم السلام رنگین برنگ اوشان مے سازد وجہ مناسبت فیمابین رباعی وحصول صحتِ آں خواہد بود والعلم عند اللہ کہ مضمون رباعی مفید ابتلاء ونجات است۔ ابتلاء غوطہ خوردن است در بحر جمع و تعطل از

Marfat.com

باع شرائع گویا حالت این چنیں صوفی بحالت مریض مے ماند و نجات عبارت
ست از مقام صحو کہ بوجہ تمسک بکتاب و سنّت حاصل گشتہ گویا مریض
کر را صحت صحو عطاء فرمودند پس ہر مریض را بای مرضٍ کان استعمال و
غل رباعی بدیں مناسبت مفید مے باشد والسلام ۱۶ شوال ۱۳۳۲ھ

خود را بنظارہ نگارم صف زد — یک خال سیاہ برآں رخ مطوف زد
رضواں ز تعجّب کف خود بر کف زد — ابدال ز بیم چنگ در مصحف زد

ال خود را الخ اقول یعنے برائے نظارہ و دیدن خود نگار و محبوب من
ادہ و جلوہ گر شد گو او سبحانہ و تعالےٰ قبل از ایجاد موجودات حسن و جمال
تی خود را در خود مے دید در بطون کنت کنزاً مخفیاً لیکن بمقتضائے حسن و
ل و تعین حبی کما یدل علیہ فاحببتُ ان اعرف خواست کہ جمال و کمال خود را
برایا و آئینہ ہائے کثرت و مجالی و مظاہر تماشا کند فان رویۃ الشیئ نفسہ
نفسہ لیس کرویۃ الشی نفسہ فی المرئۃ

ل یک خال اقول رخ مطوف صیغہ اسم مفعول از باب تفعیل یعنی چہرہ ایں
رہ کہ گردانیدہ شدہ است ہمہ عالم طائف و طواف کنندہ بگرد او۔ خال سیاہ
دو لحاظ است در بادی نظر داغ و عیب گفتنش بیجا نہ باشد و در نظر ثانی
جب زینت و ظہور جمال و کمال فہمیدہ مے شود۔ خال سیاہ کنایہ ست
داغ کثرت پر چہرۂ وحدت و داغ و عیب شمردہ شدن عروض کثرت بر
حدت بہ نسبت محبوب است نہ بلحاظ عارف چہ عارف کامل محمدی
شرب را دو شہود مے باشد یکے شہود وحدت در کثرت دوم شہود کثرت

Marfat.com

در وحدت وکل من المشهودین لدینا فی الاخر بخلاف محجوب که
دو شہود محروم است ومجذوب که بسبب استہلاک در شہود اول ناقص
قال رضوان اه اقول رضوان یعنی محافظ وناظر باغ کثرت که عبارت اس
از عارف محمدی المشرب از تماشا حسن وجمال لم یزلی حظ وافر ونصیب
برداشت که حیرت مے باشد قال علیه السلام رب زدنی فیك تحیرًا
الصدیق رضی الله عنه کمال الادراك العجز عن الادراك عار
عشق بازی نہ ہمیں زاری وگریاں شدن است حسن معشوق عیاں دیدن وحیراں شد
ووجه محافظ بودن عارف کامل مر باغ کثرت را از حدیث صحیح لا تقوم الساعة
الحدیث واز فص آدمی فصوص الحکم باید جست
قال ابدال آه اقول مراد از ابدال رہروان طریقت که از لغزش پا در راه
مانده اند وبوجه استغراق واستہلاک در مشاہده وحدت مثل مجاذیب با
نارسائی بمغز سخن وراز وحدت وجود رشتهٔ سخن را بسر حد الحاق وزندقه
مثل متصوفه از نقص ولغزش محفوظ بیاعث چنگ زدن بمصحف واتباع شر
شده اند نه مشاہده تجلی تنزیہی "لیس کمثله شیء" در حق اوشان مانع از شہود
تشبیہی (ہو الظاہر) گشته ونه بالعکس وذلك فضل الله یؤتیه من یشاء
قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله والحمد لله اولاً
والصلوٰة والسلام علی رسوله سیدنا محمد واله وصحبه ظاهرًا
این است اجمال آنچه مامور شدم باظہار آن والعلم عند الله - والسلام

Marfat.com

از راولپنڈی مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء جناب مولینا سید مہر علیشاہ صاحب زادلطفہٗ

سلام و علیک :- مزاج مبارک۔ آپنے جو حسن سلوک بے تعصبانہ اپنے ولیخانہ پر مجھ پر فرمایا۔ یہ تو محمدیت کے واقعی ایک عجیب مثال دی۔ جہاں تک میری معلومات ہے۔ دریں بارہ علماء ہند میں فرد واحد ہیں۔ جزاک اللہ خیراً

اُمید ہے کہ آپ حُسنِ عقیدت ہی سے بائیبل اقدس کا مطالعہ فرماویں گے۔ کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جو انسان کو دارالفنا میں راہِ مستقیم پہ چلاکر دارالبقاء میں داخل کر دیتی ہے۔ انبیاء کا نُور۔ شہداء کا انگبین گمراہیوں کی ہدایت ہے چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ نور وھدی للناس

پس جناب اس روحانی خوراک سے اپنے روح کو بے بہرہ نہ رکھیں گے۔

زیادہ آداب۔

(الراقم نیازمند پادری یعقوب مسیح از صدر بازار راولپنڈی)

مہربان من جناب پادری یعقوب صاحب رزقک اللہ موجبات رضائہ

وعلیک السلام۔ باجابتہ الدعاء المذکور ارشاد جناب کی تعمیل میں حسب (الباء للتعقیب)

شعر ذیل معذور ہوں ؎

ہمہ شہر پُر زخوباں من درخیال ماہی — چہ کنم کہ چشم خوشتر نکند بکس نگاہے

والمعذور غیر مجبور سیما الممتثل لامر الحکیم الغفور والرحمۃ للعالمین الحلیم الشکور

الراقم جناب کا خیرخواہ مہر علیشاہ المحمدی الغنی عمن سواہ

Marfat.com

سیدی و سندی و مولائی دام ظلکم

بعد سلام مسنون معروض خدمت سراپا برکت اینکہ پارۂ چہارم سورۃ النساء
تحت آئیہ کریمہ واتقوا اللہ الذی تسالون بہ والارحام علی المہائمی رح
اللہ تعالے ور تفسیر تبصیر الرحمٰن می فرمائید ھذا علی قرۃ البحر بحذف المعطوف
من الاصل والمعطوف علیہ من الفرع فما مطلب عبارۃ الشیم
المرحوم وتفسیرہ المذکور عندکم موجود۔

فقط والسلام علیکم غلام محمدؐ عفی عنہ از پشاور

قولہ بحذف المعطوف من الاصل ای واتقوا اللہ والارحام
والمعطوف علیہ من الفرع ای باللہ

تقدیر الکلام واتقوا اللہ الذی تسالون بہ والارحام یہ جملہ اصل ہے
والتی تسالون باللہ والارحام یہ جملہ فرع ہے

پہلے جملہ میں معطوف علیہ یعنی اللہ مذکور اور معطوف یعنے والارحام مقدر دوسرے
جملہ میں معطوف علیہ یعنی (باللہ) مقدر اور معطوف یعنی والارحام بالجر مذکور
داعی و مستدعی مہر علیشاہ بقلم خود والسلام

سوال (شعر)

ولو انما اسعی لادنی معیشۃ کفانی ولم اطلب قلیل من المال

کفانی ولم اطلب کے متنازع ہونے کی صورت میں کونسا فساد لازم آتا ہے

Marfat.com

اور شعر ہذا البصیر میں وکوفیین میں سے کس کے لئے موید ہے ؟

جواب

قبلہ شعروں کا معنی کرنے سے فساد معلوم ہو جاتا ہے (معنی) اگر کوشش کرتا میں واسطے ادنےٰ معیشت کے کافی تھا مجھ کو تھوڑا سا مال اور طلب کرتا میں تھوڑے مال کی۔ مطلب تو اس کا یہ ہے۔ کہ جب ادنےٰ معیشت کی کوشش میں نے نہیں کی تو اس واسطے مجھے تھوڑا مال کافی نہیں ہے۔ اب اس کے مطلب اور شعر کا معنی اس طرح کرنے میں فساد لازم آگیا۔

نوح منصرف ہے اس واسطے کہ متحرک الاوسط نہیں۔ اور عجمہ میں شرط ہے۔ ہونے متحرک الاوسط کی

راقم ایک کسیکا

العجیب مصیب والجواب عجیب لکنّہٗ فی کل خمیس غریب

العبد المفتقر الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود

لایا مہندی خون اجل دی اے ایہ اج دی نہیں نہ ایہ کل دی اے

اے مہندی روز ازل دی اے

اے مہندی فاطمہ سین دی اے خون پاک شہید حسین دی اے

اے ہور اندے نال نہ رلدی اے لایا مہندی خون اجل دی اے

نبی علی دا دُرّ نہ یگانہ مائی فاطمہ دا مال خزانہ

Marfat.com

نانے پاک دا پہن کے بانہ طرف مقتل دے تھیا روانہ
جنبش ہوئی زمین آسمانہ نالے عرش عظیم پئی ہلدی اے

لایا مہندی خون اجل دی اے

آکھے نبی علی تے فاطمہ زہرا فرزند حسین توں وہلا آ
سانوں سِک تیری پلپل دی اے لایا مہندی خون اجل دی اے
شاہ تیری مہندی دا پتر ساوا کوفیاں کیتا رَل مِل دھاوا
اینویں لکھی ہوئی روز ازلدی اے لایا مہندی خون اجل دی اے
شاہ تینڈی مہندی دا رنگ سوہا اُمّت نوں ہے تیرا بوہا
ساری اُمّت جلدی بلدی اے لایا مہندی خون اجل دی اے
شاہ تینڈی مہندی دا پتر پیلا سونپیوئی رب نوں خویش قبیلہ
تینوں پئی مصیبت کربل دی اے لایا مہندی خون اجل دی اے
شاہ تینڈی مہندی دا رنگ نرالا روندا تینوں عالم سارا
ساری خلقت تلیاں ملدی اے لایا مہندی خون اجل دِی اے
ایہہ مہندی سوہنڑیں باغ دی اے ویطھر کم والی لاگ دی اے
ساری آل مہندی رل مل دِی اے تاہیں ہوراں نال نہ رلدی اے

لایا مہندی خون اجل دی اے

ادھر پاک معصوم پیاسے ترسن پانی منگن مینہ تیر اندے برسن
اِدھر تیغ حسین تے چلدی اے لایا مہندی خون اجل دی اے
رہنوں آہا ایہو بھاونہڑاں رتبہ شہیدی تینوں دوانڑاں

Marfat.com

نہیں تاں تھوڑا دکھے کیہڑی گلدی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے
سبحان اللہ ترے رنگ الٰہی — دم مارن دی جا نہ کائی
اوہ سوہنی صورت فاطمہ جائی — اَج خاک وِچ پئی رلدی اے
زینب فاطمہ جائی سڑدی بلدی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے
مہر علیشاہ ایہ جھوک فنا دی — دائم قائم ذات خدا دی

تیری وسدی بھی پل جھلدی اے
لایا مہندی خون اجل دی اے

مکتوب امیر قوام الدین

ہر کہ ازیں نیست شیں بود — عین اگر نیست نور عین بود

جواب شیخ زین الدین

عین در پیش عین شیں بود — زیں اگر ہست بسیم ایں بود
شربت وحدت علی الاطلاق — کہ بود با قوام زین بود
مشربِ موسوی اگرچہ علی است — در مشہود جیب عین بود
راندنِ معرفت حجاب آرد — کشف اندر سکوت حین بود
وادی ایمنی قدم خواہی — در عدم شیر فرض عین بود

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن یا من ہو بکل شیئٍ علیم۔ صل وسلم وبارک ادم

Marfat.com

علی المظہر الاتم لاسمک الاعظم بالمومنین رؤف رحیم وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہ الذین لہم من العلم حظٌ عظیم۔ بعد حمد وصلوٰۃ از بے ہیچ نیاز مند اہل اللہ مہر علیشاہ دعا وسلام مطالعہ نمایند۔ وآنکہ محبت نامہ مشتمل بر اظہار فرط اشتیاق اراکین انجمن نعمانیہ صانہ اللہ عن المحن والفتن۔ دربارۂ حصول شرف جلسہ متبرکہ رسید لیکن قطع نظر از موانع دیگر کہ ہر یکے را بانفرادہ علی سبیل التعاقب مدخلیت تامہ است در تعویق صرف داعیہ ذیل نصب العین درپیش نظر آمدہ وھو ھذا :۔

غالباً دریں چنیں مجامع اشخاص مختلفۃ المشارب والاذواق بہم مے آیند کہ توافق اوشان بر تصویب وتعظیم اہل اللہ خصوصاً قائلین بوحدۃ وجود رضی اللہ تعالےٰ عنہم از ممتنعات عادیہ است ودراثنائے استماع تکلم مخالفانہ بباعث دیوانگیہائے عشقی کہ دعاگوئی را باحضرات شہبازان عالم قدس است سکوت متعذر دم زدن ہم نامناسب کہ حرف از عالم عقلی بالا میرود ؎

ہرگز درویش وکم نمے باید زد — از حد ہیروں قدم نمے باید زد
عالم ہمہ مرأت جمال ازلی است — بیباید دید ودم نمے باید زد

ششم دیداحباب است کہ امسال درپیرانِ کلیر شریف بوجہ ہمیں دیوانگی وقتیکہ یکے از فضلائے عصر برحجۃ اللہ الی الخلق شیخ اکبر بتحویل جناب مولانا فضل حق مرحوم وتقلیدش معترض گشت تا بجدیکہ رشتہ سخن معاذ اللہ بہ تکفیر رسانید۔

Marfat.com

حاصل اعتراض

ایں بود کہ صاحب فصوص چونکہ در فص حقی خواب سیدنا ابراہیمؑ را غلیط کردہ واز قبیل وہم شمردہ پس فصوص چگونہ قابل اعتبار ماند کہ او ہم سبب بیان شیخ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عالم رویا بحضرت شیخ رسیدہ انتہیٰ - ۱۲

منشائے ایں چنیں شکوک واعتراضات بر کلام ایں چنیں حضرات بغیر پے نہ بُردن بسراغ مراد وجہالت چیزے نیست۔

جواب اعتراض مذکور

عرض کردم کہ مقصود حضرت شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ دریں فص توزیع تقسیم رویاست یعنی بعض ازانہا تعبیر طلب میباشند۔ مثل نوشیدن نحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم شیر را درخواب و دادن بقیۂ آں بعمر رضی اللہ نہ کہ تعبیر فرمودند شیر را بعلم و بعضی تعبیر طلب نمے باشند بلکہ آنچہ درخواب دیدہ میشود بعینہٖ درخارج متحقق میگردد۔ مثلاً کسے درشب دوشنبہ بعالم رویا بیند کہ فاضل در گولڑہ آمدہ است و درخارج بروز دوشنبہ ہماں فاضل وجود آید۔ سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام درخواب دید کہ فرزند خود را یعنی اسمٰعیل بقول جمہور (واسحاق علیہما السلام عند الشیخ) ذبح میکند حالانکہ درخارج ذبح فرزند متحقق نگشتہ۔ بلکہ ذبح گوسفند لہٰذا ایں خواب از قسم اول یعنی تعبیر طلب ست کہ ذبح گوسفند بصورت ذبح فرزند در عالم رویا دیدہ شُد و غلطی وہم ابراہیمی اینجا ہمین است کہ او شانِ خواب را از قسم ثانی یعنی عینی فہمیدند لہٰذا بر ذبح

Marfat.com

فرزند آماده گشتند و ہمیں است رائے مفسرین و علمائے ظاہر بدلیل قو
تعالیٰ وفدیناہ بذبح عظیم یعنی بدل و عوض فرزندش ذبح گوس
نمودیم۔ وحضرت شیخ قدس سرہٗ میفرمایند کہ اطلاق وفدیناہ این جا بر عا
فہم وشان ابراہیمی است میگوید۔ محرر سطور عفی عنہ کہ حضرت شیخ در امثال تف
کذائیہ تابع کشف و شہود خود اند و مامور بابراز مکشوف و مشہود خود۔
والمامور معذور ودر ذہن این بے ہیچ وجہ وجیہ برائے تفسیر حضر
شیخ آنکہ از مسلمات است کہ رؤیا الانبیاء وحی یعنے خواب پیغمبراں از ق
وحی است ودر وحی امکان خطاء و مجال توہم نے آرے خطا فی التعبیر منافی نہ
بشانِ نبوت چہ تعبیر از قبیل وحی نیست۔ بلکہ منشائش اجتہاد است وہو
یخطی وقد یصیب چنانچہ حدیث فذہب وہلی انہا الیمامۃ
مکہ معظمہ بعد روئت دخول در مسجد حرام وامثالہما شاہد اند بران نعم بر
علی الخطا مطلقا منافی شانِ نبوت است۔ پس بر تقدیر مکشوف و مشہود ح
شیخ خطا فی الوحی لازم نمے آید۔ بلکہ خطا فی الاجتہاد یعنی تعبیر سے را
شمردن ولا شائبۃ فیہ بخلاف زعم مخالف کہ در آں صورت خطا در خوا
پیغمبر متصور مے شود کہ بوجہ لزوم خطا فی الوحی ناممکن است این است مطلب حضر
شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر۔ حالا مے آیم بسر اصل مطلب و دفع اعتراض
صاحبِ فصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در عالم رویا، کہ نسخہ فصو
بایشان عطا فرمودند۔ کما ذکر فی اول الفصوص از قسم عینی ا
تعبیر طلب نیست چہ وقوعش بر حسب رویت منامی گشتہ وقوع کذائی دلیل

Marfat.com

صدق وراستی خواب در حق ہر کسے عموماً اما در حق متبعان صاحب وحی
باب تقویٰ پس بدلیل قولہ تعالیٰ ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا
ولہ تعالیٰ ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن تبعنی بصیرۃً وفارقاً
ن الحق والباطل وعلامات عطا نمودہ میشوند کہ بآنہا فی ما یجری علیہم
النوم والیقظۃ امتیاز تام در خاطر ربانی و ملکی ونفسی وشیطانی مینمایند
انے را از مستفیدان اوشان کہ بآں درجات وحالات رسیدہ اند
شتباہے نماندہ وکسیکہ از نارسائی بآں مقامات عالیہ استبعاد آں
نماید از جہل خود معذور است۔ اما ہر مدعی صاحب ہوا سزاوار آں نیست
ایں صاحب دولتان لاف ہمسری زند وخطا فی التعبیر سپر اغلوطات
شفات وپیشگوئی ہائے خود بہ وقت ظہور خلافِ آنہا ساختہ کارِ پاکاں را
س از خود گیرد۔

بقا علی الخطاء گو در تعبیر باشد بمراحل از مقام صاحب وحی ومنبہ النش
یداست چنانچہ بعضے از متنبیان زمانہ حال مکاشفہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ
سلام نزول مسیح ابن مریم را از قبیل خطا فی التعبیر زعم کردہ اند چہ دریں صورت
ائے معصوم بر خطا الی الموت لازم مے آید وآں منافی است معصومیت
را۔ الحاصل دعوئے را برہانے باید پس شخصیکہ واقعات سوانح عمری
ہمہ مخالف پیشینگوئی ہائے او باشند چہ گونہ در زمرۂ صدیقاں شمردہ میشود
ہ واقعات کذائیہ او بہیئت مجموعی وافرادی براہین اند بر خلاف مدعائش
باقدر کہ گفتم کافی است در دفع اعتراض بر حضرت شیخ قدس سرہٗ وحسن

Marfat.com

ظن به تصریحاتش در حق عوام اما خواص اوشاں را باعتقاد حصول مقامات
مشاہدات مرّۃ بعد مرّۃ اشتباہے نمے ماند۔ والسلام

لہٰذا فصوص از مفتعلات و موہبات است نہ از قبیل مرئیات اضغاث
احلام واز ما قبل یفہم آمدہ باشد کہ حضرت شیخ خواب ابراہیمی را غلط و مشوب
بالوہم نفرمودہ حتی یلزم علیہ ما زعم المعترض بل انعکس الامر
فعلیہ الجواب من جانب الجمہور بلکہ خطا فی الاجتہاد یزعم التعدد
عینا تصریح نمودہ واین ہذا من ذاک این است بعض از وجوہ عدم
حضور حسبمی۔

برخوردارا۔ ازیں جا دانستہ باشی کہ فاضلیّت واقعیہ آسان نیست

اے دل بہوس بہر کارے نرسی　　تا غم نخوری بغمگسارے نرسی
تا شانہ صفت سر نہ نہی در تہ زلہ　　ہرگز بسرے زلف نگارے نرسی

وبرائے حصول علم اہل اللہ مدارج ازیں کہ گفتم جد و جہد باید نمود ؎

تون نایہ دل خور کہ شرابے بہ ازیں نیست　　دندان بجگر زن کہ کبابے بہ ازیں نیست
در کنز و ہدایہ نتواں یافت خدا را　　در صفحۂ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

اَللّٰھُمَّ وفق اھل النعمانیۃ من المعاصرین والمتعلمین و
المعاونین لما تحب وترضی واجعل اٰخرتھم خیراً من
الاولیٰ فانہ لا حول ولا قوۃ الا بک وصل وسلم علی خیر
رسلک والحمد للہ رب العالمین ؕ

(داعی مہر علیشاہ از گولڑہ بقلم خود)

Marfat.com

مہربان من جناب مولوی محمد عالم صاحب حفظکم اللہ

بعد دُعا و سلام آنکہ۔ آپ کی بیماری میں جو کچھ تشویش گذری ہے۔ خدا شاہد حال ہے۔ مگر الحمد للہ کہ آج بذریعہ تحریرات متواترہ جناب کی شفایابی کی خبر پہنچی۔ اَللّٰھُمَّ لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان ولاحول ولاقوۃ اِلّا باللہ والسلام۔

(العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

چند اشعار

ما از میان خلق کنارے گرفتہ ایم — واندر کنار خویش نگارے گرفتہ ایم
دامن نخست بر ہمہ عالم فشاندہ ایم — وانگہ بصدق دامن یارے گرفتہ ایم
پروا نہ کند دل شیدا بہر کسے — از صدق دست قطب مدارے گرفتہ ایم
طی سماء و ارض بگوشہ نہادہ ایم — بر یاد کوئے دوست قرارے گرفتہ ایم

مزاجش عکس آں گلفام کردند — بر آں صورت جہاں را رام کردند
نخستیں بادہ کاندر جام کردند — ز چشم مست ساقی وام کردند
بمہر آنکہ خیرش نیست موجود — ز خود آغاز و ہم انجام کردند

گفت گفت اندر نماند گفت آں ماند کجا — چونکہ خود عاشق نماند گفت آں ماند کجا

Marfat.com

وہ منہ کو پھیر کے عذرِ وصال کرتے ہیں　　پھر ہم ہی کو اُلٹی چھُری سے حلال کرتے ہیں

مابوئے پیرہن را در جاں ذخیرہ داریم　　شاید ز مصر ناید ہر روز کاروانے

حضور انور نے سیٹھ میاں عبدالرحیم مرحوم کی تربت پر شعر ذیل فرمایا تھا ؎

جس نے نہ دیکھی ہو شفق حُسن کی بہار　　آکر مرے شہید کو دیکھے کفن کے بیچ

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ کام بھی کرا کرو۔ اور وظائف بھی بدستور۔ والسّلام۔

(دعا گوئے مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دُعا آنکہ خط تمہارا ملاحظہ سے گذرا دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مصائب سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ والسلام۔

(دُعا گو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ فتوحات کے ۲۸۶ باب میں فرماتے ہیں:۔

(جب میں داخل ہُوا۔ اس منزل میں تجلّی ہوئی میرے لئے اس نُور

Marfat.com

میں جس کے لئے شعاع نہیں۔ پس دیکھا میں نے اس کو اور اپنے نفس کو اور دیکھا میں نے سب اشیاء کو اپنے نفس کے ساتھ) اس کے بعد لکھتے ہیں۔ (پس دیکھا میں نے اس مشہد عظیم حسی اور صوری کو نہ عقلی اور معنوی کو پس ظاہر ہوا میرے لئے اس تجلّی میں چھوٹی چیز میں بڑی چیز کا سما جانا۔ بغیر اس کے کہ چھوٹی چیز کو بڑا اور کشادہ کیا جائے۔ اور بغیر اس کے کہ بڑی اور کشادہ چیز کو چھوٹا یا تنگ کیا جائے۔ بلکہ مثلاً اونٹ کا سما جانا۔ سوزن کے سوراخ میں یہ مشاہدہ کے ساتھ ہوا۔ نہ ساتھ صرف خیال کے۔ والسلام۔

(العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جانبین کو مکروہات زمانہ سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ والسلام۔

(دُعا گو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

---

۳ رمضان بروز شنبہ اخلاص نشان محمد حسین حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام آنکہ خط تمہارا ملاحظہ سے گذرا دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو صحت و توفیق طاعت اور قرض سے نجات فرماوے۔ والسّلام۔

(دُعا گوے مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

Marfat.com

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام آنکہ۔ خط تمہارا ملا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ تنگدستی و فراخ دستی بحسب (اِنَّ مع العُسرِ یُسرًا ان مع العُسرِ یُسرًا) انسان سے وارد رہتی ہے گھبرانا نہ چاہیئے اور خدائے لم یزل ولایزال پہ کامل اُمید رکھنی چاہیئے اور ہر حال میں اس کا شکریہ واجب ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آں مخلص کو مصائب سے نجات بخشے۔ والسلام۔

(مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

غزل فارسی

صبا ز طرۂ شبرنگ مہوشے طنّاز — کشود نافۂ مشکیں بروئے اہل نیاز

کیم گدائے درِ مفلسی و کونہ دست — کجا ایں غالیہ عطری و قصّہ ہائے دراز

تو ئی کہ ذرّہ صفت را بآسماں بُردی — چگونہ شکر تو گوید کمینہ بندہ نواز

غرض ادائے نیاز است ورنہ حاجت نیست — کمال حشمتِ محمود را بعجز ایاز

چو فیض اقدس مستارِ فیض تقدیس است — مرا چہ غم ز رقیبانِ دیر و حان مجاز

رہین ساقیٔ چشمم کہ جرعہ بخشاند — ز جام چہرۂ ترکاں مہوشان حجاز

بہ بزم بادہ فروشان بہ نیم جو نخرند — متاعِ زاہدِ طماع چہ حج و صوم و نماز

ہزار پیرِ مغاں رازہا ئے سربستہ است — فغاں ز واعظِ خود بیں کجا است محرم راز

اگرچہ حسن تو از مہر بے نیاز مستغنی است — من آں نیم کہ ز ایمانِ خویش آیم باز

Marfat.com

اُردو اشعار

خدائی جلوہ دکھلا کر پیارے — بتوں سے سجدہ کروایا تو ہوتا
پڑے ہیں دیر سے کوچہ میں تیرے — کبھی ٹھوکر سے جھنجلایا تو ہوتا
رسیلی آنکھ کے مارے پڑے ہیں — مسیحیت کو دکھلایا تو ہوتا
یا کچھ کم کیا نوکِ مژہ نے — بھنواں کے بل کو سمجھایا تو ہوتا
جگر میں تیر مژگاں رہنے دیجو — رفوگر پاس بلوایا تو ہوتا
شبِ دیجور فرقت ختم ہوتی — کبھی زلفوں کو سرکایا تو ہوتا
غریقِ بحرِ ہجراں مہر شاہ کو — مدینے جلد بلوایا تو ہوتا

نہ پُوچھا ہم سے کیسے ہو کیا ہے — غریبوں کا وہی مالک خدا ہے
فیض عالم کیا اگر ہو فضل دین بھی — سبھی رملل سنو حکم قضا ہے
جلانا ہم کو ان کو شاد رکھنا — مقدر کا یہی پسنا لکھا ہے
کیا ہوتا اگر اِک بار لکھتے — ہمارے ہجر میں کیا کچھ مزا ہے
ہم ہی سے پوچھتے کہدیتے سبھی — تمہارا ہجر کیا مہلک بلا ہے
رقیبوں کو جتانا تھا فلاں پر — ہمارے ساتھ کیا کچھ ہو رہا ہے
یہی لو لگ رہی ہے راتدن میں — پیارا کیوں ہوا ہم سے جدا ہے

شبِ دیجور کیونکر ختم ہووے
رُخِ تاباں پہ زُلفِ دوتا ہے

Marfat.com

مکتوب ۱

از ذخیرہ مکتوبات شریفہ صوفی فضل الدین صاحب

کبھی اس شوخ نے پھر کر نہ دیکھا کسی نے اس کو سمجھایا تو ہوتا
ہم آئے سر کے بل سے بے تحاشا رقیبوں سے یہ منوایا تو ہوتا
قتیل ہجر کو آکر کے زندہ کبھی اعجاز دکھلایا تو ہوتا
قتل گاہ اُنکی میں ہے آج دعوت خدا را ہم کو بلوایا تو ہوتا

---

۵ رمضان المبارک عزیزی ملک سلطان محمود حفظک ربک المعبود

مکتوب ۲ دُعا و سلام :۔ شعر مندرجہ خط میرے ملاحظہ سے گذرا وھو ھذا

گر چارہ میرے زخم جگر کا نہیں کرتے اچھا ہی کہدو کہ ہم اچھا نہیں کرتے۔

در جواب اس کے اُسپر ؎

اس چشم سیاہ مد بھری پر سحر فتن سے سلطاں بھی اگر اُلجھیں تو اچھا نہیں کرے۔
بے ساختہ دھار خم جگر نوک مژہ سے پھر شکوہ ہی کیا ہے کہ وہ اچھا نہیں کرے۔
ہاں بخیہ گری بھی ہے انہیں کا خاصہ گر رفو نہ کر دیں تو پھر اچھا نہیں کرے۔
کہدیوے بھلا کیسے کوئی میر عرب سے اچھا ہی کہدو کہ ہم اچھا نہیں کرے۔
ہے مہر و وفا طرز و ادا آل عبا کی ہرگز نہ کہیں گے کہ ہم اچھا نہیں کرے۔

سب کو ما وجیب والسلام برخورداران حفظھم اللہ تعالےٰ

العبد

سائل مشکلکشاء عبدہٗ مہر علیشاہ جعل اخیرتہ خیرا من الاولیٰ از گولڑہ

Marfat.com

مکتوب ۵

ختیں بادہ کاندر جام کردند — مزاجش عکسِ آں گلفام کردند
خود کردند رازِ خویش را فاش — عراقی را چرا بدنام کردند
مئے توحید از خمخانۂ غیب — بمستانِ الست انعام کردند
چو غلطیدم ز مستیہا بہر سو — حریفاں مستی از من وام کردند
ہویدا شد در امکاں صورتِ حق — بآں صورت جہاں را رام کردند
بمہرِ آنکہ غیرش نیست موجود — بخود آغاز و خود انجام کردند

ب ۶ مناجات بعالیجناب حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ

رو رو لکھیئے چٹھئے دراں بھریئے پتہ پچھیں بغداد دیاں واسیاندا
دیویں جا سنیہوڑا دکھاں بھریاں انہاں اکھیاں درس پیاسیاندا
آہیں سولاں بھریاں سینے سڑے وچوں آکھیں حال ایہ سدا اداسیاندا
تیرے مڈھ قدیم دیاں بردیاں نوں لوک ڈسدے خوف چپڑاسیاندا
دستگیر کر مہر توں مہر علی اتے کون باہجھ تیرے اللہ دا سیاں دا

ب ۹ نسیمے قاصدانہ ویس لائیں — بوجہہ اللہ ماہی دے دیس جائیں
ادب سینی دیویں بوسہ زمیں نوں — تے آکھیں اس شوخ نازنیں نوں
مدت ہوئی نہ ملیا یار پیارا — کیہڑی منزل کیتا سوہنے اتارا
بہاواں کول آکھاں بول وے ڈھول — تیرے بولن اتوں عالم کراں گھول
کے ہوسی چا نوازیں گولڑی نوں — زیادہ نہ کریں گل تھولڑی نوں

Marfat.com

وچھوڑا نہ کسی دے پیش آوے — کسی دا یار نہ پردیس جاوے
کدی پردیسیاں نوں یاد کرنا — غریب الوطن دا دلشاد کرنا
کوئی ہووے سیو کشتی مہاناں — اساں سر پر سجن دے دیس جانا
ہووا ں میں سگ مدینہ دی گلیدا — ایہو رتبہ ہے ہر کامل ولی دا
دلا سمجھاتوں اکھیاں روندیاں نوں — جگر دے خون بھر بھر روندیانوں
رہی سمجھاتے آون باز ناہیں — روون دھوون توں دسن راز ناہیں

مکتوب ۱۰ از جامی رح

خون نابۂ دل خور کہ شرابے بہ ازیں نیست — دنداں بہ جگر زن کہ کبابے بہ ازیں نیست
در کنز و ہدایہ نتواں یافت خدا را — در صفحۂ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

مکتوب ۱۱ **ترجمہ ابیات قصیدہ فارضیہ از حضور قبلہ عالم صاحب گولڑوی**

سائق الاذعان یطوی البید طی — منعما عرج علی کثبان۔
سار یاناں مہرباناں را ہیا — شالا جیویں خیر تھیوی ماہیا
آکھیں جا انہاں پیاریاں دلجانیاں — گوہڑے نیناں والیاں مستانیاں
لا پریتاں دے دلاسے اوہ گئے — اوہ گئے دلدے پیارے اوہ گئے
سارا عالم صدقے آکھاں بول توں — واراں سر میں اس نو کھڑے ڈھولو ل یں
بن تساڈے اِک گھڑی سو سالدی — بہ ٹکانے پئی تساڈے بھالدی
اِک وچھوڑا دوجے طعنے جگدے — پیراں تھیں سر تک النبے اگ دے

Marfat.com

بالدی دِیوے پئی خانقاہاں تے　　آوندا ویکھاں ڈھولا انہاں راہاں تے
چشماں فرش و چھاواں خاطر ڈھولدی　　مرحبا یا مرحبا پئی بول دی
پہنچیں جدتوں سوہنیا ندی جھوک تے　　خیر ہووی انہاں نوں ذرا روکدے
جا سنیہڑا دیویں انہاں جانیاں　　گوہڑے نیناں والیاں مستانیاں
لست انسی بالثنایا قولها　　کُلُّ مَن فی الحی اسریٰ فی یدے
بھلدے نہیں او بول مٹھڑے ڈھولدے　　بول سانول یار روہی رولدے
رات ساری گذری تارے گِندیاں　　یاد کر کر قول میزاں مُکدیاں

مکتوب ۱۲

جو چمن سے گذرے تو اے صبا یہی کہنا بلبلِ زار سے　　کہ خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگانا دل کو بہار سے

اس پر حضور قبلہ عالم گولڑوی نے فرمایا :-

ہے دل سے میرے یہی دُعا کہ نصیب دشمن بھی نہ ہو　　وہ گھڑی کہ جس میں ہو جُدا کوئی یار اپنے یار سے

مکتوب ۱۳　　قاضی سربلند خان پشاوری سے حضور خوش طبعی فرمایا کرتے تھے. قاضی صاحب بھی ہنس مُکھ تھے۔ ایکدفعہ قاضی صاحب حضور قبلہ کی خدمت میں بذریعہ نامہ عرض کرتے ہیں۔ کہ حضور کبھی یاد نہیں فرماتے۔ مدت ہوئی ہے۔ حضور جواب میں فرماتے ہیں۔ صرف ایک شعر

خاکساروں سے خاکساری ہے　　سربلندوں سے انکسار نہیں

جواب قاضی صاحب :-

Marfat.com

حلقہ گوشوں میں سربلند ہے آج　　حضرت مہر شاہ کا خیال نہیں

حضور فرماتے ہیں :-

شاعری میں بھی سربلندی ہے　　قافیہ بھی یہاں بکار نہیں

مہر اور پھر بے مہر کیا صاحب　　جمع اضداد ناگوار نہیں

ایکدفعہ حضور ضلع ہزارہ میں تشریف لے گئے وہاں سمع شریف میں آیا کہ ایک بزرگ سیّد سید حسین نامی ہکنہ تسی مونن تحصیل ہری پور نے ایک رسالہ تعریف اہلبیت کرام میں تحریر فرمایا ہے جس پر ایک مولوی صاحب ساکنہ تسی شاہ محمد نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ حضرت نے وہ تالیف ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ اس پر کوئی کفر یا خطر لازم نہیں آتا۔ حضور کی واپسی کے بعد شاہ صاحب موصوف نے حضرت کی خدمت میں تحریر کیا کہ آں مفتی صاحب نے آپ پر بھی فتویٰ لگا دیا ہے۔ تو اسپر حضور نے جواباً یہ غزل تحریر فرمائی۔ غزل یہ ہے۔

گو نامہ سیاہ کردم از بسکہ گنہگارم　　اما نظرے بستہ بر رحمتِ غفارم

احباب بہ تکفیرم گر قلم و زباں رانند　　حاشا کہ بحقِ شاں جز عفو روا دارم

در کوئے خدا بینان زاں روز کہ شد گذرم　　از مذہبِ خود بینی بیزارم و بیزارم

رم کردہ زغیرِ او دارم ولے شیدا　　بیہوشم و با ہوشم بے کارم و با کارم

تا ساقیٔ مستانم مے ریختہ در کامم　　عریان و خراباتم رقصانم و سرشارم

الملک لمن غلب نامیست زمن باقی　　از قرب مع اللّٰہی برتر شدہ زاں کارم

از سلسلۂ فقرم اے دوست چہ مے پرسی　　دلدادہ بہ مہرِ آں شہ حیدرِ کرارم

Marfat.com

غزل حضور قبلہ عالم صاحب گولڑوی قدس سرہٗ

ایکدفعہ طلبا، ہمدرس نے اپنے اپنے اشعار لکھکر حضور میں پیش کئے اور مولوی قائم علی فاضل لاہوری نے بھی چند اشعار لکھ کر پیش کئے اسپر حضور نے فی البدیہہ یہ غزل فرمائی :-

آشفتہ ماہ روئے پر ناز ستمگارم — من کشتۂ ابروئے آں دلبر عیارم

بر یاد سیاہ چشمے ہمہ روز سیہ ہم شد — از ناوک مژگانش صد غار بدل دارم

از زلف پریشانش شد خانہ بدوشی من — در مصحفِ روئے او آیاتِ خدا خوانم

عشق آمد و شد ساری چوں بوئے بگلاب اندر — او در من و من در وے رمزیست ز اسرارم

بیروں نہ نہم قدمے ویں طرفہ تماشا بیں — پر آبلہ شد پائم عمریست کہ سیارم

قد کان وما معہما کان من الاکوان — الآن کما کان مشہود دل زارم

تا یافتہ ام خبرے از باب علوم دل — دلدادہ بہ مہر آں شہ حیدر کرارم

مکتوب نمبر ۱

کُن فیکون جداں فرمایا تاں اسی بھی کولے ہا سے
ہکے لامکان مکان اساڈا ہکے بُت وچہ آن پھتیا سے
ہکے تے ماہی کول اساڈے ہکے جگوچہ ڈھونڈ رہیا سے
بُلھے شاہ اس نفس شیطان پلید کیتا کوئی اصل پلیدتے نا سے

جواب حضرت قبلہ عالم

Marfat.com

کن فیکون تاں کل دی گل ہے اساں اگے پریت لگائی
توں میں حرف نشان نہ آہا جد دتی مسیم گواہی
اجے بھی اوہ پئے دِسدے سانوں بیلے بُوٹے کاہی
مہر علی رل تاہیوں بیٹھے جد سِک دوہاں نوں آہی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ
کما ارادہ والٰہ وصحبہ طُرّاً کما افادہ،

امّا بعد صاحبان! آج اسلام اور اہل اسلام کو کیسی مصیبت کا سامنا ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور پاک فرمان (الاسلام بدء غریباً وسیعود غریباً وطوبیٰ للغرباء) ظہور میں آ رہا ہے یعنی اسلام پر ہر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ مگر اس کے فرزندوں کی بدمستی اور خوابِ غفلت کا نشہ ٹوٹتا ہی نہیں کہاں ہے۔ وہ قوت ایمانیہ ومشاہدۂ روحانیہ وحکمتہ یمانیہ وموعظہ حسنہ وعلوم الٰہیہ وحقائق ربانیہ ومعارف الہامیہ ودقائق لدنیہ جنہیں ہم عرب شریف کے ریگستانوں سے لیکر نکلے تھے۔ اور جن کی زیبدہ سیر پر آج تیرہ سو برس تک ہم نے اُن بوجھاڑوں کو روکا تھا جو ہند فارس۔ روم۔ یونان وغیرہ کے فلاسفہ نے اپنی دماغی کمانوں سے

Marfat.com

ہم پر چلائے تھے۔ یا حسرتا و یا اسفا۔ آج کہاں ہیں وہ شیر بیران علوم
حنفیہ جن کی ایک غرش سے شغالانِ مذاہبِ باطلہ تھرتھراتے تھے۔ اور جن
کے لوائے بلند نے دنیا کے تمام جھنڈوں کو سرنگوں کر دیا تھا۔ افسوس
آج میدان خالی پاکر عقل جزئی اور فلسفہ کے چیلے چانٹے دین اسلام اور
ملتِ حنفیہ کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا
رہے ہیں۔ خذلہم اللہ۔ کوئی تو قدم ہیولیٰ کے نشہ میں سرشار ہو کر ماجائت
الرسل علیہم السلام حشر و نشر کا انکار کر رہا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے۔
پرمیشر کا آواگون نہیں۔ کیونکہ لامتناہی اور ہرجائی ہے۔ ایک جسم میں پورا
پورا سما نہیں سکتا۔ انتہیٰ بلفظہٖ)

کوئی کہتا ہے آسمان خلا ممتد سے عبارت ہے۔ یہاں پر ہم کو مذاہب
باطلہ کی تردید بالتفصیل و بجمیع المحتملات منظور نہیں۔ بلکہ صرف اتنا ہی
ظاہر کر دینا مقصود ہے کہ کیا کوئی مسلمان مدارس اسلامیہ و کالجوں مروجہ
فی زماننا ہذا کے تعلیم یافتگان سے ایسا ہے؟ جو منتہا ادراک حکمائے مشائین
ہیولی اجسام سے اوپر ہیولی عالم کا وجود یا عدم ایسا ہی قدم یا حدوث
قال اللہ قال الرسول سے سمجھ کر اور اپنا مومن بہ ٹھیرا کر بہ تمہید اصول موضوعہ
ترتیب مقدمات یقینیہ قدم عالم کے قائلین اور جنم کے معتقدین اور
فلسفہ مخالف کتاب اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم مروجہ مدارس کے مصدقین
پر وار کرے اور ان کے اوہام باطلہ کا قلع قمع کر دکھائے۔ بادی النظر
میں تو کوئی ایسا دیکھنے میں نہیں آتا۔ تو پھر تسمیہ بمدرسہ اسلامیہ از قبیل

Marfat.com

(برعکس نہند نام زنگی کافور) نہیں تو اور کیا ہے۔ آج چونکہ ظلمت کفر و جہالت
میں اسلام اور ملت حنیفہ کا نورانی چہرہ پوشیدہ اور حجاب در حجاب میں آگیا ہے
لہٰذا آپ صاحبان اہل اسلام ایک ایسی بارش برسانے کی کوشش فرمائیں جو کہ اس کو
ضلالت کی گرد و غبار کو زمین پر بیٹھا دے یعنی اشاعت علوم اسلامیہ و غیر اسلامیہ میں اس طرز
اختیار فرمائیں جس سے قال اللہ قال الرسول صلعم پر فلسفہ غالب نہ آئے اور اطفال کے سادہ اذہان میں عقائد
باطلہ نہ جا جائیں اور یہ بغیر اس کے کہ معلم باخبر حاوی علوم ہو ناممکن ہے۔ اس سے کیا ہوتا ہے کہ ہمارے
نظام تعلیم قرآن بھی مدرسین میں جاری ہے مگر مضامین فلسفہ مدلل طور پر سمجھنے اور سمجھانے کی وجہ
برخلاف قال اللہ قال الرسول صلعم معتقد بہ اور مومن بہ بیٹھ چکے ہیں پھر آمنت باللہ و
وکتبہ ورسلہ لفظ بے معنی اور بے سود یا نفاق نہیں تو اور کیا ہوگا۔

لایتجاوز القرآن حناجرھم والی بات ہوگی حاضرین ہم کو مایوس ہونا نہ چاہیئے کیا مخالفین کے
حملوں کی باد سموم اور اندھیری آندھی ہے وہ آفتاب چھپ جائے گا جس کا طلوع کوہ
کی غاروں سے ہوا تھا اور پہاڑ یو قبیس کی چوٹیوں سے چمکا تھا۔ کیا وہ سراج منیر روشن چراغ گل
جائیگا۔ جسے وادی ایمن والے خدا عزوجل نے کوہ فاران کی چوٹیوں پر روشن کیا تھا
جس کے گل کرنے کے لئے ہر قرن اور ہر دور میں عبدۃ الطاغوت
الشیاطین نے پوری پوری کوششیں کیں۔ لیکن بعد کو جب دیکھا
گیا تو وہی بدبخت آنکھیں مل رہے تھے۔ انہیں کی آنکھیں اندھی
ہمارا خدا عزوجل فرماتا ہے۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھ
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۵

Marfat.com

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

الٰہی احدی صمدی تو رحیمی وکریمی ہمارے منہ شامت اعمال کی وجہ سے
س قابل نہیں۔ کہ عرض حال کر سکیں۔ ہاں تیری ستاری وغفاری اور قل
باعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ
للہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا کے سہارے اور تیری رحمت کاملہ
لے ندا ہے

باز آ باز آ ہر چہ ہستی باز آ — گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

بلیک پر ہم سب حاضرین جلسہ کی نہایت تضرع وزاری سے التجا ہے کہ مدرسہ
دامیہ ہذا کو جس کی بنیاد ڈالنے واغراض مدرسہ کے پورا کرنے تہ دل سے
ہتمام بجالانے کی توفیق تو نے اپنے بندے آغا نعمت خان حفظہ اللہ تعالےٰ
عطا فرمائی ہے۔ سرانجامی بوضع مذکور بالا عطا فرما اور آغا کو مع معاونین
اپنے اس نیک ارادہ میں کامیاب فرما۔ آمین۔ آمین۔ آمین واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ شفیع
المذنبین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین یا ارحم
الرحمین۔ العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو اد عاگوئی ودعا جوئی

بہ علیشاہ از گولڑہ

زیارت شریف ۶ ۹/۱۸ مطابق ۲۹ ذیقعدہ ۳۶ھ

Marfat.com

مکتوب ۱۹ مولوی فتح الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو مصائب وتکالیف سے نجات بخشے اور مقاصد دارین میں کامیابی عنایت فرماوے۔ آمین۔ تم اسی جگہ اپنی جگہ پر مقیم رہو۔ اپنے والد کی بے عنوانیوں کا خیال نہ کرو۔ والسلام۔ دعاگو از گولڑہ مکتوبہ قاری صاحب

۷۹۶

مکتوب ۲۰

بروز جمعہ ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ مبارک۔ یہ مسئلہ دوبارہ کسی پیر بھائی کی طرف سے پیش ہوا۔ تو حضور قبلہ عالم نے یہ جواب بدست خود تحریر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں حنفی المذہب ہوں۔ جس کی رو سے جمعہ قریٰ میں پڑھنا جائز نہیں۔ امصار میں بھی حکومت نصاریٰ میں احتیاطی پیشین پڑھتا ہوں یعنے جمعہ فرض کر کے پڑھا جاوے اور بعد ازاں ظہر بھی احتیاطاً۔ میری نسبت الزام مندرجہ بالا تحریر کا منشاء بغیر از نافہمی یا عمداً افتراء کے سوا کچھ نہیں سیال شریف میں بعہد ہمارے حضرت اعلیٰ خواجہ محمد شمس الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جمعہ نہیں پڑھا گیا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ مکہ معظمہ زادہا شرفاً میں جناب فخر العلماء مولوی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکی سے استفسار مسئلہ ہذا ازیں بے ہیچ جواباً میری اس رائے مسطورہ بالا۔ اپنی رائے کا اتفاق ظاہر فرمایا تھا۔ ہذا ما عندی والعلم عند اللہ۔

Marfat.com

کی مالہا و ما علیہا بالمشافہ عرض کی جاسکتی ہے۔ زیادہ تحریر کی فرصت نہیں۔

العبد

الملتجی الی اللہ المدعوا بمہر علیشاہ عفی عنہ بقلم خود از گولڑہ

محبّی و مخلصی میاں عبداللہ سلامت باشند

تسلیم۔ اما بعد از ملاحظہ مکتوب آں محب کیفیت بوضوح پیوستہ آں محب را معلوم است کہ بوقت فرستادن روانہ کردن محض برائے دلاسا و شریک بودن در عین وقت غم ملک صاحب بود کہ تنہا نہ در رنج باشد اگر ماو شما او ملک صاحب را آشنے کہ بہ ملک صاحب آمدنی بود معائنہ شدہ بودے تا اینقدر مصیبت کہ بہ نسبت آں کوہ نہایت یسیر است ہیچ متأثر نبودے فالحسن الطاف خفیۃ۔ ملک صاحب را بعد از سلام ازیں مضمون اطلاع دادہ بگویند کہ جمعیت و ہمت را کار بندند بچشم زدن ایام قلیلہ خواہند گذشت۔ ہنوز ہم خیر خواہان شما ہستند۔ ہر قسم حتی الوسع باز نماندہ اند۔ چنانچہ عنقریب انشاء اللہ العزیز بشرط مشیتہ او سبحانہ بظہور خواہد آمد ہمہ محبان را سلام مولوی صاحب و حافظ صاحب وغیرہ پیر بھائیاں را و زود ارادہ واپسی دارند۔ والسلام۔

الداعی مہر علیشاہ بقلم خود

Marfat.com

مکتوب ۲۶

مسئلہ سلب نعمت

از مکتوبات جناب فضیلت مآب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حقائق و معارف آگاہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سکنہ گولڑہ ادام اللہ امثالہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقائق و معارف آگاہ قدوۃ الانام زبدۃ الکرام معظمی و مکرمی جناب حضرت سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی

از خاکبوس درویشاں مہر علیشاہ تسلیم با تکریم مطالعہ فرمایند

امّا بعد مکتوبی مشتمل بر ارشاد آنجناب و جناب صاحبزادہ صاحب چکوڑی والا در بارہ جواب سوال سلب نمودن قلندر صاحب نعمت باطنیہ سلطان المشائخ رضؓ رسیدہ ایں بے بیچ را چہ مجال آنکہ در معرض بیان ماجرایں اہل اللہ دم زدہ تواند۔ لیکن چونکہ مامور است مجبور و معذور۔

مخدوما! ابو علی قلندر رضی اللہ تعالےٰ عنہ در اصل شیخ شرف الدین نام دارد و از مشاہیر مجاذیب بودہ نسبت ارادۃ او با یکے از بزرگان عصر محقق نے مختلف فیہا است۔ بعضے گویند بخواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ ارادت داشت و بعضے گویند بشیخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہکذا ذکرہ المحدث الدہلوی فی اخبار الاخیار۔ ازیں تصریح بطلان ما اشتہر بین العوام اعنی سلب نعمت معلوم میشود۔ چہ بر تقدیر واقعیت سلب مذکور قول بہ نسبت ارادۃ او با سلطان المشائخ اصلاً صورت نمے بندد۔ و ہیچ یکے از ثقات ذکر سلب نعمت کما اشتہر بین العوام کالانعام

Marfat.com

تفرمودہ اصل واقعہ این است کہ جناب امیر خسرو علیہ الرحمۃ بداعیہ فرط محبّت سلطان المشائخ بعد استماع نفس کلام رانی قلندر صاحب بدیں کلمہ کہ نظام الدین ولی نیست مبارک خان محبوب و مرید قلندر صاحب را باعث بر گویانیدن این جملہ کہ نظام الدین ولی است از زبان قلندر صاحب گردید۔ قلندر صاحب بعد نسبت ولایت بآبا و اجداد مبارک خان تفحص فرمودند۔ کہ گویانندہ کیست۔ مبارک خان بجانب امیر صاحب اشارہ نمود۔ قلندر صاحب فرمودند از غلط فہمی سامعین بود کہ مراد از قول من نہ فہمیدند۔ گفتہ بودم نظام الدین ولی نیست بلکہ اولیا ہست یعنے صاحب یک ولایت فقط نیست صاحب ولایات متعددہ ہست۔ میگوید محرر سطور عفی عنہ کہ فرمودہ قلندر صاحب علیہ الرحمۃ واقعی و بجا است لا ریب سلطان المشائخ قدس سرہٗ مالک ولایات متعددہ است اعنی ولایت ذاتیہ و صفاتیہ و طفیلہ لا علے النہج جعل کل صفتہ برزخاً مشہود الذات علیحدۃ تفصیلاً کما ہو مسلک بعض الکمل من المتقدمین چہ والیان مشاہدہ محبوب لایزالی طاقت تحمل ہجر طی برازخ و حجب صفات نمیدارند بل ہو عندھم کفر و حرمان از برائے آنکہ این صاحب دولتان محمدیان اند کہ مخاطب بخطاب اُذْکُرُوْنِیْ ہستند۔ بیواسطہ حجاب نعم بخلاف اسرائیلیاں کہ گوش ہوش بر خطاب اذکروا نعمتی بستہ اند۔ ع

بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

بل علی سبیل انطواء کل صفۃ فی اُمّ الصفات ملحوظۃ بتعاکسہا

Marfat.com

اشیر الیہ من قبل و بلفظ الطفیلیۃ ینتج انہ العالم انا العالم
انت العالم مع حفظ الورائیۃ لا العالم ھو لا العالم انا
ولا لعالم انت ولا بطریق الانحصار فی العالم من غیر حفظ
الورائیۃ فھو اذن لا متصل ومنفصل ولا داخل ولا خارج
ولا عین ولا غیر بل ھو الکل من غیر تکیف وقیاس چہ میگویم وچہ
مے نویسم سبحانہ سبحانہ سبحانہ ع

ترا چنانکہ تو ئی ہر نظر کجا بیند خاک بر فرق من و تقریر من

ع ایں بروں از وہم ہا و از بیش بیش۔ باز آمدم بر سرِ اصل سخن۔

سید محمد ابن جعفر مکی قدس سرہٗ کہ در توحید و تفرید مسلم عند الکل
بعد طے مقامات نزول بہجرہ فردیت فرمودہ آمد در بحر المعانی مے نویسد۔ اے
محبوب در مقام قطبیت از کل اولیاء دو کس در مقام معشوقی رسیدہ اند
واز امثال ایشاں دیگرے نرسیدہ۔ آں دو کس اے محبوب کیانند۔ یکے
شیخ محی الدین گیلانی رح دوم شیخ نظام الدین بداؤنی رح ہر دو را مشارب از روئے
احمدی بود۔ صلی اللہ علیہ وسلم اے محبوب نیک تامل کنی ہر چہ در قلم ایں فقیر
رود بے مشاہدہ نیست۔ اے محبوب روزے ایں فقیر در کشتی دریائے نیل
مصر با خضر علیہ السلام مصاحب بودم و سخن در مشاہدہ آں لایزالی میرفت
خضر نبیز فرمود کہ شیخ عبد القادر گیلانی و شیخ نظام الدین بداؤنی در
مقام معشوقی بودہ اند انتہیٰ۔ پس حسب تصریح ایں فرد حقیقت کہ اعاظم خلفاء چراغ دہلوی است قدس سرہما۔ جناب قلندر صاحب

Marfat.com

سیدہ بمقام حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ چہ گونہ سلب نعمت مے توانند۔
نا آنکہ فناء اتم ایں بزرگواران کہ موجب اتحاد کامل است کے روا دارد کہ سلب
ت یکے از شیراں ایں سلسلہ عالیہ مثل شاۃ شاذۃ قاذۃ بوقوع آید و سائر
سلسلہ بے خبر باشند الّا آنکہ مسلوب النعمۃ بودن ہم تا حضرت صلی اللہ علیہ
لم جائز داشتہ شود۔ العیاذ باللہ۔ بشارتہائے آں شہباز فردیت اعنی
شکر قدس سرہٗ کہ در حق محبوب الٰہی صاحب ارزانی فرمودہ اند۔ ہمہ منافی
وقوع سلبِ نعمت ہستند۔ بلکہ اگر چیزے ازیں واقعہ بظہور آمدہ است۔
ں است کہ قلندر صاحب خبر جامعیّت محبوب الٰہی صاحب رضی اللہ
لی عنہما دادہ و در قضیہ نظام الدین بیس بولی سلب راجعہ بقید است اعنی فقط
تقید ایں معنی را از خود نمے تراشم بل حدثنی ثقۃ عن ثقۃ بتقیید ہذا المضمون
الکتاب نقل است۔ روزے قلندران در خانقاہ علاء الحق بنگالی کہ خلیفہ
یخ سراج الدین الملقب باخی سراجست واو خلیفہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ
الے عنہم درآمدہ بودند و گربہ ہمراہ داشتند گربہ جائی برفت۔ قلندرای گفتند
شیخ گربہ ما بیار۔ شیخ گفت از کجا یابم۔ قلندرے گفت بر شاخ آہو۔ فرمود
م از شاخ آہو بیابی دیگرے خصیہ نمود۔ فرمود از خصیہ بیابی۔ چوں بروں آمدند
ندرے کہ ذکر شاخ کردہ بود گاوے آمد او را بشاخ زد و کیسکے خصیہ نمودہ بود چنداں
سید کہ ہم درآں مرض ہلاک شد۔ ہکذا ذکرہ المحدث الدہلوی فی اخبار الاخیار۔
جائے انصاف بغور است غلامان غلام محبوب الٰہی قدس اسرارہم بیک نفسے
رے قلندراں را تمام میفرمایند باخدمت محبوبان او کہ مقیم حریم لَا خَوْفٌ

Marfat.com

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ دانند ہمسری وسلب نعمت از وشان چہ
دارد۔ آرے بوجدان صحیح معلوم مے شود۔ چونکہ عادت اللہ برآں جا
کہ ہر کہ فاضل تر محسود تر انبیاء زمان بباعث حسد کہ باجناب محبوب ا
سرہٗ داشتند قضیہ قائلہ نظام الدین لیس بولی را از خود تراشیدند۔
مُراد قلندر صاحب را محمل قرار دادہ یریدون لیطفئوا نور اللہ را مر
گشتہ اند۔ زیادہ مصدع اوقات گرامی بودن گستاخی است برا
فاتحہ خیر ختم نمودہ میشود آفتابے ہدایت درخشاں باد۔ بخدمت ہمہ
درگاہ شریف تسلیم و نیاز۔

نصیحت

برادر بگوش ہوش باید شنید کُل شیئٍ ھالک الا وجھہ۔ میرود
میرود۔ واقفِ دم باش بیجا دم مزن۔

ہر آں کو غافل از حق یک زمان است در آں دم کافر است اما نہاں اس
چُناں کن جسم را در اسم پنہاں کہ میگردد الف در بسم پنہا
از شاہراہ اسم پاکش نظر بسوئے مسمی بیفگن۔ اسم۔ خواندی مسمی را بجو
حق۔ حق۔ حق۔ حق۔ حق۔ چونکہ ہو الظاہر است بہ بیں گویم مناسب
واجب تعین قلبی روحی۔ سری۔ خفی۔ اخفیٰ ہمہ را شکستہ بے کیف
یقین باید دید۔ اے برادر بے نہایت دلگیست ہر چہ آید بر تو پس آنجا
برادر تا دام صدف دِل را بذکر با فکر شکستہ غوطہ نخوری گوہر مقصود بدست

Marfat.com

ی آورد۔ **بیت**

آنکہ ہزار ہا گبر مسلماں کردی یک گبر دگر مسلمان کنی چہ شود

مہر علیشاہ (ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی)

---

۲۴ محبّی ومخلصی پیر ولایت شاہ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

لیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ محبوب عالم اور حافظ فضل الدین دونوں

وں کو گئے ہوئے ہیں۔ آپ کے محبّت نامہ جات کی وصولی پر دعا کی جاتی

ہر ایک رفیق یہاں کے رہنے والوں سے مجھ تک پہنچانے میں مقصر

ا رہا۔ جو کچھ قصور ہے میرا ہی ہے۔ بہرکیف مجیب الدعوات پر ستاری

جت برادری کا کامل بھروسہ ہے۔ اس وقت خدا یار و فتح دین و غلام محمد

ردار مجھ پر سوار ہیں کہ لوگوں کے کام ہوتے ہیں۔ اور ایک شریف آدمی

مخلص کا معمولی کام ابھی تک التواء میں کیوں ہے۔ ان لوگوں کو میں معلوم

یں کہ (کیوں) کا استعمال بے محل ہے۔ فعالٌ لِّمَا یُرِیْدُ وَالمرجو

الاجابۃ۔ مائیصاحبہ کو اللہ تعالیٰ شفاء کامل عطا فرمائے۔ والسلام۔

العبد الملتجی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ بروز جمعہ

---

۲۵ محبّی ومخلصی پیر ولایت شاہ سلامت باشند

سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اما بعد میں بخیریت ۱۲ شعبان گولڑہ میں پہنچ گیا

ل۔ سب طرح سے خیریت ہے۔ جناب مولوی محمود صاحب کو سلام

Marfat.com

پہنچادیں - زیادہ دُعا۔ (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

مکتوب ۳۱ مخلصی فی اللہ پیر ولایت شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام علیکم۔ کہ آج بروز دوشنبہ حضرت محمود صاحب کا تار بدیں مضمو
موصول ہوا۔ کہ مدعی کا دعویٰ خارج اور ہمارے سب حقوق برحال رہے۔ والسلا
گاڑی ملیں ۔ (رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند) کا مطلب یہ تھا۔

(داعی از گولڑہ)

محبی و مخلصی پیر ولایت شاہ صاحب سلامت باشند

بعد از سلام و دعا اینکہ داعی بعارضۂ بخار شدید چند یوم مبتلا ماندہ بالفعل
نیز ضعف لاحق طبع است طاقت ملاحظہ خطوط احباب نیست بجواب
عنایت نامہ ہمیں قدر نوشتن را غنیمت شمردم۔ سلام و دُعا

(داعی مہر شاہ بقلم خود)

مخلصی فی اللہ پیر ولایت شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد از سلام علیکم۔ کہ آج میاں عبداللہ سے معلوم ہوا۔ کہ جناب مائی صاحب
مرحومہ غفر اللہ لہا انتقال فرما گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو مورد رحمت و مغفر
فرمائے۔ ہر روز بلاناغہ اُن کے روح کو ارسال ہدایا و تحائف کلام سے
مسرور کیا کریں۔ میں بیمار ہو گیا تھا۔ بوجہ غلبہ یبوست جلائے دیدم کہ مد

Marfat.com

ندیدہ ام۔ اب بفضلہ تعالےٰ اچھا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آئندہ خیریت کرے۔
والسلام۔ العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی فی اللہ جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب وفقکم اللہ لما یحب ویرضیٰ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ جناب نے اپنے عنایت نامہ مرسلہ بسبیل
ڈاک میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ والی حدیث ذیل کے متعلق (اسمع
صلواۃ اھل محبتی واعرفھم وتعرض علیّ صلوٰۃ غیرھم) تحریر
فرمایا ہے کہ یہ حدیث احادیث صحاح کے مخالف و متضاد ہے۔ جب
دنیا میں سمع بعیدی ثابت نہیں تو حیات برزخی میں کیونکر ہو سکتا ہے۔
بیہقی والی حدیث سے بعیدی سماع بذریعہ ملائک سمجھا جاتا ہے۔ اور
اس میں اہل محبّت بھی داخل ہیں۔ ہاں اگر اللہ قادیر چاہے تو سمع غائبانہ
صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر مسلمین خاص فی الدنیا و فی البرزخ ہر طرح سے ممکن ہے
مگر اس پر نص چاہیئے۔ عنایت نامہ کے ضمیمہ میں جناب نے دو حملے
صوفیائے کرام پر فرمائے ہیں۔ پہلے جُملہ میں بزعم خود اُن کا تعصب و
جہالت اور دوسرے میں معاذ اللہ ان کا الحاد و کفر و زندقہ بوجہ ایجاد
توحید (ہمہ اوست) برخلاف توحید تبلیغی ثابت کیا ہے۔ اقول بتوفیق
اللہ وتوفیقہ (ہمہ اوست) والی توحید مبیّنہ صوفیا کو جناب نے کیا بلکہ
کل محجوبوں نے نہیں سمجھا۔ (ہمہ اوست) میں (او) کا مرجع حق سبحانہ وتعالےٰ
من حیث الذات نہیں بلکہ من حیث ظہور ہے۔ کما صرح بہ الشیخ الاکبر رضی اللہ

Marfat.com

تعالےٰ عنہ مراراً فی الفتوحات حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو من حیث الذات غنی عن العالمین و تبائن خلق مانتے ہیں۔ اور من حیث الظہور ظاہر و تجلی فی المظاہر۔ بغیر اس کے ایمان بجمیع ما فی القرآن وجاء بہ النبی علیہ السلام متصوّر نہیں ہو سکتا۔ اسی پاک گروہ ہی کو ایمان لیس کمثلہ شیئ ؑ کے ساتھ من حیث ظہور و تجلی حاصل ہے۔ بغیر اس کے تحوّل فی الصور والی حدیث مندرجہ صحیح بخاری وغیرہ کا کوئی مضمون مفصّل متصوّر نہیں ہو سکتا مشبّہ کو (لیس کمثلہ شیئ ؑ) سے بہرہ نہیں منزہ محض کو آیۃ ہو الظاہر اور حدیث تحوّل وغیرہ سے حظ نہیں۔ سچ ہے۔

چشمِ مشبہ ز جمالِ تو کور　　عقلِ منزّہ ز کمالِ تو دُور
حادیٔ تشبیہ چو محمل براند　　رفت بمعمورہ و در گِل بماند
ناقۂ تنزیہ چو تنہا فتاد　　پائے ز معمورہ بصحرا نہاد

والحق ھو الجمع بین التنزیہ کما ورد لیس کمثلہ شیئ ؑ والتشبیہ کما نص علیہ فی (وھو الظاہر) وفی حدیث البخاری ھو یتجلی ھو سبحانہ یوم القیٰمۃ فی صورۃ انکروا ھا الخ بمضمونہ اہل بصیرت پر اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا۔ کہ ایمان بجمیع ما جأ بہ الرسل علیہم السلام کیساتھ اس پاک گروہ کو حاصل ہے۔ جس کو مجوبین بزعم خود ملحد و مشرک و کافر و اکفر سمجھتے ہیں۔ رہی (اسمع صلوٰۃ اھل محبتی الخ) والی حدیث جس پر آپ لکھتے ہیں۔ کہ سمع غائبانہ اللہ قدیر چاہے تو ممکن ہے۔ مگر اس پر نص چاہیئے۔ الجواب قرب نوافل والی۔ حدیث لا یزال

Marfat.com

العبد یتقرب الی اللہ بالنوافل حتی کنت سمعہ الذی یسمع الخ
مسلم الصحۃ مندرجہ صحاح سے پڑھ کر اور نص کیا ہونی چاہیئے مگر خیال رہے۔ کہ اس سے بھی اہل مشاہدہ محظوظ ہوتے ہیں محجوب کو تقریبی انکار بعنوان تاویل یا خسران باندراج فی المشتبہات نصیب ہے۔ اور اہل محبت سے مراد وہ کامل مومن ہے جن کو فنا فی الرسول کا مقام حاصل ہے۔ اور یہ حدیث ان کے کشفیات سے ہے۔ اور محققین کے ہاں حدیث کشفی کو قوۃ و صحۃ میں ترجیح ہے۔ اُس حدیث پر جو بذریعہ روات ہمارے تک پہنچے گی۔ کما فی الفتوحات وغیرہ)

قرآن کریم اور دلائل الخیرات پڑھنے والوں کو تعمیل (صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور فاقرءوا ما تیسر منہ اور رتل القرآن ترتیلا) ضروری ہے نہ یہ کہ احادیث سے فضائل کی تصحیح اور انکے رواۃ کی تنقید اور اہل محبت اور فنا فی الرسول کو تجربہ و مشاہدۃ مراراً کرۃ بعد اخری ایسے سمع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ سمع فانی فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چنانچہ سیدنا عبدالقادر جیلی وغیرہ علیہم الرضوان اوطان بعیدہ سے ہو چکا ہے تھوڑے عرصہ کی بات ہے۔ کہ ایک عقیدتمند نے تقریباً بارہ یا ساڑھے بارہ بجے دن کے بارگاہ غوثیہ بغدادیہ میں مضطربانہ فریاد کی تھی۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ اسی وقت شملہ سے تار ضلع کامل پور میں پہنچا۔ کہ محمد حسین کو پھانسی کی سزا نہ دی جاوے۔ حالانکہ گورنمنٹ اُس کے حق میں اس سزا پھانسی سے بڑھ کر اور سزا دینا چاہتی تھی۔ اور پھانسی کا حکم قطعی بمنظوری سائر حکام

Marfat.com

ہو چکا تھا۔ پھانسی دینے کو تیار تھے۔ کہ تار پہنچا مجھے زیادہ فرصت نہیں کہ حدیث کا مخرج تلاش کروں اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ آپ کا خیر خواہ

دعا گو مہر علیشاہ از گولڑہ

مکتوب ۲۷

موجودہ زمانہ میں بوجہ عدم اتباع اہل اللہ و عدم تکمیل علوم ظاہریہ شیخ اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے انسان کامل وارث النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اخباروں میں حملے ہو رہے ہیں۔ کوئی لکھتا ہے کہ شیخ نے فصوص الحکم میں خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو مستفید از خاتم الاولیاء یعنے نفس شیخ رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ حالانکہ شیخ فتوحات میں جائے بجائے تصریح فرماتے رہے ہیں کہ کل انبیاء علیہم السلام نواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اور مستفید فضلاً عن الاولیاء، اور فصوص کے خطبہ میں تصریح فرمادی ہے۔ کہ حقائق و معارف مندرجہ فصوص مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچے ہیں۔ اس سے اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ استفادہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم از خاتم اولیاء والے مسئلہ کا مضمون و مفاد و مراد وہ نہیں جو قاصر العلم فاقد الاشراق کا بناء الزمان نے سمجھ رکھی ہے ہدایت و نصیحت اہل اللہ کا کلام سمجھ میں نہ آوے تو اس کو رد اور انکار سے پیش نہ آنا چاہیئے۔ والسلام ۔

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

اے دست گیرِ عالم دستِ مرا بگیر دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر
گدا چوں کرم بیند و لطف و ناز نگردد زرد نبان بخشندہ باز

قبلۂ حاجات سلامت باکرامت تا قیامت خوش رہیں

۔ نیازہ بے انداز بعد تسلیم مع التعظیم عرض آنکہ وفوف زمانی اور وقوف
ی کس طریق سے کیا جاتا ہے۔ اور کون اسم ان میں پڑھا جاتا ہے۔
تفصیل مع اجازت تحریر فرمائیں۔ دیگر عورت اپنے گھر میں نفی اثبات
ہر کر سکتی ہے۔ یا نہ۔ دیگر بعد انتقال رہنمائے کے دوسرے پیر
یعت سے بیعت کر سکتا ہے یا نہ۔ فقط بالتفصیل تحریر فرمائیں۔ عین
و شفقت ہے۔

ت سائل نسازد اہل ہمت را ملول آب دریا کم نگردد از ہجوم تشنگاں

حفظکم اللہ تعالےٰ

د سلام آنکہ قلب مجازی (مضغہ صنوبری) پر توجہ رکھ کر اللہ اللہ کہا کریں۔
زبان کو بند رکھیں (۲) عورات ذکر جہر کر سکتی ہیں (۳) بعد انتقال شیخ
یت دوسرے شیخ سے بیعت کرنی جائز لکھتے ہیں۔ فقط

دعاگو دعاجو مہر علیشاہ بقلم خود

بجے صبح کا وقت تھا۔ حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی اپنے شغل میں تھے۔ حافظ
ال کا بیان ہے کہ میں غزل کہہ رہا تھا۔ جب میں نے یہ شعر پڑھا:

Marfat.com

جفا کم کن کہ فردا روز محشر بروئے عاشقاں شرمندہ باشی

تو حضرت مدظلہ العالی نے ہاتھ مبارک سے منع فرمایا۔ کہ ایسی طرح مت کہو۔ کیا اب تک کسی نے یہ غلطی نہیں نکالی بلکہ یوں کہو

بتختِ اصطفاء تا زندہ باشی بلوحِ حمد برداردہ باشی

اس واسطے کہ پہلے تو خود شاعر نے کہا ہے۔

بملکِ دلبری پائندہ باشی بخوبی ہمچوں ماہ تابندہ باشی

پھر یہ شعر کیسے مناسب ہو سکتا ہے۔

---

۲۷ صفر ۱۳۳۴ھ

واحد العین است یکسو بنگرد از ہمہ رفقاء علیحدہ مے رود

ربّنا انا ظلمنا الاماں ان نسینا توزدستش دہ امار

یا ملاذ الکل یا کہف الورے انت اعور نجنا یا ربنا

۲۸ صفر ۱۳۳۴ھ

گوئمش ہر چند لیکن نشنود ہر کسے بر خلقتِ خود مے تند

خلقتش یک چشمی است واحولی رب فاسلکہ صراطاً مستوی

کور باطن گفتمت اے بوڑیا بالمقابل مے دہم حالا دُعا

حق تعالیٰ نور ایمانت دہاد جان و جسمت دائما در فرح باد

مخلصی فی اللہ غلامِ مرتضےٰ از شرارت کور باطن قد نجیٰ

آرے آنانکہ غلامِ حیدر اند از دل و جاں شاں رہینِ صفدر اند

گوئے سبقت مے برند از ہر کسے دارد از مولیٰ علی نصرت بلے

Marfat.com

کیست مولائے علی مولائے کُل — ہکذا قد قالہ خیر الرسل

از نفوسِ ماست اولیٰ تر نبیؐ — پس علی را اینچنیں داں یا اخی

گشت اول از ہمہ نور نبیؐ — بُود اقرب با او آں نورِ علی

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ

جامعِ علم و حیا آں باوفا — مخلصی فی اللہ غلامِ مرتضےٰ

صانہ الرحمٰن من نار السقر — وقتِ ما خوش کرد اندر ایں سفر

جذبۂ عشقست ساری در جہاں — اصل کل جذبات فالجبت بداں

ہست بے صورت جناب قدس حُب — قد تجلی فی غیابات الحُبُ

داں جنودِ مجندہ ارواح را — ما ائتلف ثمہ کشد اشباح را

چلک ۷۹ جنوری

دل نمے خواہد شوی از ما جُدا — اے محبِ باصفا از دِل غلامِ مرتضےٰ

بشنو از نے چوں حکایت میکند — وز جدائیہا شکایت مے کند

آہیں مارے دردا ں بھریاں سنیری — وطن تھیں ہویاں جُدا قسمت سڑی

کیوں نہ رووا ں تے روانواں جگنوں — کے کراں کیکر چھپاواں اگ نوں

یار تھیں شالا یار نہ تھیوے جُدا — یا علی امسک غلامک عند نا

مکتوب ۳۲ — مجبی و مخلصی محمدؐ بقا سلمہ ربہٗ

تسلیم :۔ الحمد للہ علیٰ کُلِّ حالٍ ۔ مجبا سخن ہر کس بقدر ہمت اوست حسب مفاد آیۃ کریمہ وما قدروا اللہ حق قدرہٖ عظمت و کبریاء مسمی و اسم ہر دو

Marfat.com

از قلوب محجوباں مستور برائے رفع ہمیں غشاوۃ مشائخ اہل ارادت را بریاضت
شاقہ امر فرمودہ اند تا بعد وضوح قد افلح من تزکی قابل نعمت وذکر اسم ر
شود وظہور و استیلاء عظمت اسم پاک اعنی اللہ بر لوحِ دل چہرہ افروز د
بعد موئی کشائش در محفل فصلی برساند کہ ع اسم خواندی رو مسمی را بجوئی نقد وقت
گردد۔ خود مے دانند کہ ذات مستتبع صفات است پس اعظمیت اسم الذات ر
از سائر اسماء شنیدہ و دیدہ باشند۔ بسطامی علیہ الرحمۃ را اسم اعظم پرسیدہ بود
فرمود تو اسم اصغر بنما تا کہ ترا اعظم بنمایم۔ غوث اعظم قدس سرہٗ در ہمیں باب میفرما
خل قلبك عن الكونين ثم قل الله اینجا مصقلہ رومیہ را کار بستن او
از اہم مہمات است نقوش چنیہ خود بخود تجلی عکسی فرمودہ مجلی مینمایند چہ خلاء مح
است حقائق و معارفِ توحید وجودی از قبیل مضامین انبیاء زمان نیست
علم حالی است از قال محض تحریراً کان او تقریراً ہر چہ مے آید معذور خواہند
فرمود۔ والباقی عند التلاقی ✦

مخلص فی اللہ محمد شاہ صاحب حفظک اللہ علیٰ صراط المستقیم

بعد سلام آنکہ۔ آپ کا خط دربارہ شیوع مذہب بھائی پہنچا۔ فرقہ بہائیہ کا
معاذ اللہ نسخ شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کو پیش کرتا ہے یدبر
الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ
الف سنۃٍ مما تعدون غلط محض اور بالکل لچر و بیہودہ خیال ہے
اس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کان محمدٌ ابا احدٍ من

Marfat.com

رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) خاتم النّبیین اسی کو کہا جاتا ہے۔ کہ اس نبی کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔ ایسا ہی حدیث شریف میں ہے (ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی) یعنی پیغمبری ختم ہو چکی ہے۔ میرے پیچھے کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر بہاء الدین وغیرہ کیسے پیغمبر ہو سکتے ہیں۔ اور شرع محمدی کس طرح منسوخ ہو سکتا ہے۔ آیت یدبر الامر کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدائی بادشاہت اور کارروائی کے تدابیر دنیا میں آسمان سے زمین کی طرف اترتے رہتے ہیں۔ پھر قیامت آنے پر یہ سب تدابیر دنیاوی امور جاتے رہیں گے۔ اور وہ قیامت کا دن بوجہ شدّت اور سختی کے کافر پر اس قدر لمبا اور دراز معلوم ہوگا۔ کہ گویا ہزار سال کا دن ہے۔ جیسا کہ سورۃ سجدہ کی آیت مذکورۃ الصدر میں (الف سنۃٍ مما تعدون) آیا ہے۔ یا وہ قیامت کا دن سخت ہولناک کافر کو پچاس ہزار سال کا معلوم ہوگا۔ چنانچہ سورۃ معارج میں (خمسین الف سنۃ) وارد ہے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ ایک آیت میں ہزار سال اور دوسری میں پچاس ہزار سال تو ایک آیت دوسری کی مخالف ٹھہری۔

جواب:۔ اس لئے کہ ہزار سال اور پچاس ہزار سال سے مراد یہ ہے۔ کہ کافر کو بہت لمبا اور دراز معلوم ہوگا۔ اس کی درازی کو خواہ ہزار سال کہے خواہ پچاس ہزار سال۔ اور مومن کو وہ دن نماز فرضی کے وقت ادا سے کم مقدار معلوم ہوگا۔ چنانچہ حدیث شریف میں یہی مضمون ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آیت (یدبر الامر) الایۃ کا مطلب وہ نہیں۔ جیسا کسی جاہل نے سمجھ

Marfat.com

شرع محمدی کے بارہ میں سمجھا ہے۔ وہ جاہل یہ بھی نہیں سمجھتا ہے کہ اگر اس آیت کا مطلب یہ ہوتا۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیسے ٹھہرتے۔ جبکہ معاذ اللہ بہاؤالدین معہ کتاب آسمانی آپ کے بعد آنے والا پیغمبر ہوتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور شرع محمدی کو جہال اور بے دینوں کے حملوں سے بچائے۔ والسّلام۔

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفا عنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ

۷ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

مخلص فی اللہ مولوی غلام محمدؐ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دُعا اینکہ۔ ایک خط نا معلوم الاسم کا محبوب عالم کی جانب اس غرض سے آیا ہے۔ کہ آپ دریافت فرما کر مجھے مطلع فرماویں کہ آیا فلاں دُعاگو ہم پر ناراض تو نہیں۔ ہم نے کئی خطوط بھیجے ہیں اور جواب سے محروم ہوں۔) رسمِ خطی سے معلوم ہُوا کہ آپ کا خط ہوگا۔ بناء علیہ جواباً لکھا جاتا ہے۔ کہ ناراضگی کا کیا معنی۔ کیا جو اہل اخلاص سچے مخلص ہوں۔ اُن پر ناراضگی متصوّر ہو سکتی ہے۔ جواب نہ لکھنا بوجہ ضعف یا امر آخر موجب ناراضگی تصوّر نہیں کیا جا سکتا۔ بالکل مطمئن رہیں۔ مولوی حافظ و مولوی صاحب کو سلام و دُعا۔

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ الداعی بالخیر المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

اشعار

(از حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ)

راوی از ہجرار شکایت مے کند — از وصالش ہم روایت مے کند

گشتہ ام مہجور تر از اصل خویش — تیز تر پویم برائے وصل خویش

آمدم از بحر و مے پویم باو — روزگار وصل مے جویم باو

راوی و مروی و مروی عنہ ہم — گشتہ چوں ہجران و وصل اینجا بہم

وہم ظلِّ علم او ظلِّ وجود — داند او کو راست واچشم شہود

دیگر

باوجود خم ابروئے تو ام مے خواند — زاہدِ بے خبر از عشق بمحراب نماز

لیک در شرعِ وفا نیست نمازے بہ ازیں — کہ کنم روئے ادب پیش تو بر خاک نیاز

مے بتوحید بہ داز الف قامتِ تو — ہر کہ ادراکِ حقیقت کند از راہ مجاز

ما بیادِ تو زندہ مے مانیم — ورنہ ہجراں نمے کند تقصیر

مخلصی فی اللہ حکیم اللہ دین صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ باعث تحریر آنکہ حامل رقعہ ہذا مخلصی مولوی کمال الدین آپ کی خدمت میں بغرض علاج حاضر ہوتے ہیں۔ ان کا علاج حتی الوسع کوشش کے ساتھ فرمائیں۔ یہ شخص ہمارے مخلصوں میں سے ہے۔ والسلام ٭

Marfat.com

حضور پاکپتن شریف تھے اور حضور کے قوال خواجہ محمود صاحب کی خدمت میں جاکر روزانہ قوالی کرتے تھے ایکدن حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آج کیسے ہی قوالوں نے عرض کی یہ غزل گائی ہے سینہ مالا مال الخ۔ اور خواجہ صاحب نے بہت پسند فرمائی ہے اسپر حضور نے یہ غزل املا کرائی اور فرمایا کہ کل اصل اور یہ غزل شعر بستعر وہاں گانا۔ چنانچہ خواجہ صاحب سُن کر حیران ہوئے اور مقطع سُن کر سر ہلانے لگے۔

غزل از حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی

سینہ مالا مال درد است و بجوید ہر دمے
درد بہ درد دگر نہ خمے بجائے مرہمے

قرعۂ فالش بنامِ آدمِ خاکی زدند
گِل بودنے دِل کہ با درد سے بجوید مرہمے

دل کند زخمِ رفو گر مہرباں دارد طلب
نوک مژگاں را صبا یارِ دگر گو مرحمے

بستہ شد اندر ازل خاطر بداں شورِ جہاں
کز نسیم تابِ زُلفش حوریاں پیچید ہمے

اکحل العینین املح واذج الحاجبین
سُرمہ گیں چشمے کماں ابرو ملیحے ارحمے

روئے تاباں والضحیٰ واللّیل مویش ذالسجیٰ
واذ فتحنا یش لوای لیسین از متبسمے

دوش در گوشم رسیدہ از سگانِ کوئے دوست
مہرِ مارا کے سزد ہر خود پرستے نیغمے

تقریظ کتاب انوار قادریہ

از حضور پر نور عالیجناب سراج السالکین زبدۃ العارفین فخر الاسلام والمسلمین زیب گلزار مصطفوی زینۃ چمن مرتضوی شمس العلماء اسلام آیت من آیات اللہ حضرت مولوی حاجی پیر مہر علیشاہ صاحب گیلانی۔ قادری چشتی سجادہ نشین

Marfat.com

ہ شریف ادام اللہ فیوضہم۔

الحمد للہ رب العٰلمین اولاً واٰخراً والصلوٰۃ والسلام منہ
نا وعلیہ ظاہراً وعلیٰ اھل بیتہٖ وعترتہ الطاھرین واصحابہٖ
والذین اتبعوھم باحسان الیٰ یوم الدین

مابعد رسالہ انوار قادریہ میرے ملاحظہ سے گذرا۔ علاوہ حسنِ مضامین کے
ذکر سادات کرام علیہم الرضوان طرزِ بیان و عبارت عام فہم کی رو سے
ناظرین اہل اسلام کے لئے عموماً و معتقدین و شائقین سلسلہ قادریہ
لئے خصوصاً میری ناقص رائے میں مفید عام و موجب خیر و برکت
ت ہوا ہے۔ جزی المصنف ربہ عن ناظریھا چونکہ رسالہ ہذا لوجہ
ل بر ذکر آں محمود شہود ذات و منصبغ بصبغاتِ صفاتِ آں قائل قدمی
علی رقبتہ کل ولی اللہ آں مبراء از التفات بما سوی اللہ آں غوث الہا لیان
ں و سما آں وارثِ اسرار و علوم جدیہ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ آں مرکز و
ط جدیہ دائرہ وجود محبوب ربانی امام الثقلین محی الدین سیدنا عبدالقادر
لانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ) اس قابل نہیں کہ بعض دیگر مسائل و مصنفات
مانند صرف معمولی تقریظ پر اکتفا کیا جاوے۔ لہٰذا تیمناً و تبرکاً فوائد و
ائد دُرر غرر ذیل سے محلی و موشح کرنا اس کا غیر مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

فائدہ:۔ آپکا سچا اور پاک فرمان ذیل کہ (یہ قدم میرا ہر ولی کی گردن
ہے) از قبیل شطحیات نہیں جیسا کہ کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ
ہے ایسے دعاوی کیا کرتے ہیں۔ بلکہ مقام صحو و استقامت و تمکین میں

Marfat.com

بوجہ مامور ہونیکے ایسا فرمایا گیا ہے۔ بوجوہ متعددہ۔

(ا) اگر یہ فرمان امر خداوندی کی تعمیل نہ ہوتا۔ بلکہ معاذ اللہ کم حوصلگی کے باعث صادر ہوتا۔ جیساکہ بعض متصوفین موجودہ زمانے کا خیال ہے۔ تو پھر آں کا سر اصنام غیر و غیریت آں ناصب خیام وحدت و احدیت آں مرکز دائرہ پر کار وجود آں مہبط تجلیات و انوار شہود آں گوئے از ہمہ بردہ۔ در حق پرستی آں قطب الوحدۃ خواجہ خواجگان معین الحق والدین چشتی رضی اللہ تعالےٰ بروقت صدور فرمان عالی سب سے پہلے سر تسلیم خم نہ فرماتے

(ب) بوجہ کمال اتباع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مثل قول علیہ السلام انا سید ولد آدم وبیدی لواء الحمد یوم القیٰمۃ وغیرہ وغیرہ یہ فرمان صادر ہوا۔

(ج) آپ ایسے اقوال کے صدور کا منشاء قول ذیل سے بیان کرتے ہیں وما قلت قولی ھذا ولا وقد قیل لی۔ یعنے میں از خود ایسی بات نہیں کہتا ہوں۔ بلکہ من جانب اللہ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسا کہو۔

(د) رئیس المکاشفین شیخ اکبر قدس سرہٗ۔ فتوحات کے باب ۷۳ میں بعد ذکر اقسام اولیاء اللہ فرماتے ہیں۔ ومنھم رضی اللہ عنھم رجل واحد وقد تکون امرأۃ فی کل زمان ابتۃ۔ وھو القاھر فوق عبادہ لہ الاستطالۃ علی کل شیءٍ سوا اللہ شھم شجاع مقدام کثیر الدھویٰ بحق یقول حقا ویحکم عدلا کان صاحب ھذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی ببغداد کانت لہ الصولۃ والاستـ

Marfat.com

لحق علی الخلق کان کبیر الشان ط) یعنی اولیاء میں سے ایک ولی ایسا
وتا ہے۔ کہ سوائے حق سبحانہ تعالےٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے،
ور پُر زور دعاوی کرتا ہے۔ مگر اس کا دعویٰ اور اس کا بول بالا سچا ہی ہوتا
ہے۔ ایسا ہی حکم اس کا بھی عدل و انصاف سے ہوتا ہے۔ اس مقام
کے صاحب بغداد میں عالیجناب شیخ ہمارے عبدالقادر جیلی گویا آیۃ
ھو القاھر فوق عبادہ کا مظہر تھے۔ اسی باب ۳۷ میں لکھتے ہیں۔
لہ محمد اوانی المعروف بابن قائد افراد میں سے تھے۔ اولیاء افراد وہ ہوتے
لہ جو خضر علیہ السلام کی طرح دائرہ قطب سے خارج ہوں۔ عالیجناب
غوث پاک قدس سرہٗ محمد اوانی مذکور کے بارہ میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ
یہ اولیاء افراد سے ہے اور یہ محمد اوانی غوث پاک کے اصحاب و خدام
میں سے تھے۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالےٰ کی تصریح ہذا سے نتائج
ذیل ثابت ہوئے :۔

(۱) عالیجناب نہ صرف مقام غوثیت کے مالک تھے۔ بلکہ اس سے بالاتر تھے۔
(۲) آپ ہر شئے پر سوائے خدائے عزوجل کے غالب و متصرف تھے۔
(۳) ایسا شخص لاف زن و کم ظرف نہیں ہوتا۔ بلکہ سچا اور صاحب تمکین ہوا
کرتا ہے۔

(۴) ہر زمانہ میں ایسا ولی ہونا چاہیئے۔ اسی باب میں ہے۔ وہ عبارت
جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے مگر خوف طوالت کی وجہ سے نقل نہیں
کی گئی۔

Marfat.com

(۵) حضرت شیخ کے زمانے میں اس تصرف کا مالک حسب تصریح ش
رضی اللہ عنہ ایک ولی تھا۔ مگر اسی باب میں لکھتے ہیں۔ کہ گویہ ولی
وھوالقاھر فوق عبادہ میں ہے۔ لیکن شیخنا عبدالقادر رضی اللہ

میں علاوہ مقام ہذا کے اور وجوہ فضیلت بھی موجود تھے۔ چنانچہ سید
عبدالقادر و سیّدنا خواجہ نظام الدین ہر دو مقام محبوبیت میں شریک ہیں
مگر حسب تصریح حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی حضرت خوا
نظام الدین محبوب الٰہی دہلوی سیدنا عبدالقادر سے مستفید ہیں۔
(نظام القلوب ملاحظہ ہو) اور نیز محبوبیۃ قادریہ عالمگیر ہے۔ اور محبوبیۃ نظا
کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی۔ رہا لفظ سبحانی والٰہی سو مقام جذب
محبوبیّت سے جیسا تناسب کہ لفظ سبحان کو ہے۔ لفظ الہ کو نہیں۔
کما قال اللہ تعالیٰ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا اور نہ لف
الہ ذات بحت پر دال ہے۔ بلکہ سبحان کہ رتبۂ ذات کا نام ہے۔
(فتوحات و شرح فصوص ملاحظہ ہوں) حضرت مجدّد الف ثانی دوسر
جلد کے آخری مکتوب میں حضور غوث اعظم کے بارے میں فرما
ہیں۔ وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجبا
بتوسط شریف او مفہوم مے شود۔ چہ ایں مرکز غیر او را میسّر نہ شدہ ا
اس موقعہ پر برائے فائدہ مندرجہ ذیل سوالات وجوابات بھی درج کر
جاتے ہیں۔

سوال :۔ لفظ ولی اللہ اصحاب کرام پر بھی بدلیل قولہ تعالیٰ

Marfat.com

اللہ ولی الذین اٰمنوا وسائر آیات قرآنیہ پر بولا جاسکتا ہے۔ تو حسب قول مذکور چاہیئے۔ کہ آپ کا قدم اصحاب کرام کی گردن پر بھی ہو۔ حالانکہ یہ مسلم امر ہے۔ کہ کوئی ولی خواہ کیسا ہی کامل ہو۔ صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

جواب:۔ متاخرین کے عرف و محاورہ میں ولی اللہ ماسوی اصحابی پر بولا جاتا ہے۔

سوال:۔ عبارت فتوحات مسطورہ بالا سے یعنے لہ الاستطالۃ علےٰ کُلِّ شَیْءٍ سوی اللہ پایا جاتا ہے۔ کہ ایسے ولی کا تصرف انبیاء علیہم السلام پر بھی ہوتا ہے۔

جواب:۔ عالیجناب رضی اللہ عنہ کا زمانہ انبیاء کا زمانہ نہ تھا۔

سوال:۔ لفظ (فی کُلِّ زمان) مندرج عبارت فتوحات مسطورہ بالا سے پایا جاتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں بھی ایسے ولی کا ہونا واقعی امر ہے۔ اور نیز اسی باب میں قبل از عبارت مذکور حضرت شیخ تصریح فرماتے ہیں۔ کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار انبیاء باجسامہم زندہ ہیں۔

جواب:۔ مفضول کا تصرف فاضل پر مثل تصرف جبرائیلی بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی اور مسلّم شدہ امر ہے۔ کیونکہ بوجہ تخالف فیمابین وجوہ فضیلت استبعاد مندرجہ سوال بخوبی مندفع ہو سکتا ہے۔ وہی آخری مکتوب شریف ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

چنانچہ عالیجناب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خضنا بحراً الم یقف علی ساحلہ الانبیاء یعنے ہم ایسے دریا میں ڈوبے ہیں۔ کہ جس کے کنارے پر انبیاء علیہم السلام کو کھڑا ہونا نصیب نہیں ہوا۔ بحر و دریا سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنے ہم کو بوجہ کمال اتباع ظاہری و باطنی شریعت و طریقت ذات پاک محمدی میں کامل فنا حاصل ہے بخلاف سائر انبیاء علیہم السلام کہ وہ اپنی اپنی شرائع میں رنگین ہونے کے باعث اس فنا کامل سے عاری ہیں۔

سوال:۔ عیسیٰ ابن مریم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام جب احادیث صحیحہ بعد النزول بشرع محمدی کے پابند ہونگے۔ لہٰذا کامل فناء کے مستحق ہوئے۔ اور عالیجناب کے فرمان مذکور لم یقف علےٰ ساحلہ الانبیاء سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ کسی پیغمبر کو ذات محمدی میں فناء ظاہری و باطنی نہ ہوگی

جواب:۔ فرمان مذکور کا مطلب یہ ہے کہ میرے قول ہذا سے پہلے کسی نبی کو بحر و ذات محمدی میں فناء کامل و اتباع شرع محمدی حاصل نہیں ہوا کیونکہ لم یقف میں کلمہ لم مضارع پر ماضی منفی کا معنی دیتا ہے۔

بنا بریں اگر بعد اس فرمان کے قرب قیامت میں عیسےٰ علیہ السلام کو اتباع شرع محمدی میں فناء کامل حاصل ہو۔ تو مخالف قول مذکور نہ ہوگا۔ والحمد للہ اولاً واخراً والصلوٰۃ والسلام علیہ ظاہراً و باطناً۔ العبد مہر و محبت کا بندہ علی کا نام لیوا۔ شاہ حبیبان و احمد

حلقہ بگوش از گولڑہ بقلم خود۔ ۱۸ صفر ۱۳۳۱ھ

م۔ اس مقام پر بہتیرے سوالات اور جوابات ابھی باقی ہیں۔ جن کی یہاں پر گنجائش نہیں۔

Marfat.com

کلام الملوک ملوک الکلام

یعنے خلاصہ تقریر علامۂ زمان آیۃ من آیات الرحمٰن شمس ہدایت مہر ولایت سیدنا و مقتدانا حضرت خواجہ سیّد پیر مہر علیشاہ صاحب مسند آرائے گولڑہ شریف لایزال ینیر قلوبنا بعلومہ و یقر عیوننا بمنطوقہ و مفہومہ و لازالت اشعۃ علمیہ یستنیر منہا کل فاضل نبیل۔ جو حضرت ممدوح الشان نے محرم ۱۳۳۱ھ میں بوقت معاودت از زیارت حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ انجمن نعمانیہ لاہور کے پچیسویں سالانہ جلسہ میں منتظمین کی التجا پر مشاہیر علمائے کرام کے سامنے فرمائی۔ اور بندہ حلقہ بگوش بارگاہ نے برائے افادہ و استفاضہ اہلِ علم و عرفان طبع کرا کر حضور کی مصنّفہ کتاب کے ساتھ شامل کر دی۔ (حبیب اللہ عفی عنہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَ مَنْ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیئٍ علیم والصلواۃ والسلام علی من انزل فیہ عزیز علیہ ما عَنِتُّمْ حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم وعلی اھل بیتہ وعترتہ المطھرین بتطھیرہ واصحابہ واحبابہ الذین معہ اشداء علی الکفار رُحَمَاءَ بینھم الفائزۃ منہ بفضل جسیم وعلم عمیم فاولیتہ فی اخریتہ واخریتہ فی اولیتہ کما ان ظھورہ فی بطونہ وبطونہ فی ظھورہ لشیئتنا الثبوتیۃ فی قولہ

Marfat.com

اذا اراد شيئاً ان يقول له كن وموجوديته بقوله فيكون
ذوات تنامع مكامن استعداداتها في الحضرة العلمية خزائنه
وفيضه الاقدس كما ان وجودات تنامع لواحقها في عرصة العين
المكتسي كساء وما تنزله الا بقدر معلوم فيضه المقدس منا
علينا لامنه كما ان منه لامنا ما لنا واول ظهوراته حين
الرحمن على العرش استوى ثاني شيوناته المبشر بما ارسلناك
الا رحمة للعالمين كما ان اخر رحماته اذا ما يشفع عنده
الا باذنه اول اذناته فهو صلى الله عليه وسلم اول ما خلق
الله نوره كما ان اخر بخاتم النبيين ظهوره ومن هنا
امتنع مثله ونظيره فان الاول ليس ثان وكما ان الثاني
ليس باول فامتناع شريك الباري عز اسمه من ذاته كما
ان عدم امكان نظيره صلى الله عليه وسلم من حيث بعض
صفاته فظاهر ان المقدورات غير محيطة بالمعلومات فاتضح
الامر باوضح الدلالات بغير مدخل مسئالة امكان
الكذب وامتناعه۔ اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هي۔

حمد بے حد اس رب کریم ورحمان ورحیم کے لئے کہ جس نے بعد
الوجود ہم کو اشرف مطالب وافضل مراغب یعنے علم کے وہبانیت
واظہار فضیلت سے بقولہ تعالےٰ قل ھل یستوی الذین یعلمون
والذین لا یعلمون وقولہ تعالیٰ وما یعقلھا الا العالمون و

Marfat.com

ہ تعالیٰ۔ انما یخشی اللہ من عبادہٖ العلماء وقولہ تعالےٰ
ایجابہٖ لابراھیم علیہ السلام انی علیم احب کُلّ علیم
زفرمایا۔ اور درود بے عداس رؤف ورحیم پر کہ جس نے اپنی مجسّم
ت ورافت اور مکملہ عنایت وشفقت سے بقولہ علیہ السلام فضل
الم علی العابد کفضلی علیٰ ادناکم رجلا۔ اس میں شک نہیں
شرف صفت بحسب شرف موصوف ہوا کرتا ہے۔ اور علم مقابل
ں چونکہ صفات الٰہیہ واجبیہ سے ہے۔ لہٰذا فضیلت علمی پر کوئی برہان
م کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ حسن وقبح اشیاء شرعی ہو یا عقلی
یف بیان مذکور بنا بر مسلک ہر دو فریق اہل نقل وعقل علمی فضیلت
لئے کافی ثبوت ہے۔ چونکہ جمیع علوم کا احاطہ خارج از قدرۃ عبد و
مکن ہے۔ لہٰذا اہم العلوم ومہتم بالشان علم یعنی علم دین کی طرف توجہ
ضروریات میں سے سمجھی جاتی ہے۔ چونکہ اس اشرف الانواع مہجور
طن حضرت انسان کا اپنے اصل تک رسائی کا یہی ذریعہ ہو سکتا ہے
علوم عقلیہ محضہ مثلاً مبدا فیاض حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے اس غریب
سافر سب سے پسماندہ ومہجور تر کو وطن اصلی میں پہنچنے کے لئے ہدایت
رمائی۔ کہ خبردار کہاں تُو اور کہاں میں کہاں ہستی اور کجا نیستی۔ نابود کو کیا
ال ہے کہ بالذات خود کچھ دکھا سکے یا حق مولیٰ ادا کر سکے وہ خود ناچیز
ہے بغیر امداد وتوفیق ہماری کیا کر سکتا ہے۔ اگر کچھ توفیق خداداد کے
دم سے ہو سکے۔ تو صرف اپنی کارروائی کو اکیلا ہر ایک شخص عابد

Marfat.com

حضرت سلطان یعنی ہماری عالیجناب میں مت پیش کرنا۔ کیونکہ ناقص ا
ردّی متاع بالذات خود در علیحدگی اس قابل نہیں ہوتا۔ کہ حضرت سلطان ا
پیش کیا جائے۔ البتہ عیب پوشی کا ہم ہی تجھے ایک آسان رستہ بتا
ہیں۔ اس معیوب اور ردّی رخت اپنے کو درضمن جیّد و عمدہ متاعوں ا
رختوں کے ہمارے پیش کرو۔ یعنی اپنی ردّی اور ناقصہ عبادت و بندگی
انبیاء اولیاء و ملائکہ کی عبادات میں شامل کرکر بصیغہ جمع ایاك نعبد وایا
نستعین عرض کرو۔ ہماری شریعت منزلہ کا مسئلہ ہے۔ کہ جب اجنا
مختلفہ کو ایک عقد میں بیع کیا جاوے۔ اور پھر بعض اشیاء کا عیب ظاہر
تو اس صورت میں مشتری یا ساری چیزوں کو واپس کرے یا سب کو
لے نہ یہ کہ ردّی کو واپس کرے اور اچھی کو رکھ لے۔ جب بندے
حق میں ہماری شریعت صرف ردّی اور معیوب کے واپس کرنے کا
نہیں دیتی۔ تو سلطان الکل و مولی الکل کی شان خداوندی سے زیبا نہ
کہ ردی عبادت کو واپس کیا جاوے۔ بلکہ یہی زیبا ہوگا۔ کہ سب کو منظو
کیا جاوے۔

حضرات سامعین یہ ایک تمثیل بطور مشت نمونہ خروارے کے از ہزار
اس غرض کے لئے پیش خدمت کر دی گئی ہے۔ کہ یہ ثابت ہو جاوے
بغیر علم دین و تعلیم شارع ایسے رستے کا معلوم کر لینا کہ جس سے اپنے خا
کی رضا حاصل کی جائے۔ یا وطن اصلی تک پہنچا جائے۔ ناممکن
بغیر علم کے انسان گویا مردہ ہوتا ہے۔ ولنعم ماقیل

Marfat.com

فی الجهل قبل الموت موت لاهله فاجسامهم قبل القبور قبور
ن امرءً لم یحیي بالعلم میت فلیس له حتی النشور نشور

یعنے جاہل مرنے سے پہلے مُردہ ہے۔ جہال کے اجسام گویا قبریں ہیں ظاہری
ے سے پہلے اگر شخص علمی حیات سے بے بہرہ ہے تو وہ مردہ ہے نہ زندہ
رت تک وہ مردہ ہی ہے۔

دینی علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قال النبي صلی اللہ
یہ وسلم طلب العلم فریضۃٌ علی کل مسلم۔ قال اللہ تعالیٰ
لا نفر من کل فرقۃٍ منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا
همم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون ط

عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جد میں دو مجلس مجلس اہل ذکر مجلس تعلیم و تعلم کو ملاحظہ فرمانے پر ہر دو
س کے اہل پر خوشنودی ظاہر فرمائی اور سلسلۂ تعلیم والے گروہ
ذاکرین پر ترجیح دی اور فرمایا۔ کہ انما بعثت معلما میں بحیثیت و
صب معلمی مبعوث ہوا ہوں۔ اور گروہ اہل علم کو شرف شمولیت بخشا
ور اُن کے پاس جلوس فرمایا۔

یونس ابن میسرہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ الخیر عادۃ والشر لجاجۃ ومن یرد اللہ به خیرا یفقهه
ی الدین وایضاً خیار امتی علمائها وخیار علمائها فقهائها
بہترین اُمت علما ہیں اور علماء سے برگزیدہ اہل افقاہتہ و فہم ہیں۔

Marfat.com

آیت مذکورہ و حدیث ہذا سے ثابت ہوا۔ کہ اہل قرآن و اہل حدیث میں سے
برگزیدہ گروہ اہل فقاہتہ و فقہا کرام کا ہے یعنی جن کو قرآن و حدیث میں
سمجھ و فقاہت ہو۔ بخلاف خیال اہل زمانہ موجودہ کے کہ فقہا کو مقابل اہل
قرآن و حدیث ٹھیراتے ہیں۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالے
مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ التفقهه فی الدین
حق علی کل مسلم اَلا تعلموا و تعلموا و علموا و تفقهوا ولا تموتو
جهالاً۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ما عند اللہ بشیءٍ افضل من فقهٍ فی
الدین، فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد و لکل شیء
عماد و عماد الدین الفقه و ایضاً العلماء ورثة الانبیاء و الله
للانبیاء علی العلماء فضل درجتین و للعلماء علی الشهداء فی
درجة سیدنا علی کرم وجهه فرماتے ہیں۔ العلم خیر من
المال العلم یحرسك و انت تحرس المال العلم حاکم علیه
و المال محکوم علیه مات خزائن المال و یبقی خزائن العلم
اعیانهم مفقودة و اشخاصهم فی القلوب موجوده
طالب علم دینی کاشان۔ قوله علیه السلام ان الملائکة
لتضع اجنحتها لطالب العلم راضی بما یطلب۔ طلباء کو فن کتا
سے کافی حصہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ قوله علیه الصلوٰة والس
قیدوا العلم بالکتاب و ایضاً استعمل یدك۔ کاتب کو اشکا

Marfat.com

حروف کی درستی اور ضبط بالنقطہ محل اشتباہ میں ضروری ہے بروایت مختلفہ ثابت ہے۔ کہ عربی زبان میں پہلا کاتب آدم علیہ السلام اور بعد طوفان اسمٰعیل علیہ السلام۔

عروۃ ابن زبیر فرماتے ہیں کہ پہلے کاتب متقدمین میں سے وہ لوگ تھے جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ ابجد ھوز حطی کلمن سعفص قرشت یہ لوگ مدین کے بادشاہ تھے اشکال حروف کو معمولی نظر سے دیکھنا نہ چاہیئے۔ یہی اشکال الفاظ پر اور الفاظ معانی پر اور معانی امر مجمل بسیط باطن پر دال ہے۔ اور وہی امر بسیط باطنی معانی بعد ازاں الفاظ بعد ازاں اشکال و نقوش سے ظاہر ہو رہا ہے۔ گویا عالم نقوش و الفاظ و معانی متکثرہ میں اُسی کا ظہور ہے جس کا جلوہ گاہ باقی عوالم ہیں۔

بنظر اعتبار و تدبّر جس عالم کو دیکھا جاوے ھوالاول۔ ھوالآخر ھوالظاہر۔ ھوالباطن کا درس ہو رہا ہے۔ عارف نے فرمودہ

نخستیں بادہ کاندر جام کردند مزاجش عکس آں گلفام کردند

اس پر از جانب فقیر:۔

بمہرِ آنکہ غیرش نیست موجود بخود آغاز و ہم انجام کردند

حضرات طلباء! آپ صاحبان میں سے کسی صاحب کو اگر جذبۂ ازلی نے یہاں تک رسائی نصیب فرمائی۔ تو پھر طبعاً خود بخود ہی نیازمند کے پہلے سوال من جملہ سوالات مندرجہ رسالہ فتوحات صمدیہ

Marfat.com

متعلق لمیتہ ترتیب حروف تہجی ا۔ ب۔ ت الخ کا جواب منکشف ہوجائے گا۔ جملہ اہلِ اسلام پر بدلیل قولہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ۔ طلباء علم دینی بما یتعلق بہ کی خدمت حسب توفیق واجب ہے۔

آخری معروض بحضرت طلباء

آپ صاحبان نے حدیث شریف انما الاعمال بالنیات کو بخوبی سمجھا ہوا ہے۔ اس کی تعمیل نہایت ضروری سمجھیں۔ مبادا کہ خدانخواستہ فساد نیت (جدل مراء) منہی فی الاحادیث کی وجہ سے اس عروۂ قصویٰ وربوہ علیہ سے گر جاویں اور بجائے حصول مرضاتِ خدا و رسول مورد سخط و غضب ہوجاویں۔ والسلام۔

الراقم

کمینہ ترین خلق اللہ خادم علماء و فقراء عبدہ المذنب امیدوار دعا اصحاب والاصفاء المدعو بمہر علیشاہ گولڑوی حال وارد لاہور

برمکان مجبی و مخلصی فی اللہ برخوردار غلام محمد کوٹی دار

۱۹ محرم ۱۳۳۱ھ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً لمن عطف لخوا ظهار فضیلة الاسلام۔ عنان بیان المؤلف وحلی باعراب فضل الله حواشی لسان المؤلف۔ ومصلیاً ومسلما علی سید المرسلین قائد الغر المحجلین الجامع علم الاولین والاخرین ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین واهل بیته وعترته وصحبه البررة اجمعین

اما بَعْدُ

معبود کی شناخت کا اصل ذریعہ قال الله تعالیٰ:۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ط

ارباب بصیرت پر ظاہر ہے کہ بغیر معبود کی شناخت کے عبادت متصور نہیں۔ اور معبود چونکہ دائرہ محسوسات و معقولات سے وراء الوراء ثم فہم ہے بقول حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ ؎

تُو نہ این ہستی نہ آں در ذات خویش ۔۔۔ اے بروں از وہم ہا و از بیش بیش

لہٰذا اس کی واقعی شناخت کا طریق حس اور عقل کو بغیر از وحی نہیں کہا جا سکتا

مقصود اصلی مندرجہ بالا آیۃ کریمہ سے ظاہر ہے کہ جن و انس کے پیدا کرنے میں بجز عبادت و معرفت کوئی امر زیر نظر نہیں رکھا گیا۔ لہٰذا ان امور سے بڑھ کر کسی اور امر کو نہ تو مقصود اہم اور ان کے مساوی قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ سوائے طریقہ مبینہ انبیاء علیہم السلام کے کسی اور طریق کو موصل الی المقصود کہہ سکتے ہیں۔

Marfat.com

وجوہ معاش و مکاسب کون سے جائز ہیں اس آیت کریمہ سے اقتضائے وجوہ معاش اور مکاسب کا پیدا کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے فان الموقوف علی الموقوف علی شیئ موقوف علی ذالک الشیئ ہاں اتنا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جو مکاسب و وجوہ و معاش مقصود اصلی کے منافی ہوں۔ یعنی اُن کی مزاولت و استعمال سے عقائد فاسدہ مخالفہ لما جاء بہ الشارع علیہ السلام دلمیں مرکوز اور قرار گیر ہوں اُن سے بچنا اہم ترین مقاصد ہے۔ چہ جائیکہ اِن مکاسب و وجوہ معاش کو مقصد اصلی پر فضیلت دی جائے۔ وما ھذا الامن المخترعات الواھیۃ لعبدۃ البطن۔

اسلام و اہائے اسلام کی موجودہ مسکنت کیوجہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی مسکنت اور غربت کی وجہ بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام بدا غریبا وسیعود غریبا فطوبیٰ للغرباء۔ پس بہر کیف ولا محالہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی نے سچا ہونا ہی ہے۔ اس پیشینگوئی کی معیار صداقت یہ ہے کہ موجودہ مسلمانوں کی طبیعتیں ظاہری اور فانی مال و عزت کی طرف مائل ہوئیں۔

ولو حصلت بطریق حرام اسلام اور جاودانی عزت کا خیال بالکل جاتا رہا۔ حتی القوا الکتب السماویہ وراء ظھورھم یا ولو حملوھا فمثلھم کمثل الحمار یحمل اسفارا۔

موجودہ ذلت کی وجہ شرک خفی ہے علمائے اسلام کی ذلت از ماست

Marfat.com

ہاست کی مصداق ہے حق اللہ کو ہم نے چھوڑا۔ حق العباد اُس نے
ں فرمایا۔ فی الصحیح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون
ن اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئاً وحق العباد
للہ ان لا یعذبھم انتھی بمعناہ۔ اس حدیث میں شیئاً کا لفظ
ہونیکی وجہ سے شرکِ خفی وجلی دونوں پر حاوی ہے۔ شرک خفی یعنے
علی الاسباب سے مومن کو بچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس شرک
سے بچنے پر ہی وہ متقی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ
سب آیہ کریمہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من
ث لا یحتسب کے وہ مرزوق ہونے کا بھی مستحق ہوتا ہے۔ اذ
ی فلیس۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیروا
نفسھم شرک خفی کا بیان بطور مشت نمونہ از خروار کر دیا گیا ہے
رک جلی کا مفہوم ہر ایک پر ظاہر ہے۔ اس کی تشریحات کی یہاں
رورت معلوم نہیں ہوتی۔

رسالہ مؤلفہ جناب چشتی محرم علی صاحب وفقہ اللہ لما یحب ویرضیٰ
ن بعنوان "گومگو" اس بے ہیچ کے ملاحظہ سے گذرا لاریب حقیقت
امین کے علاوہ جادو بیانی میں عدیم النظیر ہے۔ برادران اسلام کو
م ہے کہ رسالہ "گومگو" کو پڑھیں اور اُس کے مضامین پر خوب غور کریں۔
اس رسالہ کے پڑھنے سے میرے دل پر جو کیفیت طاری ہوئی۔ اس
ترجمان اشعار حسب ذیل ہیں:۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

Marfat.com

وصل وسلم وبارك دائماً علیٰ سیدنا محمد ن المصطفیٰ

آلہ وصحبہ فی الآخرۃ والاولیٰ ۸ شوال المعظم ۱۳۲۶ھ ہجری المقدس

العبد الغنی بہ عمن سواہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ ربہ

مثنوی حسب ذیل ہے :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مرحبا ای بُلبُلِ[1] بستانِ چشت — باز گو از گو مگو آں سرنوشت

ہر دم از اسلام و اہلش ایں صداست — ایں بیانِ نیک چشتی را سزاست

فیضیاب از بارگاہِ احمدؐی — جرعۂ بر دہریہ ہم فلسفی

کے مقابل با تو۔ تاند ہمسری — مستمد از شیخ عبدالقادری

نورِ چشمِ مصطفےٰ و مرتضےٰ — سیّدِ حسنی حسینی مہ لقاء

نور دیدہ تاجدارِ انما — مژدۂ از لا تخف دادہ بما

آں سگے کو شد مقیم کوئے او — شیر نارد تاب دیدن سوئے او

حب دلداری بخواجۂ خواجگاں[2] — مات فی حب الالہ او راست شاں

پنجتن[3] را بندۂ از جان و دل — دہریہ ہم فلسفی پیشت خجل

آفتابستی نہاں در ذرۂ — شیرِ نر در پوستینِ برّۂ

جُرعۂ از فیض مستانِ[4] الست — ریز بر دوں ہمتاں سکّانِ پست

قل لہم قولاً بلیغاً لیّناً — ولہم بین بیانا ہیّنا

---

[1] خطاب جدید برائے چشتی صاحب [2] حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی [3] (۱) مولانا مولوی معین (۲) قطب الدین (۳) فرید الدین (۴) نظام الدین (۵) نصیر الدین۔ [4] اشارہ بطرف حضرت سلطان معارف آگاہ حضرت خواجہ مستان شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد چشتی صاحب ۱۲۔

Marfat.com

بس بیفشاں نور بر ظلمانیاں — از غشاوۂ جہل ایشاں را رہاں
رشیراں ہمت و سرگرمی است — کارِ دُوناں حیلہ و بے شرمی است
دِ حق کردہ ترا مختص بدیں — ذالک فضل من اللہ العالمین
لہم بالنصح والحسن المقال — وارہم عن عقیدات الضلال
ں شدی موسوم با محرم علی — محرمی زاں عالمِ سرِ خفی
ں محرم با علی ہم خواندہ اند — از برایت حال نیکو راندہ اند
نی ہتک[۲] عزتت کردہ حرام — آں علیِّ غالبِ ذوالاحترام
حریمِ جمع در بیداء فرق — ماندۂ مہجور در ظلماء فرق
ں حدیثِ راہ پرخوں مے کنی — قصہ ہائے عشقِ مجنوں مے کنی
وح مستاں شاہ است نائی و نیت — میدہی ہر یک دمیدہ نائیت
غۂ تو گفتۂ آں روحت است — گو بظاہر انتسابش سوئے است
بِ دمساز خود پیوستۂ — از تکلفہائے کُلی رستۂ
بلِ بستانِ چشتی خوش بگو — ہاں وہا برگو۔ مگو اصلاً بگو
ود محتاج است۔ خواہد طالبے — ہمچناں کہ تو بہ خواہد تا بئے
ود میجوید۔ گدایان و ضعاف — ہمچو خوباں۔ کآئینہ جویند صاف
ئے خوباں زائینہ زیبا شود — روئے احساں از گدا پیدا شود
پس ازیں فرمود حق در والضحیٰ — بانگ کم زن۔ اے محمد بر گدا

---

۱ است بانکہ از مرکب اضافی بحسب اللغت مفہوم مے شود یعنی محرم و واقف علی اے ذات حق جل شانہٗ در مقام جمع
وجود عینی ۲ بر تقدیر آنکہ محرم بصیغۂ مفعول از تحریم باشد معنی اش حرام کردہ شد ہتک عزت او از جانب علی ای حق جل و علا
از کلام مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

چوں گدا۔ آئینہ جود است ہاں
دم بود بر سوئے آئینہ زیاں

فلسفی در ماہیٔ[1] عمرش تیر شد
وانکہ جُز ماہی است ز آبش سیر شد

دہریہ در عیش فانی کور و کر
ماندہ در علم کیانی خیرہ سر

مُرغ کاب شور باشد مسکنش
او چہ داند جائے آبِ روشنش

ایکہ اندر چشمۂ شور ست جات
تو چہ دانی شط جیحون و فرات

ای تو نارستہ ازیں فانی رباط
تو چہ دانی صحو و سکر و انبساط

وربدانی نقلت از اب و جد است
پیش تو ایں نام ہا چوں ابجد است

ابجد و ہوز چہ فاش است و پدید
بر ہمہ طفلان و معنی بس بعید

تو چہ دانی سرِّ ایں را اے عمی
چوں ندانی کل شیٔ فی کل شیٔ

ساعتے واکن عقال بعیر[2] را
بشنو از نے نالۂ شبگیر را

تا بہ او یعقل بہ او یبطش شوی
ہم بدو یسمع بدو یبصر شوی

لوح محفوظت شود مشہود عین
از چہ محفوظ است محفوظی ز شین

غیر ازیں معقولہا معقولہا
بینی اندر دل علوم انبیا

علم تو علمش و علمش علم تو
حلم تو حلمش و حلمش حلم تو

تو نہ ماندی چونکہ بس۔ گو کیست ایں
فی مرایا العدم قد ظہر المزید

ایں زماں جاں دانم بر تافت است
بوئے پیراہن یوسف یافت است

من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست
شرح آں یارے کہ آں را یار نیست

---

[1] ماہی بمعنے چیست ایں اشتر را بہ بندند یعنی عقل کہ ماخوذ است۔ از عقال البعیر سیمانے کہ بآں زانوئے ا
بہ بند

از ہمہ اوہام و تصویرات دور — نور و۔ نور و۔ نور و۔ نور و۔ نور و نور

این سخن لاریب حق است اے اخی — وجھہ فی کُلِّ شیئٍ یتجلی

خاصہ در انسان کہ نوعِ آخر است — کونِ او جملہ جہاں را حاضر است

زیں جہت عالم صغیرش گشتہ نام — فالعوالم اربع بنگر تمام

این سخن را نیست پایاں اے پسر — باز خواں از گو مگو نعم الخبر

کیست نے آنکو سراید دم بدم — من نیم واللہ یارا من نیم

این فغان و نالہائے زارِ او — میرود تا صحنِ عرشِ یارِ او

ہمچو نے گشتہ تہی از خویشتن — زار و گریاں است از حُبِّ وطن

اوست فانی از خود و باقی بحق — من سُراہ قد سرای رب الفلق

بیندش چشمے کہ دید از غیر دوست — مطمحش لا غیر الّا روئے دوست

دیدنِ چشمِ محمّد از شقی — کے بود چوں دید بوبکرؓ و علیؓ

گفت لیلےٰ را خلیفہ کاں توئی — کز تو مجنوں شد پریشان و غوی

ازدگر خوباں تو افزوں نیستی — گفت خامش چونتو مجنوں نیستی

دیدۂ مجنوں اگر بودے ترا — ہر دو عالم بے خطر بودے ترا

چیست دانی چہرۂ زیبائے دوست — دید حق را آئینہ گویم نہ اوست

بالبِ دمسازِ خود جفت است او — زاں چو نے بس گفتنی گفت است لو

سر اونائی است او جُز نے نیست — شورہائے ہوئے او بے وے نیست

سلہ ای من حیث الاسماء والصفات۔ عارف فرمودہ است ؎

خواہی کہ خدا بینی در چہرۂ من بنگر ؎ من آئینۂ اویم او نیست جُدا از من

Marfat.com

گفتۂ نے گفتۂ نائی بود — گوظہورش از دہانِ نے شود

نے کہ ہنگامِ حکایت بر دہد — از جدائیہا شکایت مے کند

کز مقامِ وحدتم رانیدہ اند — زاں ز شورم مرد و زن نالیدہ اند

کردہ ام جبروت اسماء را عبور — عالمِ ملکوت را کردم مرور

گشتہ ناسوت آخر این منزل مرا — زیں جدائیہا جگر خوں شد مرا

چوں تنگریم در فراقش سر بسر — نیست در عالم زمن مہجور تر

در حریمِ وصل با شاہِ وجود — خفتہ بودم ہجر را راہے نہ بود

گشتہ ام محروم از قربِ ہمیں — در حضیض آوردہ موجِ پنجمیں

مولانا رومؒ — سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق — تا بگویم حال دردِ اشتیاق

ہر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش — باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

آں دہم ببروں کہ او در سن دمید — آرمیدم باحق. از خود شد رمید

(سوال) ہاں مگو او چونکہ باحق و اصل است — جملہ مطلوبات او را حاصل است

پس ز ہجرانش شکایت بہرچیست — وز جدائیہا شکایت بہرچیست

(جواب) زانکہ وصلِ مطلق است اینجا محال — تا نبود پیوند جسم و جاں بجاں

راست فرمود است مولانا بیان — در دمِ آخر چو رفت او زیں جہاں

من شدم عریاں ز تن او از خیال — میخرامم در نہایات الوصال

تا بود اینجا تشتتِ جسم و جان — کے رخِ جاناں عیاں دیدن توان

او ز جان و جاں زاو ستور نیست — لیک کس را دیدِ شاں دستور نیست

مظہرِ ذات است روحِ بے نشاں — ہمچناں کاسماش را باقی جہاں

Marfat.com

مولینا رومؒ

بحث جاں اندر مقامِ دیگر است
بادۂ جاں را قوامِ دیگر است

جملہ اسماء را تو مرآۃ آمدی
زاں خلیفہ و مظہرِ ذات آمدی

آمدی از دور لیک اے خوش لقا
گوئے بردی از ملک یا مرحبا

علم الاسماء طرازِ جانِ تست
اسجدوا لآدم اندر شانِ تست

از کمالت گر ملک آگاہ بدے
کے اتجعل[1] گفتہ خود رسوا شدے

ناید ایں اندر لباسِ صوت و حرف
غوطہ باید خورد در دریائے ژرف

چشم بند و گوش بند اے بینوا
صحنِ دل را نیک روب از ماسوی

کُن سفر در خود بہ جعت قہقری
تا ز رمزِ روح و جانت پے بری

پائے کوباں تا ببامِ اوررسی
از خودی خود بروں آئی رہی

از وطن بینی و از اہلِ وطن
جانِ خود بینی گریزاں آئی ز تن

فہم کن انا الیہ راجعون
ابتداؤ انتہایت شد ہمول

مولینا رومؒ

اسم خواندی رو مسمی را بجوی
مہ ببالا دان نہ اندر آب جوئی

اذکروا اللہ کار ہر او باش نیست
ارجعی بر پائے ہر قلّاش نیست

اذکر و انی راست اذکر در قفاء
ذکرِ تاں را ذکرِ او نعم الجزاء

با ملائک حق بگوید در سماء
دوست دارم آں کثیر الذکر را

دوست دارید ش کہ او محبوبِ ماست
ورفعنا لک ذکرک راست است

دادہ اسمش شرح صدر و رفعِ ذکر
ذکرِ او ہر جا کہ از ماہست ذکر

ما نہ بے او او نہ بے ما بالیقیں
گفتۂ او گفتۂ ما شد ازیں

---

[1] اتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک الایۃ

Marfat.com

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ زیں بود — لیک نے ہر کس سزائے ایں بود
ذاك فضل منه الله یَصْطَفِیْ — من یشاء من عباده یا اخی
خاصہ پاکانے کہ از خود رستہ اند — دیدہ از غیرت بروئش بستہ اند
کردہ باجاؤک[1] نوط اجابتش — از وَلَوْ خواں نار حیما آیتش
آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست — فانی است و دستِ او دستِ خداست
از دہن ہائے خلائق شد عیاں — معنے اذکر کم اے مہرباں
ظرفِ اذکر اذ نسیت کے بود — منسی و مذکور ہر گاہ وے بود
ذکر کن ذکرے کہ غیر از دل رود — غیر منسی ذاتِ حق در دل بود
ذکر یادِ دل بود نے از سخن — کو بود صوت و ہوائے از دہن
چونکہ روحت غرقِ یادِ حق بود — جامۂ ہستی بکلی شق بود
ذاکر و مذکور و ذکرت یک شود — اندریں دم غیر حق بیشک رود
غیر تو ہستی۔ بروں شو از حرم
خود حجابِ اکبری۔ قم لا جرم

آں وحید الدہر عارفِ بایزید — با ملائک گفت از شوقِ مزید
ہیچ تاں یابید از شاہم نشاں — عرش جائے اوست خواندم در قرآں
جملہ گفتندش کہ بر ما کُن عطا — گو خبر از آں شہِ ارض و سما

---

[1] ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفر الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا

تواباً رحیماً [2] اذکر ربك اذا نسیت الایة

Marfat.com

شنیدیم آنکہ قلبِ مومن است — تخت گاہش زان ز ہجراں ایمن است

یا محیط الکل خلاق الوریٰ — ظاہری و باطنی در دو سرا

عالمے را در تحیّر کردۂ — با ظہورِ کاملت در پردۂ

یا محیط الکل وہاب النعم — علم تو ہست از علومِ ما اَتم

تو محیطی کے محاطِ ما شوی — علمنا کیف علیک یحتوی

برتری از فہم و قال و قیلِ ما — خاک بر عقلے و بر تمثیلِ ما

کے تند بر شعلہ تارِ موئے کے — کے ز کنہت قول راند عاقلے

مالک الملکی واللہ احد — لَمْ یَلِدْ۔ لَمْ یُوْلَدْ اَللّٰہُ الصَّمَدْ

لَمْ یکن۔ احد۔ لک کفواً ولم — لیس شَیْئٌ مثلک یا ذا الکرم

تو چنانستی کہ خود کردی بیان — در صحائف سابقہ ہم در قرآن

لطف با ما در بطونِ اُمہات — کردۂ آنچہ نکردہ موسم با نبات

گر نہ[1] سبقت کردے رحمت بر جلال — جملہ عالم ماندے در تیہ زوال

زیں سبب رحمٰن باللہِ قرین — آمدہ در بسملہ از بہترین

عالمے را از عدم کردی بدر — آفریدی جملہ را از خیر و شر

لیس فی الفیضین[2] یا رب العلا — یرجع الشین الیک لا و لا

لم جعل الشر شرًّا باطل — اذ تخللہ ہنالک عاطل

لم جعل الشر موجودًا بداں — خیر ذاتی ہست و شر عارض بداں

---

[1] اے فیض اقدس و مقدس [2] اے تجلی رحمانی ازینجا خواہی فہمید کہ الرحمٰن علی العرش استویٰ فرمود۔ نہ اینکہ
علی العرش استویٰ از برائے ہمیں معنی کہ غیرت جلال ذات ماسوائے را اجازت شرکت فی الوجود نہ
بخشد بخلافِ رحمتِ عامہ فتدبر منہ۔

Marfat.com

علم تو تابع است مر معلوم را — کیف زید یبقی زاں شد خطا
گر نہ لطفت یاور مظلوم بدے — کے جواب الست را ملہم شدے
خلقتِ ما کردی از ماءِ مہین — احسن التقویم کردی ذوالیقین
پس عطا کردی بما عقل و حواس — تا کہ از اعمال ما بینی سپاس
از پئے لطف و ہدایت واز سُبل — نیست مارا جز اطاعت بارسل
ہم ز فضل و رحم خود یا ذوالعلاء — کردۂ ارسال رسل و انبیاء
تا کہ ختم الانبیاء جد الحسنؓ — آخر آمد بود فخرِ انجمن
خواند بر ما روشن و معجز کتاب — داد مارا شرع با فصلِ خطاب
علم وحی آمد دلیلت سر بسر — عقل جزوی ہست اینجا خیرہ سر
عبدۃ البطن اند ابنائے زماں — کہ فضیلت میدہند ایں را بر آں
کور و کرّ اند بس غافل ز یار — روز و شب در حظِ نفسانی دوار
معدہ را بگذار سوئے دل خرام — تا کہ بے پردہ ز حق آید سلام
تا الست از وے شنوئی ایں زماں — ہم بلےٰ آری مجیباً بر زباں
وحدت است باشد بکثرت جلوہ گر — پس خرامی در وصالش سر بسر
تا بدانی سرِّ اطوار وجود — کیست دیار اندریں دار وجود
کُلُّ شَیْءٍ ھالِکٌ مشہود عین — باشدت آنم۔ رہی از عین و شین
راکعاً سر شار از روئے کسے — ساجداً از دید ابروئے کسے
بینی اورا اندریں آئینہ ہا — ثم وجہ اللہ بفہمی بے خطا
بینی عالم را ظہورِ حق گہے — گاہ حق ظاہر و باطن عالمے

Marfat.com

لا یصح عندک فی ذا الشهود — شمت الاعیان رائحة الوجود

گاه بینی عین ثابت را عدم — منصبغ صبغات او اندر قدم

گاه وجودِ خاص دانی مر ورا — پس انا الحق در سرائے بر ملا

در تصوّر ذاتِ او را کنج کو — تا در آید در تصور مثل او

(آفتاب آمد دلیلِ آفتاب — گر دلیلت باید از وے رُو متاب)

جذب و شوقِ بلبلِ بستان چشت — باز نالاں گشت بر گلہائے کشت

سنة اللہ چونکہ جاری شد بریں — در بہاراں سبزہ روید از زمیں

مدتے ایں مثنوی تاخیر شُد — مہلتے بائیست تا خوں شیر شد

ہاں نگوئی معجزاتِ انبیاء — شُد خلافِ نصِ شرعی اے کیا

سنتش را نیست تبدیلی نہ ضد — شاہدش برخواں ز قرآں لن تجد

پس خلافِ نیچر و قانونِ او — در شتا صیفی چساں آید بتو

زانکہ ایں ہم بر وفاقِ عادت است — معجزہ ہم در طباقِ سنت است

عادی و غیرش وثاقِ سنتش — وافر و کم بر مذاقِ عادتش

کثرتِ او قلتِ ایں از قِدم — در محاطِ سنت و جف القلم

نیچری چوں اندریں جانکاہ شد — لاجرم زیں نکتہ کم آگاہ شُد

صدق طالب جود آں ربِ صمد — پیش از فضلِ بہاراں بر دہد

لیک مختصٌ بذاک من یّشاء — از عبادش انبیاء و اولیاء

آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعا است — فانی است و دستِ او دستِ خدا است

از دہن ہائے خلائق شد عیاں — معنی اذکرکم اے مہرباں

Marfat.com

شیئ اللہ شاہِ جیلاں اعظمی — یا معین الدین چشتی آتنی

ہر زباں یخواند از عشقِ مزید — یا فرید و یا فرید و یا فرید

رحم فرما اے سلیمانِ زماں — الہداے اے تو نشانِ بے نشاں

المدد یا شمس دیں غوث جہاں — فضل کن یا فضلِ دیں کہف الاماں

چوں حدیث روئے شمس الدین رسید — شمس چارم آسماں سر در کشید

نورِ روحانی و ہادِ شمس سیال — کاوست حقانی و باقی بے زوال

از افول آمد منزہ شمسِ دیں — غیرش آفل لا احب الآفلیں

شرح احسانات و فیضِ مستمر — ایں زماں بگذار تا وقتِ دگر

اولیاء صیقل گرانِ روم داں — نے چو نقاشانِ چین لعبت گراں

دل ز غیرِ دوست چوں صافی کنند — ہر دو با خود آئینہ بازی کنند

عکسِ ماہ روئے فتد آنگہ درو — کہ مصفّا باشد و ہم رو برو

پاک کن مرآتِ دل از غیرِ حق — کے تری فیہ وجوہاً وجہہ حق

رنگِ غیریت ز مرآتت بکن — منعکس فیہا علوم از ذوالمنن

تا بیابی علمِ خود از علمِ او — ذات و او صافش ہمہ ظاہر ز تو

نے نجوم است و نہ رمل است نہ خواب — وحیِ حق واللہ اعلم بالصواب

از پئے رو پوشِ عامہ در بیاں — وحیِ دل گوئند او را صوفیاں

تا عرافِ غیبی آید از اساس — گشت چشتی پاسِ حق را ھدیٰ سپاس

آنکہ ہتک عزتش کردہ حرام

محترم کردش بنزدِ خاص و عام

Marfat.com

آں علی۔ غیوّر و منان و صمد — راجئی خود را کجا رسوا کند
یا الٰہی فیض از وہبانیہ — زِ دو بارک انجم نعمانیہ
انجمن نعمانیہ شد دارِ ایں — تاجدارِ خدمتش آں تاجِ دیں
داں سلیم الطبع والدیں خوش صفات — آں سلیم اللہ مفتی نیک ذات
حق سلامت داردش از رنج و تاب — دین و دنیا باشدش خیر المآب

ہم چراغِ دین احمد خادمش
الاماں یارب زبادِ صرصرش

والانامۂ اوّل — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دربیان عوالم اربعہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونصلی علی اول موجود من نورہ وآلہ وصحبہ ؕ

برخوردار قائم علی حفظک اللہ دُعا و سلام

اما بعد رقیمہ مرسلۂ آں برخوردار کاشفِ ما فیہا گردید۔ والحمد للہ علیٰ ذالک فانہ لاحول ولا قوۃ الا بہ۔ بجواب استفساریکہ روزے از مُراد مصراع مندرجہ مثنوی عرفان (مثنوی گومگو) ء فالعوالم اربعہ بنگر تمام رفتہ بود مختصراً نوشتہ آید فالعوالم اربع عالم اعلیٰ۔ عالم استحالہ۔ عالمِ تعمیر۔ عالمِ نسب۔ عالمِ اعلیٰ عبارت است از اول موجودات

Marfat.com

یعنی حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ المسمات بالعقل۔ چنانچہ عالم استحالۂ تعبیر است۔ از کرات عناصرِ اربعہ و عالمِ تعمیر از روحانیات مدبّرہ و عالم نسب از معقولات تسعہ عرض الخ قال اللہ تعالیٰ فی انفسکم افلا تبصرون۔ عزیز این ہر چہار عالم وردہ موطن (عالم اکبر و عالم صغیر) حضرت انسان موجود اند از عالم اعلیٰ حقیقت محمدیہ۔ و عرش محیط۔ و کرسی۔ بیت معمور ملائکہ۔ زحل و فلک او۔ مشتری و فلک او۔ مریخ و فلک او۔ شمس و فلک او زہرہ و فلک او۔ عطارد و فلک او۔ قمر و فلک او ہستند و نظائر اینہا در حضرتِ انسان بحسب ترتیب مسطور موجود۔ روح انسانی۔ جسم انسانی نفس قلب۔ قوائے باطنہ۔ قوت علمیہ۔ قوت ذاکرہ۔ قوت عاقلہ۔ قوت مفکرہ قوت وہمیہ۔ قوت خیالیہ۔ قوت حسیہ۔ نظائر اربع عناصر در حضرت انسان آتش۔ ہوا۔ آب۔ خاک۔ طبقات سبعہ زمین۔ سودا۔ غبرا۔ حمرا۔ صفرا بیضا۔ زرقا۔ خضرا۔ خون۔ بلغم۔ نظائر سودا در حضرتِ انسان۔ جلد۔ شحم۔ لحم عروق۔ عصب۔ عضلات۔ عظام۔ نظائرِ عالم تعمیر در حضرت انسان روحانیین (قوائے انسانیہ) حیوان (ما تحیی من الانسان) نباتات (کل ما ینمو من الانسان) جماد (ما لا یحس من الانسان) نظائرِ عالم نسب۔ عرض (سود وغیرہ کیف (قوال من الصحۃ والسقم وغیرہ) کم (ایں عضو دراز است از عضو دیگر) این (سر بر گردن است) زمان (حرکت سر بوقت حرکت دست) اضافت (ایں پدر است و ایں پسر) وضع (بالائے زید و تحت او) فعل (مثلاً خوردن) انفعال (مثلاً سیر شدن) اختلاف صور مثلاً اختلاف بغل و حمار و شیر وغیرہ و نظیرش

Marfat.com

قوۃ قابلہ برائے صور منویہ۔

برخوردارا ! اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ، وَفِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ را اسرار ند کہ بغیر از مطالعہ کتاب خود رجعت قہقری در خویش تا وصول بوقت الست بربکم نتواں فہمید ؎

خوں نابۂ دل خور کہ شرابے بہ ازیں نیست ؛ دنداں بجگر زن کہ کبابے بہ ازیں نیست

در کنز و ہدایہ الخ

البتہ بعد از تعمیل ہذا مقام ؎

الست از ازل ہمچناں شاں بگوش بفریاد قالوا بلےٰ در خروش

مشہود عینیت گردد مع ہذا نعرۂ

کس ندانست کہ منزل گہ معشوق کجا است ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

برزنی ۔ عزیزا در ہمیں مثنوی بیت ذیل بنظر گذشتہ باشد ؎

ساعتے واکن عقال بعیر را بشنو از نے نالۂ شبگیر را

شرح آں و امثالش دفترے مے طلبد ضخیم مضامینش بمنزلۃ روح اند برائے جسم عوالم اربع مسطورہ بالا چہ مے گویم و چہ نویسم قلم و کلم ہر دو معترف اند بعجز و نادانی۔ سُبْحَانَہٗ۔ سُبْحَانَہٗ۔ سُبْحَانَہٗ۔

حافظ علیہ الرحمۃ راست فرمودہ ؎

خلوت گزیدہ را بہ تماشا چہ حاجت است چوں کوئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است

و بر طبق نالۂ شبگیر مندرجہ شعر بالا چہ خوش فرمودہ ؎

شب تاریک بیم موج و گرداب چنیں حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا

کہ اینجا از خود در خود رفتن و سوختن و ساختن است۔ ایں مجموعہ عالم

Marfat.com

خلق وامر از حقیقت جامعہ خویش صدائے (کہ عشق آساں نمود اول) و
لوائے (فحملہا الانسان) برزدہ ولوم (اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا) و
صدمات (ولے افتاد مشکلہا) برداشتہ و مظہر اسمائے توّاب وغفار
وامثال اینہا گشتہ خلعت تکمیل یعنی خلافت پوشاں منصۂ ظہور آمد
وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ انسانِ عین العالم واولہ واٰخرہٖ وعترتہٖ
واٰلہٖ ع "ایں زماں بگذار تا وقتِ دگر" والسلام خیر ختام

مہربان من چشتی صاحب۔ مولوی تاج دین احمدؐ صاحب!
بعد اہدائے سلام مسنون الاسلام عذر عدم تعمیل عنایت نامہ در باب
شمولیّت جلسہ انجمن نعمانیہ لاہور مشرح رسانند والعذر ہوالعذر۔
والعذر عند کرام الناس مقبول

کیف لا وکل میسر لما خلق لہٗ

واین بے ہیچ از تہ دل دُعائے ترقی عروج مدرسۃ الاسلام مدرسہ
نعمانیہ وحسن خاتمہ متعلقانش از معلمین ومتعلمین ومعاونین بدرگاہ
آں مجیب المضطر وکاشف السوء مینماید۔ اغلب آنکہ ایں خلوص
تدارک ما فات من الحضور الجسمانی خواہد نمود۔ مکرمی جناب مولوی غازی
صاحب بلاہور رسیدہ باشند۔ تجدید اقامتِ آں جا از حضرتِ
اوشاں باید طلبید وہر لحظہ در حسنِ نیّت وتفویض کُلّی بحضرت حق جل و
عُلا باید بود۔ کہ بغیر ازیں امید حصولِ دولتِ جاودانی بطالت وجہالت

Marfat.com

امر مندرجہ بیت حضرتِ سعدی علیہ الرحمۃ را واجب التعمیل انگارند ؎

یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش دوم آنکہ در غیر بدبیں مباش

طاعتِ خالق عز اسمہٗ وخدمتِ خلق را نسخہ جامع برائے حصول شفائے

مانی دانند ای مخلوقِ کان

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتند این چہ بود ؟ گفت گہ گہ ایں سگے در کوئے لیلیٰ رفتہ بود

شرب ہذا را منافی امر معروف ونہی عن المنکر نہ پندارند کہ ایں از اہم

ہمات شعب خدمتِ خلق است۔ زیادہ دُعا۔ والحمد للہ اولا وآخرًا

العبد الملتجی الی اللہ الصمد عومہر علیشاہ عفی عنہ بقلم خود

الانامہ دوم در اوادم اربعہ حامدًا ومصلیًا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

برخوردار قائم علی حفظک اللہ تعالےٰ

بعد دعا وسلام آنکہ بجواب رقیمۂ آں مخلص کہ بتاریخ پنجم ماہِ حال رسیدہ بود۔ قدرے تشریح مصراع فالعوالم اربعہ بنگر تمام نوشتہ روزگذشتہ ششم ماہِ حال فرستادہ شد امروز ہفتم ماہِ حال نسخۂ دیگر ہماں مصراع را مشرح نمودہ۔ بتو میفرستم فاحفظہٗ۔

فالاوادم اربعہ بنگر تمام۔ آوادم جمع آدم است۔ ومراد از اوادم چہار گانہ چہار افراد اند۔ از نوع متحدہ الحقیقۃ متمایزۃ الخلق۔ یعنے آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام۔ وعیسیٰ علیہ السلام۔ وسائر ولد آدم علیہ السلام کہ ہر یکے

Marfat.com

را خلقتے و ساختے است مخصوص باوجود اشتراک در صورت و روحانیت
اینجا قادرِ مطلق و فاعل مختار فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اظہار قدرتِ کامل
و تیز نگہائے او فرمود تا کہ ضعیف العقل مغلوب الوہم زعم نہ کند
کہ منشائے انسانی را خلقت از سببِ واحد است۔ کما ہو مزعوم المجوسیہ
دیدہ اند۔ کہ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ
شرح کیفیّت خلقت آدم علیہ السلام است۔ آدم علیہ السلام را بغیر
و مادر و حوّا علیہا السّلام را از آدم علیہ السّلام و عیسیٰ علیہ السلام را
مادر و سائرِ بنی نوع را از مادر و پدر آفرید۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ بعض
ملائکہ را امر فرمود کہ مشتے از ہر جنس خاک بیارند۔ او سبحانہ آں خاک
گرفتہ بہر دو دست خمیر فرمود۔ کما قال (لما خلقت بیدی) و
پیش از خلقت آدم علیہ السّلام نزد ہر یکے از ملائکہ ودیعتی برائے آدم
علیہ السلام نہاد و فرمود کہ (انی خالق بشراً من طین) و قتیکہ
راپیدا سازم۔ ہر یکے از شما امانت را پیش او نماید و بدو سپارد
ثم اذا سویتہ و نفخت فیہِ من روحی فقعوا لہ ساجدین
در پشت آدم ما کان فی قبضیہ را از سعدا و اشقیا نہاد۔ فسبحان
من جمع بین الاضداد فقال ھٰؤلاء فی الجنۃ ولا ابالی و ھٰؤلاء
للنار ولا ابالی۔ فسبحان من صورہ وعدلہ و سواہ ثم نفخ
فیہ من روحہ پس ہمیں نفخ اخلاط اربعہ۔ صفراء۔ سوداء۔ خون
بلغم۔ در اجزاء او سریان کرد۔ صفراء از آتش کما قال عز من قائل

Marfat.com

ن صلصال کالفخار۔ وسودا (از خاک کما قال خلقه من تراب)
دن از ہوا کما قال (مسنون) چہ بعد از تغیر ریح بسبب ہوا (مسنون) گشتہ۔
لغم از آبے کہ بدو خاک گل نمودہ شدہ باز در وقوت جاذبہ و ماسکہ
ہاضمہ ودافعہ وغاذیۂ ومنمیہ وحاسہ وخیالیہ۔ ووہمیہ وحافظہ و
کرہ من حیث ہو حیوان عنایت فرمود۔ البتہ قوائے اربعہ قوت خیال وہم
فظ۔ ذکر در انسان اقویٰ است از سائر حیوانات باز انسان را بقوت
صوّرہ ومفکرہ وعاقلہ مختص فرمود۔ ثم انشاناہ خلقا آخر اورا بہمہ قوے
کورہ درّاک۔ حیّ۔ عالم۔ قادر۔ مرید متکلم۔ سمیع۔ بصیر نمود فتبارک
للہ احسن الخالقین۔ حتیٰ کہ اورا بہر اسمی از اسمائے خویش تخلق و
فوظ گردانید بقدر معلوم و محدود۔ ایں معنی منجملہ محامل (ان اللہ خلق
دم علیٰ صورتہ) محملیست غیر بعید و بسبب ہماں تخلق و تجلی شایان
عت خلافت گشتہ (اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً) وجہ قیام فی الارض
یز ایں تخلق باخلاق اللہ و اتصاف باوصاف اللہ است چہ حدوث و
ہور آثار۔ اسمارا۔ محلی باید حسب تغیر و تبدل مثل زمین کہ از عالم تغیر
ست نہ آسمان وجنّت وقید (بقدر معلوم و محدود) مذکور
بالا و نیز اصالت و انعکاس مابہ الامتیاز است مابین عبد و معبود باقی
اند وجہ تخصیص اتصاف باہل اللہ وہو ہذا قابلیت انعکاس شمسی علیٰ
حسب اختلاف القوابل لطافۃ وکثافۃً مختلف بیاشد بنا بریں روشنی
زمین بروشنی آئینہ نمے ماند کہ اشعات و لمعات او را تقریبا اشعات و

Marfat.com

انوار آفتاب میگویند۔ بخلافِ زمین۔ ایں است تمثیل فرقِ مابین اتصا
اہل اللہ و اتصافِ عوام۔ اینجا است کہ در ہیبا یا بلسان حکماء ہیولےٰ او
از ہمہ کائنات حقیقۃ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ قبولِ فیض و انعکا
تجلّی نوری نمود و قریب تر از ہمہ مردم بآں حقیقت امام الاولیاء و سر الابد
علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ بود۔ کما صرح بہ الشیخ الاکبر قدس
الاطہر پس اعتراض بعض نااہلان بر فقرہ (المتخلق باخلاقِ اللہ و المتصف
باوصاف اللہ) کہ مندرج است در سلسلۂ عالیہ چشتیہ ساقط گردید۔ روشنی
زمین ہماں روشنی آفتاب است مگر آفتاب را اصالتاً و زمین را انعکاس
سمع بصر ارادۂ زید ہماں سمع و بصر و ارادۂ حق است سبحانہ و تعالیٰ الا للحو
سبحانہ و تعالےٰ احاطۃ تامۃ۔ الا انہ بکل شیئ محیط۔ و زید را بطریق
نقص فما للتراب رب الارباب باز ایں خلیفہ مبتلی ببلیات متعددہ و
متنوعہ از جہت ظہور آثارِ مختلفہ گشت لیبلوکم ایکم احسن عملا
(و لے افتاد مشکلہا) عزیز از تربیع و تنوع کیفیت خلقتِ او اوادم اربعہ را
حق سبحانہ و تعالےٰ بر طریق کلمہ جامعہ در آیۃ (یایہا الناس انا خلقنا
من ذکرٍ و انثیٰ) ارشاد فرمود از خلقناکم خلقت آدم علیہ السلام و از
(من ذکر) خلقت حوا علیہا السلام و از (انثیٰ) خلقت عیسیٰ علیہ السلام
از مجموع (ذکر و انثیٰ) من حیث المجموع سائر اولاد آدم۔

باید دانست کہ بریں بیچارہ ہر چہ افتاد از مداخلت خود و تامل قوۃ
مفکرہ افتاد چہ خوش بودے اگر ہمگی خود را بدست علیم مطلق دادے

Marfat.com

چنانچہ در یوم الست دادہ بود۔ و بطفیل و تصدق ہمیں سپردگی مصیب در جواب بلیٰ شدہ واز ہمیں جا کلمۂ انبیاء کلمہ واحدہ ہست ولو اختلف الملل والنحل وکسانیکہ در علم باللہ اخذ از قوۃ مفکرہ نمودند۔ قالوا ما قالوا وما اتفقوا علیٰ کلمۃ واحدۃ فالاسوۃ الحسنۃ والصراط المستقیم ہو التفویض الکلی الی الحق سبحانہ ولہ الحمد والیہ المشتکیٰ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ از ہمیں سپردگی موہوبی است اصابت و جرأت ایں بے ہیچ در مقابلہ دجال و ابلیس در عالم رویا بعمر ہفت یا ہشت سالگی تخمینا۔ چنانچہ ذکر ایں ماجرا گوش گذار بعضے از احباب نمودہ ام بضاعتِ قلیل بذریعہ منی آرڈر برائے نعمانیہ حفظہا اللہ امروز یا فردا فرستادہ خواہد شد آں عزیز میداند کہ حالِ ایں جانب مثل حال قائلہ (آس پاس پلاؤ چوں خیر سلا) است تا دمِ حال صاحبِ زکواۃ نیم۔ والحمد علے ذالک ایں نفس از ہمت دون منست ورنہ چونکہ خدا داریم۔ ہمہ داریم اللّٰھم لک الحمد والیک المشتکیٰ۔ (نیازمند اہل اللہ مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

والانامہ سوم در تشریح والانامہ دوم) وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ در آیۃ (یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی) بیان انواع اربعہ برائے جسم انسانی واختلاف لحاظ است۔ مقدمہ

ما خلقت آدم علیہ السلام قال اللہ تعالیٰ خلقتہ من تراب)

Marfat.com

۲ خلقتِ حوّا از ضلع آدم علیہ السلام (کما ورد فی الحدیث)
۳ خلقتِ عیسیٰ علیہ السلام از مادر بغیر پدر است۔ کما ھو مفاد التشبیہ فی قولہ تعالےٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ الی الاخر الایۃ
۴ خلقت سائر ناس از نطفۂ۔ کما ورد فی القران الکریم

ازیں جا بہ ثبوت پیوست کہ نشا جسم آدم علیہ السلام و جسم حوّا و جسم عیسیٰ علیہ السلام و اجسام سائر الناس بر یک نمط و از سبب واحد نیست۔ آیۂ مذکورۃ الصدر را از جوامع الکلم ازیں جہت شمردہ اند کہ باختلافِ لحاظ ہر چہار خلقت مذکورہ را شامل است چہ منادیٰ یعنے (الناس) و ضمیر (کُم) آدم علیہ السلام و حوّا و عیسیٰ علیہ السلام و سائر بنی نوع را حاوی است پس وقتیکہ از منادی و از ضمیر (کُم) جسم آدم فقط ملحوظ داریم گویا (انا خلقنا اٰدم) مبین کیفیت خلقت مخصوصہ بادم علیہ السلام یعنے بغیر ذکر و انثیٰ گشت علیٰ ہذا القیاس چونکہ از (الناس) و (کم) حوّا بوجہ ذکرِ ضمنی گرفتیم (ومن ذکر) را نیز ملحوظ داشتیم از ہمیں آیت کیفیت پیدائش حوّا از ذکر یعنے آدم علیہ السلام بظہور پیوست ہمیں طور وقتیکہ از منادیٰ و ضمیر عیسےٰ مراد داشتیم و با (خلقناکم) صرف (انثیٰ) ملحوظ کیفیۃ مخصوصۃ خلقت عیسیٰ علیہ السلام بر آمد۔ چنانچہ اگر از منادیٰ و ضمیر (کم) سائر افراد انسانی ملحوظ داشتیم و مجموعہ (من ذکر و انثیٰ) نیز پس کیفیت مخصوصہ خلقت سائر بنی نوع مفہوم خواہد گردید۔ ایں است طریق جامعیت آیۃ مذکورہ نہ آنکہ واو برائے

Marfat.com

جمعیّت نیست۔ قال الشیخ الاکبر قدس سرہٗ۔ ثم ان اللہ
قد جمع ھذہ الاربعۃ الانواع من الخلق فی ایتہ من
القران فی سورۃ الحجرات فقال یاایھا الناس انا خلقناکم
یرید ادم من ذکر یرید حوا وانثی یرید عیسی علیہ السلام
ومن المجموع ای من ذکر وانثی معا بطریق النکاح والتوالد
یرید بنی آدم فھذا الایۃ من جوامع الکلم وفصل الخطاب
الذی اوتیہٗ محمد صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وسلم انتھی
ومعلوم آں مخلص است کہ ذہن را ظرف خلط والتعریہ زیں جہتہ مے
گویند۔ کہ مؤلّف را فرادیٰ فرادیٰ بدوں صورت تالیفیۃ لحاظ کردہ
میتواند و باعث بریں آنست کہ بغیر لحاظ خلط تعریہ یعنے مجموع وفرادیٰ
فرادیٰ باوجود عموم منادیٰ وضمیر (کم) استقامت معنی واعجاز جامعیّت
صورۃ نہ بندد۔ چہ درصورت دیگر فقط بیان خلقت سائر بنی نوع خواہد
بود۔ نہ آدم علیہ السلام وحوّا وعیسیٰ علیہ السلام مزید بریں از تکلف تخصیص
نیز مبرّا نہ خواہد بود۔ وبہ تقدیر تنزل میگویم کہ تلویحات ولمعات را با
دلالتِ وضعیہ چہ کار آنچہ متعلق جملہ ذیل دعا نامہ ام (چہ خوش
بودے۔ اگر ہمگی خود را الخ) استفسار نوشتہ اند۔ کہ اُس کا اپنا کیا
قصور ہے۔ بجوابش اینجا ہمیں قدر ضروری معلوم مے شود۔ کہ استفسار
ہذا چونکہ منجملہ شعب مسلۂ جبر والاختیار است لہٰذا چہ گونگی حل اواز
کیفیّت حل مسئلہ مذکورہ امکانا یا امتناعاً از کتاب فصوص وامثالش

Marfat.com

باید طلبید۔ استفسار سویم از سپردن ملائکہ ودائع را بآدم علیہ السلام رفتہ
بود۔ جواب افزادازیں ودائع علوم ملائکہ است کما قال الشیخ قدس سرہٗ
وجعل ھذہ الملائکۃ کالوکلاء علی ما احدثہ سبحانہ
دونھم من العالم من علیین الی اسفل السافلین ووھب
کل ملکٍ من ھؤلاء الملائکۃ علمُ ما یرید امضاءہٗ فی
العالم انتھی۔ وکیفیت ایں موہبت را بعد حصول نسبت وتشبیہ
بملاء اعلیٰ خواہی دانست کہ چہ گونہ تلقی فیض وعلوم از ملاء اعلیٰ حاصل
میشود۔ ایں است ما استقر مجملاً والتفصیل یقتضی بسطاً فی الکلام۔
والسلام خیر ختام۔ العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ

والانامہ چہارم در مزید تشریح

(بجواب جناب چشتی محرم علی صاحب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ از ہیچمدان دلدادۂ اہل اللہ مہر علیشاہ محبی فی اللہ ومخلصی
للہ چشتی محرم علی صاحب مطالعہ نمائند۔ کہ استفسار متعلق تفسیر
حضرت شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر مندرجۂ محبت نامہ از نظر قاصر درگذشت
نوشتہ بودند۔ کہ مراد از آیۃ یاایھا الناس انا خلقناکم من ذ
وانثی۔ افراد ناس موجودۂ زمانہ نزول وبعدش ہستند نہ کسانیکہ قبل
از نزول آیۃ گذشتہ اند۔ چہ ارادۂ ایں معنی عام را از صیغہ (یاایھا النا

Marfat.com

(یا ایھا الانسان) شاہے نیست از قرآن کریم۔ پس شمول آیت مذکورہ
اصناف اربعہ را کما قال الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہ معنے دارد۔ مہربانا
یت مسطورہ بالا از اخبار و واقعات است نہ از قبیل احکام و شرائع
پس نظر بعموم الفاظ و واقعیت احاطۂ معنے ارادۂ مطلق نوع انسانی
با حتے ندارد۔ بلکہ ہمیں خصوص و عموم مضمون قرینہ باشد بر خصوص و عموم
نادیٰ۔ نمے بینی کہ در آیت کریمہ (یا ایھا الانسان اِنَّک کادح الی ربک
دحا فملاقیہ) عموم مضمون دال است بر عموم منادیٰ یعنے مطلق نوع
نسانی۔ چہ عمل کردن و جزائش یا فتن یا ملاقات بارب خود نمودن مخصوص
یست بہ فرد دون فرد۔ و در ہمچنیں مواضع خصوص خطاب و ندا و مطلوب
قصدے علیٰ ابلغ الوجوہ مستفاد مے شود۔ چہ اولاً معاملہ پیش آمدنی مطلق
فراد انسانی بیان فرمودہ بعد ازاں متوجہ بخصوص منادیٰ گشتہ در حق افراد
وجودہ زمانہ نزول فرمودہ اند۔ کہ (فمالھم لا یؤمنون) مراد از ضمیر ہم
فراد انسانی زمانۂ نزول اند و بس از ینجاست کہ مے گویند۔ العبرۃ
عموم اللفظ لا لخصوص المورد۔ و نیز التخصیص بعد التعمیم اوقع
فی النفس) و نیز فصار کدعوی الشئی ببینۃ و برہان فتفکر و در آیۃ (یا
یھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم و الذین من
قبلکم مراد از (ناس) افراد انسانی موجودہ زمانہ نزول و بعدش ہستند
راد از (اعبدوا) عبادت مخصوصہ است علیٰ نہج الشریعۃ المحمدیہ علیٰ صاحبہا
الصلوٰۃ والسلام۔ حالا می آئم بسر آیۃ مسطورۃ الصدر و محل بحث و

Marfat.com

میگویم کہ نظر بانضمال نظم منظومش خاص است بحق کسانیکہ خلقت
شان از نزد مادہ است بناءً علیہ مراد از منادی نیز ہماں افراد موجودہ
زمانہ نزول و بعدش خواہند بود۔ و حضرت شیخ را قدس سرہٗ ازیں
معنی انکارے نیست بلکہ غرض آنست کہ بلحاظ وسعت الٰہیہ کما
قال ان اللہ واسع وانتساع کلامش وعموم مضمون معطوف یعنی (و
جعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا) وعموم رسالت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ کنت نبیا وآدم
بین الماء والطین وللہ درّ القائل ؎ الا ابی من کان ملکا
وسیدًا وآدم بین الماء والطین واقف فذاک الرسول الابطحی محمدٌ
لہ فی العلی مجد تلید وطارف بجدیکہ انبیاء سابقہ علیٰ نبینا وعلیہم السلام از
آدم تا عیسیٰ علیہم السلام ہمہ نائب محمدی ہستند و شرائع اوشاں نیز
شرع محمد است البتہ قبل از ظہور جسم مطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء
سابقہ استمداد از روحانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مے گرفتند۔
و تبلیغ شرائع خود شان مے نمودند۔ و بعد از تکمیل دورۂ فلک محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم قلم نسخ بر ملل سابقہ کشیدہ شد۔ مضمون آیۂ مذکورۃ
الصدر و محل بحث را عالم بطریق تقطیع و تعریہ گرفتن۔ کما حرر فی المکتوب
السابق صحیح بلکہ انسب معلوم مے شود۔ لیکن در نظر عارف کہ بمشاہدہ
تامۂ خود وسعت و اتساع و عموم رسالت و مضمون کنت نبیاً وآدم بین
الماء والطین را دریافتہ باشد لاغیر و علیٰ سبیل التنزل و تسلیم ان المراد

Marfat.com

خصوص المنادی فحسب مطلوب الشیخ قدس سرہٗ ایضاً حاصل مخلصانہ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ثُمَّ ان اللہ قد جمع ھذہ الاربعۃ الانواع من الخلق فی ایتہ من القرآن فی سورۃ الحجرات الخ) وظاہر است کہ خصوص مورد و منادیٰ در عموم و شمول ما بعدش بحسب (العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد) مخل نیست ہذا آخر ما یتعلق بالکلام الشیخ رضی اللہ عنہ والسلام خیر ختام)

العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

نقل سوالات جناب راجہ شیر محمد صاحب رئیس بھیرہ جاگیر دار خانپور مقام باغپور ہزاری المعروف بھیرویہ بمعہ جوابات عالیجناب حضرت قبلہ عالم

گولڑوی دامت برکاتہم

منبع جود والاشان مرشدِ کامل ہادی آگاہ دل جناب حضرت پیر صاحب والئے گولڑہ شریف

بعد از ادائے آداب السلام علیکم۔ واشتیاق قدمبوسی ذات والا اینکہ چند امورات ضروریہ کی نسبت عارض ہونا از بس ضروریات سے تھا جس کر کے متکلف اوقاتِ گرامی ہوں۔ جواب پیش کر کے امیدوار عطائے جواب باصواب کا ہوں۔

سوال ۱:۔ کسی کے والدین یا کہ مولود راہی بقا ہوں۔ فریق باقی ماندہ اس کے واسطے کوئی تحفہ تحائف کلام اللہ یا خورد و نوش یا کہ چیز پوشیدنی

Marfat.com

کی وجہ سے دے سکتا ہے جو کہ اس کو پہنچے۔

جواب :۔ محتاج کو طعام و پوشاک دینے کا ثواب اور کلام اللہ پڑھنے والے کو کلام اللہ دینے کا ثواب میّت کو پہنچ سکتا ہے۔ ایسا ہی درود وغیرہ کلام الٰہی و فعل خیرات کا ثواب پہنچ سکتا ہے۔

سوال ۲ :۔ نقد روپیہ یا زیور یا کہ کوئی خاص پارچہ جو اس اہل علم نے حیات میں طلب کیا ہو۔ اور میسّر نہ ہُوا ہو۔ اب وہ نقد دیا جاوے۔ تو کس وجہ سے۔ اگر پارچہ ملے تو اس کی قیمت دیجاوے گی یا کہ خود کس کو دیا جاوے اور کس طریقہ سے جو اس کو پہنچے۔

جواب ۲ :۔ وہ اشیاء جن کو متوفی نے بعینہٖ طلب کیا ہو۔ گو ان کی قیمت کا دینا محتاج کو متوفی کے لئے مفید و جائز ہے مگر اِن اشیا مطلوبہ بعینہٖ کا دینا مناسب تر ہے۔

سوال :۔ اگر لیسماندہ کا خیال ہو کہ قبر پر جا کر اس کو بخشے تو کس طرف بیٹھے گا اور کس کلام مبارک کا ختم شریف کر کے اس کے ارواح کرے گا کس تعداد تک آیا اس کے واسطے کوئی خاص مقدار ہے یا جس دن چاہے

جواب : میّت کے منہ اور سینہ کے مقابل پشت بقبلہ ہو کر الحمد شریف مع الٓمّٓ ۝ ذالك الكتاب لاریب فیہ مفلحون تک ایکمرتبہ اور قل ہو اللہ احد اخیر تک گیارہ مرتبہ پڑھے اور ثواب میّت کو بخشے جو کچھ کلام اللہ یا کلمہ شریف یا درود شریف پڑھنا ہو سب کا ثواب بخش دے۔

Marfat.com

سوال ۴:۔ اگر پس ماندہ چاہیں کہ اُس دوست گمشدہ کا دیدار کریں یا
کہ وہ مجھے دیکھے۔ تو کس کلام شریف کے ذریعہ سے۔ ظاہری دیکھنا تو غیر ممکن
ہے۔ مگر خواب میں دیکھا جاوے کہ وہ کون کلام مبارک ہوگی۔ اور کس تعداد
نک پڑھی جاویگی اور کس وقت پر۔

جواب ۴:۔ رات کو سورۂ والشمس واللیل والضحیٰ الم نشرح ہر ایک
سورت سات سات مرتبہ پڑھ کر ان کا ثواب میت کو بخشے۔ اور پھر
سی سے کلام نہ کرے سو جائے۔

سوال ۵:۔ ارواح کا آنا اپنے گھروں میں آنا ہو سکتا ہے۔ کس عرصہ تک
ہر روز یا کہ خاص دن میں اگر خاص دن ہے تو کون ہے

جواب ۵:۔ ارواح کا تعلق کسی قدر بدن سے چالیس روز تک ایسا
ی ہر شب جمعہ و روز جمعہ ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس تعلق خاص کو
نا سمجھئے نہ یہ کہ عالم ارواح سے نکل کر جسم کی طرح انتقال مکانی کرتے ہیں۔
بتہ اُن کا در ایام مذکورہ خاص تعلق ایسا ہی اثر رکھتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود آ
ئے ہیں۔ یعنے بحیثیت مشیت ایزدی باخبر ہوتے ہیں۔ عبداللہ ابن عباس
نی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ بروز عید اور عاشورہ ماہ رجب کا
ہلا جمعہ اور ماہ شعبان کی پندرہویں رات اور شب قدر اور ہر جمعہ کی
ت میں ارواح قبروں سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے
وکر اپنے پسماندگان سے سوال کرتے ہیں۔ کہ اس مبارک رات میں ہمارے
ساتھ کسی صدقہ یا طعام سے امداد کرو۔ کہ ہم محتاج ہیں۔ کتاب دار السبحان

Marfat.com

للسیوطی وکتاب وفائق الاخبار امام عبداللہ صمم صفحہ ۲۰۔ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ارواح موتیٰ ایام مذکورہ اپنے گھروں کے دروازہ پر آتے ہیں

سوال ۶:۔ اگر پس ماندہ مہجور شدہ چاہے کہ مجھے صبر حاصل ہو تو کس کلام شریف کے ذریعہ سے کس وقت اور کس تعداد تک ورد کرے گا۔ اگر از حد بے ہمت ہو تو کس قدر پڑھے گا۔

جواب ۶:۔ اسم یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ایکہزار مرتبہ بوقت اذان فجر پڑھے۔ اگر اس قدر نہ ہو سکے تو ۳۰۰ (تین سو) مرتبہ پڑھے بعدازاں دل پر کرے۔

سوال ۷:۔ دوست مہجور شدہ کا مطلب ہو کہ دوست گم شدہ کا خاص سکونت کہ جس میں وہ مدفون ہے وہ منور ہو۔ اور اعلےٰ قسم کی رحمتیں خداوند جل شانہٗ سے اس پہ نازل ہوں تو کس کلام شریف کا کس قدر اور کس وقت اور کس دن میں اس کا ذکر کرے۔

جواب ۷:۔ اس جگہ کلام اللہ شریف پڑھے یا پڑھوائے۔ ایسا ہی درود شریف جس قدر ہو سکے۔

سوال ۸:۔ اگر دوست گم شدہ عہد حیات خود میں کسی چیز خورد و نوش زیادہ خواہش رکھتا تھا۔ اب اس کو دوست مہجور شدہ کس وجہ سے پہنچا سکتا ہر دن یا کسی دن خاص میں اور اس کی تجویز کیا ہو گی؟

جواب ۸:۔ ہر دن یا شب جمعہ یا جس وقت اور جس دن چاہے پہنچا سکتا البتہ ہر شب جمعہ و ایام عید و عاشورہ وغیرہ مندرجہ جواب ۵ ضرور

Marfat.com

لام یا کسی خیرات کپڑا وغیرہ کا ثواب پہنچانا ضروری ہے۔

وال ۹ :۔ کلمہ شریف یا کہ درود شریف کا ثواب بخشنا کسی کے واسطے جائز یا کہ نہیں۔ سُنا گیا ہے کہ ناجائز ہے۔ اس کے واسطے کیا حکم ہے ؟

واب ۹ :۔ جائز ہے۔

وال ۱۰ :۔ اگر دوست گمشدہ کسی قسم مویشی کی خواہش رکھتا ہو۔ از قسم عام یشی یا کہ از قسم پرندگان اب اُن کا پہنچانا کس وجہ سے ہوگا۔ آیا وہ چیز زندہ ہ دے یا کہ قیمت۔ اگر زندہ دینے کی خواہش ہو تو کس کو دیا جائے اور کس ق سے دیا جائے۔

واب ۱۰ :۔ زندہ دینا محتاج کو بہ نسبت قیمت کے زیادہ مناسب ہے۔

وال ۱۱ :۔ یہ سوال وہی نمبر ۴ والا سوال ہے جواب اس کا وہاں ملاحظہ ہو۔

وال ۱۲ :۔ کہ مُلّا جو قبر پر پڑھائے جاتے ہیں۔ وہ کس عرصہ تک پڑھتے یا۔ قرآن شریف ہی پڑھا کریں۔ یا کوئی اور کلام ؟

واب ۱۲ :۔ جواب چالیس دن تک قرآن شریف پڑھایا جاوے مگر بلا شرط ت۔ کیونکہ قرآن شریف پڑھنے کی اُجرت لینی دینی حرام ہے۔ ہاں اگر ھنے والے کو لالچ نہ ہو۔ اور دینے والا اُجرت سمجھ کر نہ دیوے تو جائز ہے یہ مشکل ہے۔ لہٰذا اچھا ہے کہ دوست یا خویش اقارب جو بلا اُجرت ھنے والے ہوں پڑھیں۔

Marfat.com

مکتوب چونتیسواں

ایک عریضہ کے جواب میں جو توارد احوال کی نسبت لکھا ہوا تھا۔ نور محمدؐ نہاری کی طرف صادر فرمایا ہے۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اللہ تعالیٰ کا حمد ہے اور اُس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ آپ کا مکتوب شریف پہنچا۔ توارد احوال کا مضمون واضح ہوا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ جس طرح حق تعالیٰ عالم میں داخل نہیں ہے۔ اس سے خارج بھی نہیں اور جس طرح عالم سے منفصل نہیں ہے۔ اُس کے ساتھ متصل بھی نہیں ہے۔ حق تعالےٰ ہے۔ مگر یہ دخول و خروج واتصال و انفصال کی سب صفتیں اس سے مسلوب ہیں۔ حق تعالیٰ کو ان چاروں صفات سے خالی ڈھونڈھنا چاہیئے۔ اور ان صفات سے باہر اس کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اگر ان صفات میں سے کسی صفت کا رنگ مل جائے تو ظلال و مثال کی گرفتاری حاصل ہے۔ بلکہ حق تعالیٰ کو بیچونی اور کی صفت سے جس میں ظلیّت کی نہیں طلب کرنا چاہیئے اور اس مرتبہ کے ساتھ بیچونی اتصال پیدا کرنا چاہیئے۔ یہ دولتِ صحبت کا نتیجہ ہے۔ کہنے اور لکھنے میں نہیں آسکتی۔ اور اگر لکھی جاوے تو اس کو کون سمجھیگا اور کون اس کو پائے گا۔ آپ اپنے کام میں رہیں اور ملاقات کے وقت تک کیفیات احوال کو لکھتے رہیں۔

والسلام۔

Marfat.com

ہادیٔ راہِ متین زبدۃ العارفین خلاصۃ العالمین دام فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کرم نامہ آں ذیشاں رسید مافیہا بوضاحت انجامید
ی بلبِ ادب اینکہ سالک تجلی آفاقی وانفسی را عبور کردہ بعدہ جمع
ا تشبیہ وتنزیہہ است یعنی وجود سالک است وصفات از وجودِ
ک ظاہر مے گردند وقرار آں ہا نیست اگر خیال بر وجود مے کند
ت از لحاظ میروند۔ واگر بر صفات مے دارد وجود از لحاظ مے رود
ل سالک نظر بر صفات مے دارد یا بر وجود۔ چہ طور ارشاد فرمایند
ل کردہ آید۔ زیادہ عجز ونیاز۔ فقیر صاحب از کوٹ اٹل

رو نظر در بحر کن جو را مبین تا کہ باشی عارفِ سرِ یقین

طالبِ حق مخلصی فی اللہ فقیر صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

م السلام ورحمۃ اللہ۔ بجواب سوال ارقام نمودہ میشود کہ دریں مشاہدہ
بر وجود باید داشت نہ بر صفات۔ دعا است کہ اللہ تعالیٰ آں طالب
مشہود ذاتی دائمی عطا فرماید۔ العبد

دعاگو ودعاجو مہر علیشاہ بقلم خود

پیشوائے عارفاں رہنمائے سالکان ماوائے وملجائے نیازمندان دام فیوضکم
لام علیکم ورحمۃ اللہ۔ طالبِ صادق نے عالم امر سے عروج کیا۔ اس جگہ
کہ اُس کا بیان نہیں ہوسکتا۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ جس مقام پر میں آیا

Marfat.com

ہوں اُس پہ کوئی نہیں آیا۔ پھر نزول اس کا ہو یا اتنا قدر کہ بہت نیچا
اور محض عبدیت میں آرہا۔ اس وقت خالی ہوگیا۔ پھر اس وقت
حال و مواجید اُس کے شرع شریف کے خادم ہوئے۔ اس پر
آں غریب نے تحریر سے مشرف فرمانا کہ مناسب نصیحت طالب
ہو۔ زیادہ نیاز و نیاز۔ فقیر صاحب از کوٹ اٹل عفی عنہ

مخلصی فی اللہ حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حالت مسطورہ مر
الحمد للہ والمنۃ مستوجب حمد و شکر گذاری عزاسمہٗ ہے صرف یہ خیال کہ
عروج پر میں پہنچا ہوں۔ کوئی نہیں پہنچا۔ زعمی ہے واقعی نہیں۔ گوا
قسم کے خیالات پہلے بھی اہل اللہ سے سرزد ہوئے ہیں۔ "مثلاً آنچ
من رسیدم امکان نیست کسے را۔ اور اس خیال کے لئے وجہ وج
بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ہر ایک مخلوق کے لئے ایک وجہ اور تعلق خاص بح
باری عزاسمہٗ ہوتا ہے کہ دوسروں کے لئے نہیں۔ کما قال الش
الاکبر فی مواضع عدیدۃ من الفتوحات وغیرہ من العار
اس بناء پر اس کا خیال مذکورہ بالا صحیح ہو سکتا ہے۔ والسلام۔

دعاگوئی و دعاجوئی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

محبی و مخلصی فی اللہ جناب فقیر صاحب حفظکم اللہ

بعد از سلام مسنون الاسلام و دعا واضح باشد۔ دونوں کا مشاہدہ
ں ہے۔ اور صرف بے مثال لیس کمثلہ شیئ کا مشاہدہ
صان کیونکہ قرآن کریم میں ہوالظاہر و الباطن وارد ہوا ہے۔ نہ
ط ہوالباطن مشاہدہ بے مثالی تنزیہہ ہے۔ اور مشاہدہ کونی یعنے
قی و انفسی تشبیہ ہے اور کمال دونوں کے جمع کرنے سے حاصل
ا ہے۔ ہکذا قال الشیخ الاکبر قدس سرہٗ فی الفص النوحی من فصوص الحکم
شاہدہ کونی میں پہلے مشاہدہ خارج میں ہوتا ہے یعنے فی الآفاق۔ بعد
ں اپنے اندر یعنی فی الانفس ہکذا صرح الشیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الفتوحات۔ دعا سے یاد رکھیں۔ والسلام

الراقم دعاگو و دعاجو نیازمند فقرا عبدہٗ مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ ورحمۃ اللہ۔ اما بعد حامل دُعانامہ محمد ابن مصطفےٰ
ی باعث بر تحریر ہذا بفرض حصول زادِ راہ نزد آں مخلص مے رسد
ید کہ مناسب طور باو تعامل نمایند۔

العبد

للتجی والمشتکی الی اللہ المدعو ابمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

مخلصی حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

دُعا و سلام۔ حامل دُعا نامہ محمد عبدالرحمٰن تُرکی اپنے وطن میں پہنچنے
لئے متحیّر ہیں۔ اور سفر خرچ کے خواہاں ہیں۔ اس ملک کا حال ان کو سمجھا
ہے۔ مناسب طریق پر امداد و سلوک کریں۔ والسلام۔

العبد الداعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ۔

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ خط ملا کیفیّت معلوم ہوئی۔ حسب تحریر
ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کاملہ سے اچھی طرح سے جبر نقصان
تدارک فرمائے۔ اللّٰھم لک الحمد والیک المشتکیٰ وانت
المستعان ولاحول ولا قوۃ الا بک۔ برخوردار اللہ بخش حفظ اللہ
کو بعد سلام مضمون واحد۔

العبد الداعی بقلم خود

---

۲۴ رمضان بروز پنجشنبہ

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خط ملا کیفیت معلوم ہوئی۔ برخوردار غلام محی الدین
نے بھی اسی امر کے لئے یہاں پہنچ کر یاد دہانی کرائی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ
آپ کے جمیع مشکلات مشروعہ کا حل فرماوے اور مکروہات زمانہ سے
محفوظ رکھے۔ مولوی غلام محمد صاحب حسب التحریر بھیجے جاویں۔

Marfat.com

والسلام۔ برخورداران حفظہم اللہ تعالےٰ کو دُعا و سلام۔

مہر علیشاہ بقلم خود

بروز یکشنبہ مبسملاً وحامداً ومصلیاً

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش در حفظ و امان الٰہی مع اولاد و متعلقین باشند وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مکتوب مفصلاً ملاحظہ سے گذرا۔ برخوردار محمدؐ ایوب نے محض بتوفیق و فضل او سبحانہٗ وتعالےٰ اس قدر تکلیف اُٹھاکر کام سرانجام کیا۔ آئندہ بھی وہی حافظ و معین ہے۔ اللھم لك الحمد والیك المشتکیٰ وانت المستعان ولاحول ولا قوۃ الا بك۔ برخوردار اللہ بخش کو دعا و سلام۔ العبد داعی از گولڑہ بقلم خود

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد دُعا و سلام آنکہ برخوردار محمدؐ ایوب اور اللہ بخش اور فضل الٰہی کی کیفیت امزجہ سے مطلع کریں۔ اللّٰھم انت الشافی لاشافی الا انت اشف شفاء لایغادر سقماً والسلام۔ دُعاگو از گولڑہ بقلم خود

بروز چہارشنبہ

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش حفظکم اللہ تعالےٰ

سلام و دعا۔ یا مجیب المضطر اذا دعاہ ویا کاشف السوء کے علاوہ سورہ الم نشرح ۷۰ مرتبہ آپ یا برخوردار اللہ بخش علی الصبح پڑھ لیا کریں۔ برخوردار محمدؐ ایوب جان کا ایک خط اگلے دنوں میں

Marfat.com

آیا تھا۔ جس میں مندرج تھا۔ کہ آج نصف لکڑی انگریز نے پاس کر لی ہے۔ اور نصف باقی کے متعلق کل فیصلہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اضطراب کو جلد رفع فرمائے۔ برخوردار اللہ بخش کو دُعا و سلام۔ کل جواب ایک معذوری کی وجہ سے نہیں لکھا گیا۔

العبد دعاگوئی از گولڑہ بقلم خود

بروز پنجشنبہ

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ بعد سلام دُعا۔ آنکہ حسب الطلب تعویذ داخل لفافہ ہذا بھیجا جاتا ہے اللہ تعالےٰ برخوردار اللہ بخش کو شفا اور محمد ایوب کو جلد اس تکلیف سے نجات بخشے۔ برخوردار اللہ بخش کو سلام۔

دعاگو از گولڑہ

بروز چہار شنبہ

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ بعد دعا و سلام آنکہ خط مرسلہ کا شفِ مافیہا ہوا۔ اللہ تعالےٰ برخوردار محمد ایوب کو سالماً غانماً بخیریت جلد حضوروں کو ملاوے۔ برخوردار اللہ بخش کو کلام اللہ شریف سنانے کی اجازت ہے۔ ہر روز شروع کے وقت سورۃ الم نشرح سات دفعہ پڑھ کر سینہ پر دم کر لیا کریں۔

اللّٰھم لک الحمد والیک المشتکیٰ وانت المستعان ولاحول ولاقوۃ الا بک والسلام۔ العبد الداعی از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

بروز سہ شنبہ

مخلصی حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ کل اور آج کا حال خطوط سے معلوم ہوا۔ ڈاکٹر کی رائے تبدیل ہوا کے لئے ٹھیک ہے۔ افاقہ محسوس ہونے پر کوہ مری لے جاویں۔ اَللّٰھُمَّ انت الشافی لاشافی الا انت اشف شفاءً لایغادر سقماً بجاہ نبیک وحبیبک محمد ن المصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وسلم۔ برخوردار اللہ بخش و محمد ایوب کو سلام۔

داعی از گولڑہ بقلم خود

مخلصی حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا آنکہ۔ مکتوب کے واسطہ سے دعاگوئی کو سخت پریشانی ہوئی۔ بارگاہ الٰہی عزاسمہ کے بغیر کوئی ماوا ملجا نہیں۔ او سبحانہٗ وتعالیٰ اپنی قدرت کاملہ ورحمت شاملہ کے طفیل جانبین کی پریشانی رفع فرماوے۔ اللّٰھم لک الحمد والیک المشتکیٰ ولاحول ولاقوۃ الا بک برخورداران حفظھم اللہ تعالیٰ کو دعا و سلام۔

العبد

دعاگوئی مہر علی شاہ بقلم خود

راسخ الاخلاص مخلصی حاجی کریم بخش حفظکم اللہ تعالیٰ

۱۲ رمضان المبارک ششنبہ۔

Marfat.com

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ مکتوب کاشفِ مافیہا ہوا۔
مخلصا! مایوسی بحسب لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ بہر حال نہیں۔ بارگاہِ
ارحم الراحمین سے کامل امید شفاء کی ہے۔ اللھم انت الشافی
لاشافی الا انت اشف شفاء لایغادر سقما برحمتک الواسعہ
وقدرتک الکاملہ وبجاہ سید الاولین والاخرین سیدنا
محمدن المصطفیٰ وآلہٖ واصحابہٖ والحمد لک والیک المشتکیٰ
وانت المستعان ولاحول ولا قوۃ الا بک برخورداران کو دعا سلام۔

العبد

داعی بقلم خود از گولڑہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از نیازمند درویشاں بخدمت جناب صاحبزادہ محمد عبد القیوم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اما بعد نمیقہ گرامی از ملاحظہ فقیر گذشت
چونکہ ایں ارشاد ہماں ارشاد است کہ بجوابش بالمشافہ گذارش نمودہ
بُودم فالتکرار تصدیع للجناب۔
فقیر بر سرِ راہ است ودعا میکند کہ اللہ تعالیٰ اہل اسلام را در اشاعت
اسلام کما ہو عند اللہ والرسول صلی اللہ علیہ وسلم بحسب طرز سلف صالحین
رضوان اللہ علیہم توفیق تاسی واقتفاء عطا فرماید۔
از بعضے فقرات مندرجہ عنایت نامہ بالخصوص از فقرہ (اقوام دیگر

Marfat.com

از ما گرفتہ و بہرہ ور گردیدند و ما ورثہ بندگان خود را از دست دادیم)
ت متعجم ۔ مخدوما چونکہ علم معتد بہ عند اللہ والرسول علم شرائع و ادیان است
بفضلہ تعالے معہ خدام خویش اعنی علوم آلیہ محفوظ و مصون است ۔
ما تا حال اقوام دیگر از وے بے بہرہ ہستند پس صحت جملہ مذکورہ بالا اصلاً
درت نمے بندد ۔ البتہ رفتن او از دست ما باین طریق خواہد بود کہ الآن
ب (کلمہ خیر ارید بہا شر) بعنوان ترقی اسلام ورنہ یدہ می شود ۔ واللہ خیر
ظا و ہو ارحم الراحمین ۔

عنوان مطابق با مضمون (ترقی اسباب معیشت) بود ظاہر بود غیر شرعی
ترقی اسلام ع برعکس نہند نام زنگی کافور ۔ بعد از ما و شما
یکہ زندہ ماند خواہد دید کہ اثر این طرز تعلیم از پس پشت انداختن احکام
یہ از صوم و صلوۃ و زکوٰۃ و غیرہا بجز تعزز ظاہری و شکم پروری چیزے
خواہد بود ۔ اِلَّا مَنْ حفظہ اللہ ۔ وما علینا الا البلاغ ۔ والسلام
تمام ۔

المحرر کمینہ ترین خلق اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ بہ قلم خود

سیادت پناہ مخلصی سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالے
لام و دعا آنکہ الحمد للہ کہ جانبین ہمہ خیریت ہے ۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالے آں
ں کو اتباع مشائخ عظام علیہم الرضوان عطا فرماوے ۔ سب سادات کو دعوات ۔
العبد دعا گوئی و دعا جوئی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

سیادت پناہ مخلصی سیدنا درشاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد محبت نامہ ملاحظہ سے گذرا۔ الحمد للہ
جانبین میں خیریت ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مصائب روزگار
محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ حضرت دیوانصاحب حفظہم ا
کئی مدت ہیں ایک عریضہ ارسال کیا تھا۔ جس کے جواب سے محرو
موجبش بخیر ہو۔ سب کو ما وجب۔ داعی و مستدعی از گولڑہ بقلم خو

---

۲۳ رمضان
سیادت پناہ مخلصی سیدنا درشاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ کئی دن ہو
ہیں۔ ایک عریضہ بخدمت حضرت دیوان صاحب حفظہم اللہ تعالےٰ الغ
استمزاج بھیجا گیا تھا۔ جس کا جواب آجتک نہیں ملا۔ مانغش بخیر ہو۔
کیفیت معلوم کر کے تحریر فرماویں۔ سب صاحبان کو دعوات۔ والسلام

دُعاگوئی و دُعاجوئی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

بہ سیادت پناہ مخلصی سیدنا درشاہ صاحب حفظکم اللہ تعا
سلام و دعا۔ اخلاص نامہ ملاحظہ سے گذرا۔ ختم شریف و درود شریف
کلمہ تمجیدیہ ۳۶۰ مرتبہ سورۃ الم نشرح ۳۶۰ مرتبہ سورۃ اخلاص ۳۶۰ مرتبہ
میں درود شریف ۳۶۰ مرتبہ ثواب اس کا بروح پاک سرورِ عالم
وصحابہ کرام و سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہم الصلوٰۃ والس

Marfat.com

باکریں۔ والسلام۔ العبد دعاگو مہر علیشاہ بقلم خود

سیادت پناہ مخلصی سید نادر شاہ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جمال الدین کو صحت کاملہ
عنایت فرمائے۔ آئین بعد از نماز صبح الہ بار الحمد شریف مع بسم اللہ پڑھ
اُس پہ دم کر دیں۔ والسلام۔ دعاگو از گولڑہ

مخلصی فی اللہ سیادت پناہ سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
دسلام و دُعا آنکہ کل تیسری رمضان کو برخوردار غلام محی الدین کے گھر حق
بحانہ وتعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ اُس کی صلاحیت و
درازی کے لئے دعا فرماویں۔ سب صاحبان کو دعوات۔
داعی و مستدعی مہر علیشاہ بقلم خود

ز دوشنبہ سیادت پناہ مخلصی سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
دسلام آنکہ محبت نامہ کا شف مافیہا ہوا۔ داعی مع الرفقاء بخیریت مکان
پہنچ گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جانبین کو مکروہات زمانہ سے محفوظ
رکھ کر صراط مستقیم پہ قائم رکھے۔ والسلام سب کو دعا سلام۔

لعبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو امہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

۱۶ جنوری مخلصی فی اللہ سیادت دستگاہ سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد از سلام آنکہ محبت نامہ کاشف ما فیہا ہوا۔ عزیز اکبر علیشاہ صاحب کی

کے لئے تعویذ گلے میں باندھنے کے لئے داخل لفافہ بھیجا تھا۔ ایام حمل

نسخہ استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ چیچک کے لئے آپ سورۂ لایلاف ق

گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف بھی گیارہ مرتبہ پڑھ کر چاول دم

دیا کریں۔ تین تین دانہ تین دن علی الصباح نگلوا دیویں۔ گویا ۹ دانہ فی

کے لئے کافی ہوں گے۔

سیادت پناہ مخلصی سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے بھائی صاحب و سائر متعلقہ

کو مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے۔ میرا ارادہ روانگی بقصد حاضری پاکپٹن

شریف باصرار بعض مخلصان بہ لین کندیان و ملتان پہ سوں بروز دوشنبہ

۲۰ ذوالحج مصمم ہو چکا ہے۔ واللہ ہو الموفق حسب ارشاد حضرت دیوان صاحب

گھر اتریں گے۔ والسلام۔ العبد الملتجی والمتمسکے الی اللہ المدعو بہر علیشاہ

بقلم خود از گولڑہ

مکرمی جناب جملہ فضائل سید عزیز حسن صاحب بقائی وفقکم اللہ لما یحب و یرضیٰ

بعد سلام مسنون الاسلام آنکہ بوجہ علالت طبع شایانِ شان ہدیہ کچھ نہیں عرض کر سکتا

صرف اسی پہ مکتفی ہوں۔ کہ سیرت باقی اپنے منصفانہ و ممتازانہ طرز میں افادہ

Marfat.com

حق وہدایت خام خیالوں کے لئے آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ جزاکم اللہ تعالےٰ عن المستفیدین خیر الجزاء والسلام۔

الملتجی والمشتکیٰ الی اللہ العبد المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

واعظ قوال کو جو سند عطا فرمائی وہ یہ ہے :-

یہ صاحب اِس فن قوالی میں بے نظیر ہونے کے علاوہ بوجہ ذوق باطن لقب صوفی شاہ کے مستحق ہیں۔ فصار کدعوی الشئ ببینتہ وبرہان لایحتاج الیٰ تصدیق احد۔

العبد الملتجی والمشتکیٰ الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

استفتاء

ہادیٔ شریعت واصل حقیقت جناب پیر صاحب مدظلکم

السلام علیکم۔ کچھ شبہات لکھ کر حضور کی خدمت میں بہ نظر تحقیق نہ بنظرِ اعتراض ارسال خدمت ہیں۔ اُمید کہ جواب سے ممتاز فرماویں گے۔

الراقم میرزہ مان نمبردار موضع جھانسہ ضلع کرنال تحصیل تھانیسر ڈاکخانہ بھسکہ میرا تحی

۱۔ بیعت مروجہ فی زمانہ سنّت ہے۔ یا واجب یا فرض اور اس کا ثبوت شرعی کیا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بیعت خلافت یا بیعت اسلام تھی۔ بیعت طریقت کا سلسلہ کب سے شروع ہوا ہے۔

Marfat.com

۲۔ بیعت مروجہ سے کیا غرض ہے۔ اور اس کا فائدہ کیا ہے۔
۳۔ ایک شخص مدت العمر میں کتنے شخصوں سے بیعت کر سکتا ہے مشہور تو یہ ہے کہ ایک کے سوائے دوسرے سے بیعت کرنے میں رجعت ہو جاتی ہے۔ اس کی اصلیّت کیا ہے۔
۴۔ ارشاد و تلقین کے قابل کون شخص ہوتا ہے۔ کچھ اس کے معیار یا شرائط ہیں یا نہیں۔ جس کا جس پر اعتقاد ہو جاوے۔ بقول پیر من خس است و اعتقاد من بس است مرید ہو سکتا ہے۔
۵۔ طریقت شریعت کے کچھ خلاف ہے۔ یا اکمال شریعت کو طریقت کہتے ہیں۔ یا کوئی اور شے ہے۔
۶۔ رقص و سرود مروّجہ صوفیائے چودھویں صدی و عشق بازی با طفلاں و زناں شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے۔ اور متقدمین صوفیائے میں بھی کیا اس پر دار و مدار عشق الٰہی کا تھا۔ جبکہ فی زمانہ صرف رقص و سرود و عشقبازی با امردان مایہ طریقت و کمال سمجھتے ہیں۔
۷۔ فسق و فجور و محبت دنیا کیا اہل طریقت کے نزدیک ممنوع نہیں ہے۔
۸۔ بیعت سے سوائے تعلیم و تلقین ذکر و اشغال کے کچھ اور فائدہ ہے۔ اگر بیعت سے مقصود تعلیم اذکار و اشغال صوفیائے کرام ہیں۔ تو کتابوں میں جملہ اذکار و اشغال صوفیاں درج نہیں۔ اور اگر مقصود بیعت سے توجہ قلبی پیر و مرشد سے مرید طالب حق کو ایک دم میں یا چند مدت میں مقام قرب الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ تو یہ واقعہ

Marfat.com

کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر فرد مسلمان ہندوستان کا کسی نہ کسی سے مرید ضرور ہے۔ بلکہ بعض مشائخ موجودہ کے تقریباً ایک لاکھ یا پچاس ہزار تک بھی مرید پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے کسی مرید میں خلوص اب تک نہیں پایا جاتا۔

ہاں یہ تو دیکھا جاتا ہے۔ کہ پیر کو خدا بنا لیتے ہیں۔ یا خود خدا بن جاتے ہیں۔ اب حضور عالم با عمل و اکمل بھی ہیں۔ اور حضور کے متوسلین بھی بہت ہیں۔ ان میں سے واصل حق کتنے ہوئے۔ اور کتنے طالب حق ہیں۔ ان سب کا جواب حضور اپنی قلم سے تحریر فرماویں۔ تاکہ احقر کی تسلی ہووے۔ ورنہ صوفیائے زمانہ کو دیکھ کر عقل بھی حیران ہوتی ہے۔ کہ خلاف حکم شرع کو فقیری سمجھتے ہیں۔ یا رقص و سرود و عشقبازی کو۔ عشق بازی ناقصوں کو دواعی شہوات ہے۔ اور خوف ہے۔ کہ مرتکب معاصی ہو جاویں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط حامداً و مصلیاً

جواب نمبر ۱۔ بیعت طریقت مروجہ فی زمانہ سنت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ اور اقامت اسلام پر بھی بیعت فرمائی ہے چنانچہ انصار کی مستورات سے نوحہ نہ کرنے پر اور فقراء مہاجرین سے اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں۔ صحیح بخاری و ابن ماجہ ملاحظہ ہو۔ بیعت مروجہ کثرت ذکر الٰہی و زہد و تقوے پر بھی اس قبیلہ سے ہے۔

Marfat.com

نمبر۱۔ قال اللہ تعالیٰ۔ یاایھا النبی اذا جاءک المومنات الآیۃ پارہ ۲۸
سورۃ ممتحنہ رکوع ۱۲

نمبر۲۔ وفی البخاری۔ جواب نمبر۲:۔ بیعت طریقت سے غرض حصول
انہ اشترط علی جریر سکینہ باطمینان قلب و اخلاص و شوق و ترک
عند مبایعتہ الحدیث ماسوی اللہ ہے سنت اللہ اس پر جاری ہے۔ کہ
علماء کی صحبت کے بغیر علم خیاط کی مجلس کے بغیر
خیاطت اور آہن گر کی صحبت کے سوا آہنگری
حاصل نہیں ہوتی۔

نمبر۳۔ رواہ ابن ماجہ انہ بایع ناساً من فقراءِ المہاجرین الحدیث
جواب نمبر۳:۔ ایک شخص کئی اشخاص سے بیعت ترک و
فیض حاصل کر سکتا ہے۔ اور جائز ہے۔ بشرطیکہ
شیخ اول کی تحقیر و توہین نہ کرے۔ ورنہ رجعت
ہو گی۔ البتہ وہ شخص مستثنےٰ ہے جس کو جذبۂ
عشقیہ اور رابطۂ کمال عشق شیخ کا دوسری
طرف نہ جانے دے۔

جواب نمبر۴:۔ بیعت کرنے کے قابل وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ ضروری علم
دینی کے علاوہ اوصاف ذیل بھی رکھتا ہو۔
متقی کبائر سے مجتنب صغائر پر غیر مصر۔ زاہد۔ عابد و اشغال
اذکار پر مداومت کرنے والا۔ امر معروف نہی عن المنکر۔
ذوفہم۔ مستقل رائے۔ شیخ کی صحبت سے فیض یافتہ۔

Marfat.com

جواب نمبر۵:۔ طریقت شریعت کے برخلاف نہیں۔ شریعت خدا اور رسول کی ہدایت وارشاد ہے اور طریقت اس پر چلنے کو کہتے ہیں۔

جواب نمبر۶:۔ رقص وسرود کے بارہ میں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ بگویم سماع اے برادر کہ چیست ؎ مگر مستمع را بدانم کہ کیست الخ کافی ہے۔ حصول عشق الٰہی کا مدار توجہ شیخ وکثرت ذکر الٰہی پر بشرط استعداد نہ عشقبازی بازناں وطفلاں جب عوام کے لئے یہ حرام ہیں تو خواص کے لئے جن کا شان یہ ہے۔ حسنات الابرار سیئات المقربین کیسے جائز ہو سکتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ بعضے اہل اللہ کو حسینوں سے کسی وقت بوجہ مشاہدہ انوار تجلیات میلان ہوا ہو۔ حضرت شمس تبریز وحضرت محبوب الٰہی وحضرت مجدد رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات مندرجہ کتب مناقب اس پر شاہد ہیں۔ یہ میلان از قبیل حدیث صحیح اِنَّ اللّٰہَ جمیل ویحب الجمال سمجھنا چاہیئے۔

جواب نمبر۷:۔ بیعت کا فائدہ کتاب دیکھنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے نمبر۲ میں موجود ہے۔

جواب نمبر۸:۔ حصول مطلب کے لئے کوئی مدت معیّن نہیں۔ علی حسب اختلاف فی الاستعداد زمانہ کی کمی بیشی متصوّر ہو سکتی ہے

جواب نمبر۹:۔ زمانہ موجودہ میں کن صاحبان کے لاکھ یا زیادہ مرید ہیں۔ باوصاف مندرجہ نمبر۴ ۔ اور واقعی شیخ ہے۔ تو ضرور

Marfat.com

مرید کے لئے کم از کم پابندی احکام شرعیہ ہونی چاہیئے
دوسری صورت میں دونوں میں سے ایک یا ہر دو کا فقد
متصور ہو سکتا ہے۔ درویش واقعی سے کسی وقت
انا الحق کا سرزد ہونا اور ہے۔ اور غیر درویش متصنع کا کہنا
اور۔ اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مولانا روم
رحمۃ اللہ علیہ کا بیت ہے۔

آں انا را رحمت اللہ در قفا ؛ ویں انا را لعنت اللہ از خدا

یا جیسا کہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ نسخہ
مثنوی اس وقت زیر نظر نہیں۔

جواب نمبر ۱:۔ طالب خدا بہت ہیں۔ اور واصل بمعنی صاحب اطمینان و
ذوق و شوق بالغنی باللہ از ماسوی اللہ کم۔ والسلام
خیر الختام۔

العبد

الملتجی الی اللہ سید مہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

مکرمی و معظمی جناب صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ صاحب در حفظ و امان الٰہی باشند
تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ کا شف مافیہا ہوا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم
باعمل و توفیق اعمال صالحہ عطا فرما کر مخدومی و مخدوم الکل رحمۃ اللہ علیہ کے
خاندان کو ہمیشہ بابرکت و سرسبز رکھے۔ حسب التحریر تعویذ داخل لفافہ ہذا

Marfat.com

بھیجا جاتا ہے۔ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ایک سو مرتبہ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ایک سو مرتبہ بعد نماز فجر پڑھ لیا کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بحسب نصوص قرآنیہ اور علم ماکان ومایکون کا از روئے حدیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام منجانب اللہ عطا ہوا ہے۔ علم غیب کلی اور بالذات علیٰ سبیل الاستمرار خاصہ خدائی ہے عزاسمہ اور علم غیب علیٰ قدر الاعلام والاعطا آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب بعلم عطائی وہبی کہا جا سکتا ہے۔ میری موجودگی میں مخدومی مخدوم الکل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کبھی اس مسئلہ کا ذکر نہیں ہوا۔ نیازمند عرصہ تین سال سے بیمار ہے۔ اشتہا بالکلیہ مفقود۔ دماغی کام نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ارشاد عالی کی پوری تعمیل نہیں ہو سکی۔

الجواب

معافی کا خواستگار نیازمند علما مہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

سیادت دستگاہ مخلصی سید فتح شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ

سلام و دعا۔ مکتوب آں مخلص مشتمل بر خبر ملالت اشا انتقال اہلیہ برخوردار غلام عباس رسید انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ متوفیہ مرحومہ را مغفرت و پسماندگان را صبر و اجر عطا فرماید۔ اللّٰھم لک الحمد، و الیک المشتکیٰ وانت المستعان ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

Marfat.com

والسلام۔ العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ محمد عمر مہر علی شاہ از گولڑہ

مخلصی مولوی محمد الدین حفظک اللہ تعالےٰ

دعا و سلام۔ رقعہ مرسلہ کا شف ما فیہا ہوا۔ آپ اگرچہ ہر طرح کی تکلیف
اُٹھانے پر آمادہ ہیں۔ مگر ناممکن ہے۔ کہ ایک عالم جس نے عالمانہ کام
میں اوقات بسر کئے ہوں۔ وہ بے شغل اور بے کار رہ کر عمر ضائع کرے
یہاں کے حالات ایسے ہیں کہ سوائے بے شغلی کے کوئی شغل نہیں۔
ایک دعانامہ پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ ملاحظہ سے گذرا ہوگا۔ والسلام۔

العبد

دعاگوئی از گولڑہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بُلبُل بستان توحید سرو گلستان تفرید شہباز اوج حقیقت تاجدار کشور معرفت سلامت
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ بعد ادائے آداب و نیاز و شوق حصول قدم بوسی آنکہ
چند سوالات بغرض استفسار خدمت شریف میں ارسال ہیں۔ اخلاق
محمدی سے فرما کر جوابات سے عزت بخشی جاوے۔

(۱) اذا اراد شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون میں لہٗ کی ضمیر کا مرجع
کون ہے۔ اگر شیئاً مانا جاوے۔ تو اس کو خدائے تعالےٰ نے پیدا

Marfat.com

ہی نہیں کیا۔ قبل از تخلیق وہ مرجع نہیں ہو سکتی۔ اس کے تو پیدا کرنے کا
ارادہ کیا ہے۔

(۲) ولی اللہ کے معنے اصطلاح صوفیا میں کیا ہیں۔ یا یوں۔ کہ افراد انسانی
میں کون سے فرد پر صحیح معنی میں لفظ ولی اللہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ یا یوں
کہئے کہ طریقہ سلوک میں کونسا مرتبہ ہے۔ جسے طے کرنے کے بعد سالک
ولی اللہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ تعریف ایسی ہو۔ جس سے صوفیائے
متقدمین مثل مولانا روم اور مولانا محی الدین ابن عربی وغیرہ سے متعلق ہو

(۳) فرقہ صوفیائے کی اسلام میں کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ احکام شرعیہ
وارکان اسلام کی تبلیغ تو بذریعہ قرآن شریف پیغمبر خدا نے فرما دی۔ اور اس
کی اشاعت علمائے اسلام برابر بذریعہ درس تدریس و تحریر و تقریر کر رہے
ہیں۔ جو نجات کے واسطے کافی ہیں۔ صوفی ان احکام شرعیہ کے سوا کیا
بتا سکتے ہیں۔ اور نجات کے سوا اور کیا ہے۔ جو اُن کی تعلیم کے سلسلہ
میں مل سکتا ہے۔

راقم سید علی از محکوان شریف مزار شاہ سارنگ صاحب مرحوم
ضلع نواب گنج بارہ بنکی ڈاکخانہ فتح پور

حامداً و مصلیاً

مکرمی شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ (۱) مکرما اشیاء موجودہ کے لئے قبل
از تخلیق علم باری عز اسمہ میں ثبوت ہے۔ اس مرتبہ میں اعیان ثابتہ کہلاتے

Marfat.com

ہیں۔ ارجاع ضمیر یا یوں کہیئے خطاب کن کے لئے ثبوت علمی کافی ہے۔
(۲) سالک سائر الی اللہ بعد مشاہدہ تجلیات (ھوالظاھر) اور نیز تجلیات (ھوالباطن) اولاً بحسب خصوصیات و تمیزات اپنے کے اور ثانیاً با فنا بعض تمیزات ان کے مرتبہ جمع میں۔ اور بالکلیہ فنا کے مرتبہ جمع الجمع میں ولی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔
(۳) اور ظاہر ہے کہ تجلیات افعالیہ اور صفاتیہ اور ذاتیہ کا مشاہدہ بحسب مراتب بعضہا فوق بعض درس اور تدریس علم ظاہری سے نہیں ہوتا۔ والسلام۔

دعاجوئی و دعاگوئی حضور بقلم خود

سوال :۔ کیا مسلمان کو کانگریس میں شامل ہونا چاہیئے یا نہ ؟

جواب :۔ قبلہ عالم مد اللہ ظلہم العالی

مکرمی شاہ صاحب وفق اللہ تعالیٰ الجانبین لما یحب و یرضیٰ
تسلیم۔ استدعاء دعا۔ میری رائے میں یہ شمولیت اسلام کے برخلاف اور ناجائز ہے۔ (بوجہ علالت طبع جو مدت مدید سے لاحق ہے) زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔

العبد

دعاگوئی و دعاجوئی از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

مکرمی مولوی حفیظ اللہ صاحب وفقکم اللہ لما یحب ویرضیٰ

علیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد عنایت نامہ کا شف مافیہا قبل از نماز فجر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ایکہزار مرتبہ پڑھ کر دعا ذیل گیارہ مرتبہ معمول رکھیں۔ یاحیی یاحیی یاحیی احینی حیٰوۃ طیبۃ واسقنی ن شراب محبتک اعذبہ واطیبہ یاحی یاحی یاحی ومتع ری لبسرک فی الحضرات الشھودیۃ واملاء قلبی با لمعارف ربانیہ واطلق لسانی بالعلوم اللدینیہ یاحی یاحیی یاحی السلام۔ مکرمی جناب مولوی امانت اللہ کیخدمت میں سلام مسنون جہ علالت طبع جو کئی سال سے عارض ہے۔ زیادہ عرض نہیں کر کتا۔ العبد

الملتجی والمشتکیٰ الی اللہ المدعو مہر علی شاہ از گولڑہ

بجواب محمد یار خان صاحب علی گڑھی جن کو ایک مرض تھی۔ سوتے گتے نماز پڑھتے اُٹھتے بیٹھتے بات کرتے ایسی حالت ہوتی ہے یسے ایک شوقین پتنگ باز اُڑتی ہوئی پتنگ میں ٹھمکیاں دیتا ہے۔ اور پتنگ میں لغزش ہوتی ہے۔ اور وہ ڈوری میری کمر میں بندھی وتی ہے۔ جس وقت میں اس ٹھمکی سے بیدار ہوتا ہوں۔ اور جسم میں ولتا ہوں۔ تو کوئی ڈوری نظر نہیں آتی ؟

نقل جواب حضور

Marfat.com

خان صاحب محمد یار خان حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ قبل ازیں ایسے حادثہ کا وقوع دیدہ شنید میں نہیں آیا۔ تاکہ اس کے دفیعہ کا تجربہ کیا گیا ہو۔ متوکلاً علی اللہ لکھا جاتا ہے کہ سورہ فاتحہ شریف آیۃ کرسی خالدون تک اور قل یاایھا الکافرون الخ اور قل ھو اللہ احد الخ اور قل اعوذ برب الفلق الخ اور قل اعوذ برب الناس الخ سات سات مرتبہ ہر بار معہ بسم اللہ بعد نماز فجر و بعد عصر پڑھ کر قلب پر دم کیا کریں۔ والسلام۔

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اس بارہ میں کہ ایک شخص کی ہوئی اس نے ایک مخدوم صاحب جو کہ بڑا متقی و پرہیزگار ہے اسکے پاس آیا اور عرض کی مجھ کو تمام گاؤں کے لوگوں سے قسم لے دیویں۔ انہوں نے تمام شہر کو بلا کر میں قرآن شریف سامنے رکھ کر قسم لی۔ اب اس قسم کے بعد اگر کسی شخص پر گاؤں مذکور کے لوگوں میں سے شبہ کرے۔ تو آیا مدعی مذکور اجرائے دعویٰ کی شرعاً اجازت ہے۔ یا کہ نہیں۔ باوجودیکہ بموجب قول شامی فی الجلد الرابع الیھم قولہ حلفہ الحاکم ولا یطلع ھو لکنہ لیس لہ ان یخاصم ما لم یقع البینۃ علی وفق دعوہ

Marfat.com

ان وجد ها اقامها وقفی له بها۔ نیز یہ بھی معاندہ ہوا۔ کہ اگر قسم کے
بعد اگرچہ کسی شخص پر صریحاً معلوم ہوا۔ تو میں کوئی دعوٰی قائم نہیں کرونگا۔ آیا
یہ معاہدہ بھی کوئی حقیقت رکھتا ہے۔ یا کہ نہیں۔ اگر رکھتا ہے۔ تو کس کے
ذمہ میں بینوا و توجروا۔

الجواب وھو الملھم الصواب

مدعی کو اجرائے دعوٰی کی شرعاً اجازت ہے۔ کما فی البدائع
بحر الرائق والدر المختار او قال اذا حلفت فانت بری من
المال ثم برھن علی الحق قبل) ھکذا فی البدائع۔ وبحر الرائق والدر المختار
العب

مہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

محمد اسماعیل صاحب نظامی جھانسوی کیتھو بازار شملہ سے دریافت
کرتے ہیں کہ دو سال قبل سے یہاں گروہ در گروہ جشن عید میلاد النبی منائے
گئے۔ اور جلوس جھنڈا ۱۲ کو جامع مسجد سے عید گاہ تک لیجایا گیا۔ اس
سال امام احمد حسن صاحب نے جلوس روک دیا۔ کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی شان ولادت میں ایسی تقریب منانا منع ہے۔

جواب میں حضور قبلہ عالم فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کیلئے خوشی میلاد جائز ہے۔

Marfat.com

مخلصی سید احمد شاہ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ آپ کا کارڈ ملاحظہ سے گذرا۔ میں ایسا نہیں ہوں۔ جیسا کہ آپ
انسان کامل چاہتے ہیں۔ البتہ مشائخ عظام کا ارشاد جو مجھے پہنچا ہے۔ آپ
بھی کہدیتا ہوں۔ اگر ہو سکے تو اس پہ مداومت رکھیں۔ درود شریف اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پانچ صد بار اور یا حَیُّ
یا قیوم پانچصد بار۔ والسلام

مخلصی فی اللہ معظمی للہ جناب مولوی عبدالمالک صاحب دامت عنایتکم وحفظکم اللہ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کا شفِ مافیہا ہو کر باعث
تعمیل ارشاد یعنے تحریر معنی ومراد ہر دو شعر مندرجہ کے ہوا۔ میری ناقابلی کے
علاوہ عدم رسائی بھی بمذاق شاعر کہ عارف تھا یا غیر عارف مانع از جرأت
بر تحریر مراد تھی۔ مگر تعمیل بھی واجب جان کر عارض ہوں۔ ہر دو شعر مندرجہ
عنایت نامہ و مستفسرہ۔ قال ؎ خود را بنظارہ نگارم صف زد
اقول یعنی برائے نظارہ دیدن خود نگار و محبوب من آمادہ و جلوہ گر شد
گو سبحانہٗ وتعالیٰ قبل ایجاد موجودات حسن وکمال ذاتی خود را در خود میدید و
بطون کنت کنزاً مخفیاً۔ لاکن مقتضائے حسن وجمال وحبی کما یدل علیہ
(فاحببت ان اعرف) خواست کہ جمال وکمال خود را در مرایا و آئینہ ہائے
کثرت وحجابی ومظاہر تماشا کند (فان رویۃ الشئ نفسہٗ فی نفسہٖ لیس
کرویتہ الشئ نفسہ فی المرئۃ قال شاعر ؎

Marfat.com

؎ یک خال سیاہ بر آں رُخ مطوف زد

اقول :۔ رُخ مطوف ترکیب توصیفی مطوف صیغہ اسم مفعول از باب
فعیل یعنی ایں چنیں چہرہ کہ گرداینده شده است ہمہ عالم طائف و طواف
نندہ بگرد او خال سیاہ را دو لحاظ است در بادی نظر داغ و عیب
فتش بے جا نباشد و در نظر ثانی موجب زینت و ظہور جمال و کمال فہمیدہ
ٹود۔ خال سیاہ ایں جا کنایہ است از داغ کثرت بر چہرۂ وحدت و داغ
عیب شمردن عروض کثرت بر وحدت بہ نسبت محجوب است نہ بلحاظ
ارف چہ عارف کامل محمدی المشرب را دو شہود مے باشد یکے شہود وحدت
رکثرت دوئم شہود کثرت در وحدت و کل من الشہودین لا ینافی فی الاخر
خلاف محجوب کہ از ہر دو مشہود محروم است مجذوب کہ بہ سبب استہلاک
ر شہود اول ناقص ماندہ۔ **قال** ؎ رضوان ز تعجب کفِ خود بر کف زد

قول۔ رضوان یعنی محافظ و ناظر باغ کثرت کہ عبارت است از عارف
کامل محمدی المشرب از تماشا حسن و جمال لم یزلی حظ وافر و نصیب کامل
برداشت کہ حیرت مے باشد قال علیہ السلام رب زدنی فیك تحیراً
قال الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمال الادراک العجز عن الادراک
عارف گفتہ ؎

عشق بازی نہ ہمیں زاری گریاں شدن است
حسن معشوق عیاں دیدن و حیراں شدن است

وجہ محافظ بودن عارف کامل در باغ کثرت را از حدیث لا تقوم الساعۃ

Marfat.com

الیٰ آخرہ واز فص آدمی فصوص الحکم باید جست قال ؎

ابدال زبیم چنگ در مصحف زد

قول۔ مراد از ابدال رہروان طریقت کہ از لغزش پائے دریں راہ بسلا
ماندہ اند و بوجہ استغراق و استہلاک در مشاہدۂ وحدت مثل مجاذیب یا
نارسائی بمغز سخن و راز وحدت وجود رشتہ سخن را بہ سر حد الحاد و زندقہ
مثل متصوفہ از نقص و لغزش محفوظ بباعث چنگ زدن بہ مصحف و اتباع شر
شدہ اند ز مشاہدہ تجلی تنزیہی لیس کمثلہ شئ در حق اوشان مانع از شہود
تشبیہی (ھو الظاہر) گشتہ و نہ بالعکس ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یش
والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سید نا محمد و
وصحبہ ظاہراً و باطناً۔ ایں است اجمال آنچہ مامور شدم باظہار آں۔ و
عند اللہ۔

نمبر ۱۔ مشائخ عظام مریدین کو (اللہ) موقوف اور (ھو) نیز موقوف فرما
ہیں۔ یعنی دونوں معاً یہاں پہ نہ تو ہا ضمیر کی ہے۔ اور نہ اشباع ضمہ او
قاعدہ مسطورہ منقوض ہے ساتھ رویخلد فیہ مھانا کہ جو کہ سورۃ فرق
میں واقع ہے۔

۶ جمادی الثانی مخلصی الطاف حسین صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ سوالات مرسلہ کے جوابات حسب ذیل ہیں
(۱) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو زندہ ہو یا مردہ اپنے اعمال حسنہ کا ثواب

Marfat.com

دے سکتا ہے۔ وہ اعمال بدنی ہوں۔ چنانچہ تلاوت قرآن مجید وغیرہ۔ کلمات طیبات محض حسبۃ للّٰہ۔ ایسا ہی ایصال ثواب نماز روزہ۔ یا وہ اعمال مالی ہوں۔ جیسا کہ صدقات یا دونوں سے مرکب جیسا حج۔ اور مُردہ یا زندہ جن کو ثواب بخشا جاتا ہے۔ دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر گنہگار ہیں۔ تو مردہ کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اور زندہ کے اعمال نامہ میں اندراج ہوگا۔ اگر عباد اللہ الصالحین سے ہیں۔ تو ترقی درجات و کمالات کا فائدہ ہوگا۔ اسی طرح ثواب بخشنے والے کو بھی فائدہ ہوگا۔ اگر صالح ہے۔ تو ترقی درجات اگر گنہگار ہے۔ تو عمل صالح یعنی ایصال ثواب اس کے اعمال نامہ میں مندرج ہوگا۔

(۲) اولیا اور صالحین قبور میں عبادت مثل تلاوت قرآن و نماز وغیرہ اذکار کرتے ہیں۔ اس عبادت کا نتیجہ ثواب نہیں بلکہ از قبیل تنعم اور لذت حاصل کرنے کے لئے ہے۔ مثل ملائکہ کے اور گنہگاروں کے لئے قبر میں عذاب ہے۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ کسی زندہ کی دعاء مغفرت ان کے حق میں قبول ہو جائے۔ یا ارحم الراحمین کسی سبب سے رحم فرمائے کتاب شامی حاشیہ درمختار۔ کتاب الجنائز اور کتاب شرح الصدور علامہ سیوطی باب احوال الموتیٰ فی قبورہم میں یہ مسئلہ مفصل مذکور ہے۔ والسلام۔

العبد

دعاگو مہر علیشاہ از گولڑہ

Marfat.com

مخلصی فی اللہ مولوی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ مکتوب مرسلہ کا شفِ مافیہا ہوا۔ ع

حق رضاء تو یارسول اللہ اشارہ ہے۔ عطیہ الٰہیہ مقام شفاعت کبریٰ

کی طرف جس پہ رضا وخوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتب ہی ہوگی۔

کما قال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اعطا رب ارضاء

رب ہوا۔ پس حق تعالیٰ کو رضاء اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور

ٹھہری۔

دعاگو از گولڑہ ۲۷ رمضان المبارک

مہربان من حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام علیکم فصوص الحکم و فتوحات۔ چونکہ علوم و حقائق کشفیہ

میں سے ہیں۔ لہٰذا حل مقامات ان کا بغیر تحصیل علوم ظاہری علی سبیل

الکمال وحصول مجاہدہ بحسب ہدایات اہل کشف نہیں ہوسکتا۔ والسلام

العبد

الملتجی والمشتکیٰ الی اللہ المدعو امہر علی شاہ

مخلصی فی اللہ مولوی محمد واحد نور صاحب وفقکم اللہ لما یحب و یرضیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ کا محبت نامہ موصول ہوکر کاشف

مافیہا ہوا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنا کوئی مقبول بندہ جس سے آپ کی

Marfat.com

کامیابی ہو۔ ملائے۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔ جیسا کہ آپ نے سُنا ہے والسلام۔

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعوا بمہر علیشاہ از گولڑہ

سوال:۔ جناب مخدوم محمد صدر الدین گیلانی قادری ملتانی آیۃ تطہیر کن کے لئے ہے۔ آیۃ تطہیر کے مصداق کون کون لوگ ہیں؟

جواب حضور قبلہ۔

معظمی مکرمی جناب مخدوم صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ جواباً معروض ہے کہ آیۃ تطہیر میں لفظ اہلبیت امہات المؤمنین علیہا الرضوان وآل عبا علیہم السلام دونوں کو شامل ہے۔ سیاق آیۃ واحادیث کثیرہ اسی پر دال ہیں۔ والسلام۔

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

۷۸۶

حَامِدًا وَمُصَلِّیًا وَمُبَسْمِلًا

بعد سلام آنکہ آیۃ (ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ) اور نیز آیۃ (فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی

Marfat.com

ابصارھم) اور نیز متفق علیہ حدیث (فاطمہ بضعۃ منی) میرا ٹکڑا (و یوذینی ما اذاھا) اور نیز حدیث (من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی) اور نیز حدیث (حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا) اور نیز حدیث (انّ ابنی ھذا یعنی الحسین یقتل بارض من ارض العراق یقال لھا کربلا فمن شھد ذالك منکم فلینصرہ) سب آیات واحادیث صحیحہ یزید شقی اور اس کے تابعان کے مستحق لعنت ہونے پر شاہد ہیں۔ کوئی اہل ایمان اس گروہِ اشقیا کی غیر ملعونیت کا قائل نہیں۔ جن لوگوں نے لعن یزید سے منع کیا ہے۔ یزید کو اچھا سمجھ کر نہیں کیا۔ بلکہ اس خیال سے کہ بجائے اس کے اللھم صل علیٰ محمد وعلی والحسن والحسین و فاطمہ) پڑھنا بہتر ہے۔ شیطان کو اگر کوئی رات دن لعن کرے۔ بجائے اس کے تلاوت ذکر اور درود پڑھنا مفید ہے۔

آیۃ استخلاف (وعد اللہ الذین امنوا الی اخرھا کا آخری جملہ ومن کفر۔ بعد ذالك فاولئك ھم الفاسقون) اور نیز یزید شقی کا بعد شہادت سید الشہداء علیہ السلام کے کمال خوشی میں آکر یہ کہنا کہ (آج ہم نے آل محمدؐ سے روز بدر کا انتقام اور بدلہ لے لیا ہے کما قال (ولست من جندب ان لم انتقم من بنی احمد ما کان قد فعل) یزید کے کفر پر دال ہیں۔ کما صرح بہ۔ القاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ الغرض یزید کے مستحق لعن ہونے میں بہ تصریح ثقات کوئی شک نہیں۔ اگر

Marfat.com

بے سود امر ہے۔ مگر اہل ایمان بمقتضائے (الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان) ان گروہ اشقیاء پر لعنت بھیجنے کے بغیر رہ نہیں سکتے بفضلہ ہم بوجہ اعتقاد حقیقت خلافت خلفاء اربعہ علیہم الرضوان و محبت اہل بیت علیہم السلام روافض و خوارج سے علیحدہ ہیں۔ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً و آلہٖ وصحبہٖ والسلام خیر ختام

مخلصی فی اللہ میاں صالح محمدؐ حفظک اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد محبت نامہ مشتمل بر استفسار معانی بعض الفاظ قصیدہ مبارک ملاحظہ سے گذرا۔ جواباً لکھا جاتا ہے واللہ اعلم عند اللہ واہلہ سیما سید الاولیاء قائلہ

(ا) کئوس بضم کاف جمع کاس یعنی پیالہ۔ مترجمہ

شراب پیالوں میں بھرے ہوئے میری طرف دوڑتے ہوئے آئے۔

پس میں اپنے دوستوں کی مجلس میں نشۂ شراب سے مست ہو گیا۔

(ب) بحالی نہیں بحانی ہے۔ حان بمعنی دکان واؤ اور تا کی زیادت سے حانوت ہو جاتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ کہ شبلی زحانوت گندم فروش۔ گو حالی بھی مفید مطلب ہو سکتا ہے۔ مگر صحیح نسخہ حانی ہے۔

(ج) مقامکم العلی جمعا ولکن ٭ مقامی فوقکم ما زال عالی

اے اقطاب تم سب کا مقام صاحب بلندی یعنی (بلند) ہے۔ مگر میرا مقام تم سب سے اوپر ہے اور دائماً بلند رہے گا۔ اس لئے کہ میرا رب اور

Marfat.com

اصل الاصول مقام وحدت اور ذات ہے بخلاف تمہارے کہ تمہارے اصول واحدیت میں صفات ہیں۔

(د) انا فی حضرت التقریب وحدی ؛ یصرفنی وحسبی ذوالجلال

میں بارگاہ قرب میں اکیلا ہوں پھیراتا ہے مجھے اور کافی ہے ذوالجلال میرے لئے

یعنی میں مقام تقریب میں (حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا بندہ کو اپنے قرب میں لانا یا بندہ کا بندہ کو مقام قرب میں پہنچانا) بے مثل ہوں۔ اور میں اس کے قبضہ تصرف میں ہوں میرا پھرانیوالا بجز دیگرے وہی ذوالجلال ہے

(ھ) صرت قطباً۔ یعنی میں علم پڑھتے ہوئے قطب ہوگیا۔

(و) بطراز عزّ۔ یعنی مجھے ایسے خلعت پہنائی۔ جو عزت یا عزم (پختہ قصد کے بیل بوٹا سے منقش تھی۔

(ز) لفظ شاؤس بمعنی نقیب اور پیادہ۔

(ح) مَشَالِیْ یعنی چل کر میری طرف آجائے۔ لِیْ میں لام بمعنی اِلیٰ ہے۔

(ط) ووقتی قبل قلبی قد صفالی۔ یعنی اوروں کا وقت اور وارد الٰہی تصفیہ قلب سے پہلے صاف نہیں ہوتا۔ بخلاف میرے کہ (کنت نبیا وآدم بین الماء والطین) کی طرح میرے لئے وارد الٰہی بغیر مجاہدہ و تصفیہ قلب، صاف اور غیر مکدر ہے اور کیوں نہ ہو۔ کہ آپ (علیٰ قدم النبی) کے وارث ہیں۔

(ی) عزومٌ یعنی ثابت قدم۔

(ك) تلت المعالی۔ پہنچا میں بلندیوں کو۔ یا (نلت المنیٰ لی) پہنچا میں مقصد

Marfat.com

اپنے کو

(ل) مریدی ھم وطب واشطح وغنی۔ میرے مرید نشہ توحید میں مست ہو جا اور خوش باش اور بے باک ہو کر بول اور گاؤ۔ یعنی چونکہ تو میرا مرید اور میرے فتراک سے وابستہ ہے۔ لہٰذا تمہارے لئے سدِّ راہ نہ ہوں گی۔ اور وافعل ماتشاء سے مراد امر خلاف شرع نہیں۔ کیونکہ مخاطب (مریدی) جس کا ارادہ شیخ کے ارادہ میں فانی ہے۔ پس مراد وہی امور متذکرہ بالا یعنی شطح وغیرہ ہیں۔ یعنی تیرے شطحیات عکوس ہیں۔ میرے شطحیات کے۔ لہٰذا باذن اللہ ہوں گی۔ نہ نفسانی خواہش سے (فالاسم عالی) یعنی اسم جل شانہٗ یا اسم عالیجناب قدس سرہٗ۔

(۲) توحید کو بغیر کثرت دیکھنا سیر عروجی میں ہوتا ہے۔ اور کثرت میں دیکھنا سیر نزولی میں ہے اور یہ کمال ہے۔

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کشفی بیان سے بھی مطابق روایات کثیرہ یہی پایا جاتا ہے۔ کہ آیت مبارکہ تطہیر (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا) کا نزول آل کساء یعنی سیدۃ النساء وحسن وحسین وعلی علیہم السلام کی شان میں ہے۔ چنانچہ ۲۹ باب فتوحات میں لکھتے ہیں۔ (فدخل الشر فاءُ اولاد فاطمۃ کلھم رضی اللہ عنھم ومن ھو من اھل البیت مثل سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ الیٰ یوم القیٰمۃ فی حکم ھٰذہ الایتہ من القرآن فھم

Marfat.com

المطهرون اختصاصاً من الله وعنايةً بهم بشرف محمدٍ صلى الله عليه
وسلم وعناية الله به ولا يظهر حكم هذا الشرف لاهل البيت الا في
الدار الآخرة فانهم يحشرون مغفوراً لهم واما في الدنيا فمن اتى
منهم حداً اقيم عليه كالتائب اذ بلغ الحاكم امره وقد زنى او سرق او
شرب اقيم عليه الحد مع تحقق المغفرة كما عزوا مثاله ولا يجوز ذمّ
وينبغي لكل مسلم يومن بالله وبما انزله ان يصدق الله تعالى في قوله
(ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا) فيعتقد في
جميع ما يصدر من اهل البيت ان الله تعالى قد عفا عنهم فيه فلا
ينبغي لمسلم ان يلحق المذمة بهم ولا ما يشنا اعراض من قد
شهد الله بتطهيره وذهاب الرجس عنه لا بعملٍ عملوه ولا بخير
قدموه بل بسابق عنايته من الله بهم ذالك فضل الله يؤتيه
من يشاء والله ذو الفضل العظيم یعنی سادات فاطمیہ جو قیامت تک
ہونے والے ہیں حکم میں اس آیت کے داخل ہیں خواہ کیسے ہی گنہگار
ہوں۔ حشر ان کا اس حالت میں ہوگا۔ کہ مغفور ہوں گے۔ یہ محض
خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی عنایت ہے۔ کسی عمل کا نتیجہ نہیں۔
اللھم صل وسلم وبارك دائماً على سيدنا محمدٍ وآله واصحابه
پھر اسی باب میں لکھتے ہیں (فلو كشف الله لك يا ولي عن منازلهم
في الآخرة لوددت ان تكون مولىً من موالیهم یعنی اے دوست اگر
اللہ تعالیٰ تمہارا حجاب دور فرما کر تجھے اہلبیت کا شان اور رتبہ جو ان کو

Marfat.com

عند اللہ آخرت میں حاصل ہوگا۔ معائینہ کرائے۔ ضرور توبہ دل سے ان کی غلامی کو چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ تطہیر واذہاب الرجس کی صورت انزال احکام وہدایات شرعیہ نہیں۔ بلکہ بمعنی عفو ومغفرت ہے۔ اس بیان سے یہ خیال نہ کیا جائے۔ کہ آیت تطہیر کا مطلب اباحت وآزادی ہے۔ برخلاف تقیید باوامر ونواہی بلکہ فضل وعنایت ایزدی کی بشارت ہے جو بحسب (افلا اکون عبداً شکوراً) پابندی احکام کے منافی نہیں۔ الحاصل آیۃ تطہیر کا مورد خواہ امہات المومنین ہوں۔ فقط یا مع آل کساء یا صرف آل کساء علیہم السلام ایسا ہی تطہیر درشگ انزال احکام شرعیہ ہو۔ یا درصورت عفو ومغفرت بہرکیف خطا کا صدور مطہرین سے ممکن ہے اور اس نعمت عظمیٰ یعنی قرآن کریم کا نزول چنانچہ اس پاک خاندان کے طفیل ہوا ہے ایسا ہی قرآن کا فہم اور سمجھ بھی انہیں کی وساطت سے ہے سیدۃ النساء علیہا وعلیٰ ابیہا الصلوٰۃ والسلام کی تحریک اور سلسلہ جنبانی نے یہ سمجھا دیا۔ کہ آیۃ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین میں خطاب امت مرحومہ کی طرف ہے۔ اور علاوہ خلفاء ثلاثہ کے بھی اہلبیت پاک علیہم السلام نے باغ فدک کے غیر مورث ہونے کو اپنی طرز سے ثابت کر دکھایا۔ اللھم صل علیٰ محمدٍ وآلہ واصحابہ عدد مافی علمک اور سارے عالم پر واضح ہوگیا۔ میری ناقص رائے میں جناب سیدۃ النساء کی درخواست اور دعویٰ فدک اُمت مرحومہ

Marfat.com

کے لئے موجبِ رحمت ٹھہرا۔ یعنی اس تحریک سے سب نے سمجھ لیا ہے
کہ قرآن کریم کی آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ
الانثیین کا مطلب یہ ہے۔ نزول قرآن بھی اسی گھر کے طفیل ہوا
پھر اسی گھر کی بدولت سمجھ بھی عطا ہوئی۔ یہ خیال کرنا۔ کہ جناب
سیّدۃ النساءؓ اس فیصلہ سے ایسے ناراض ہوئے۔ کہ وفات تک
صدیق اکبرؓ سے قطع کلام کر دیا۔ اور سیّدنا علیؓ کو وصیّت فرمادی
کہ مجھے رات کو دفن کرنا۔ اور کسی کو مجھ پر نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت
نہ دی جائے۔

حالانکہ آپ کی ناراضگی بموجب احادیث صحیحہ۔ یا فاطمۃ ان
اللہ یغضب بغضبک ویرضیٰ لرضاک وایضاً قال علیہ السلا
فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد
آذی اللہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا موجب
ہے۔ ٹھیک نہیں۔ آپ کا قطع کلام ہر کسی سے بباعث فرط غم تھا
بوجہ فراق نبویؐ آپ کو سخت تکلیف تھی۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ ع
وسلم کے بعد چھ مہینہ کا پورا کرنا سخت مشکل ہو گیا تھا۔ فیصلہ شرع
سے ناراضگی اور پھر ایسی کہ نماز جنازہ پڑھنے تک اجازت نہ دی ح
شایان شان اہلبیت پاک علیہم الرضوان نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا۔
فلاوربك لایؤمنون حتیٰ یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا
یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ یعنی خدا و

Marfat.com

کے فیصلہ سے جو ناراض ہو۔ وہ مومن نہیں۔ اگر یہ فیصلہ مطابق حکم خدا و رسول نہ تھا۔ تو حضرات ذیل علی و امہات المومنین و حسن و حسین کیوں ناراض نہ ہوئے۔ اور کیوں بعہد مرتضوی اسی پر عمل رہا۔ رات کو دفن کرنے کا ارشاد غالباً بلحاظ اہتمام ستر ہوا ہوگا۔ پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ اتہام ظلم و غضب وغیرہ سب کا دفیعہ قرآن کریم نے فرمادیا۔ اسی آیت استخلاف میں جملہ یعبدونني ولا یشرکون بی شیئاً خلفائے اربعہ علیہم الرضوان کو سب بہتانات سے بری و پاک کردیتا ہے۔ ایسا ہی آیت تطہیر انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اور نیز آیۃ مباہلہ فقل تعالوا ندع ابنآءنا وابنآئکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین۔ آل کساء علیہم السلام دنا مناسب الزامات سے پاک اور صاف بتاتی ہے۔ اس مقام پر آیت مباہلہ کو بھی کسی قدر بیان کردینا ضروری اور موجب تقویت ایمان معلوم ہوتا ہے۔ جو لوگ لفظ پنجتن پاک کہنے والے کو دائرہ اہلسنت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ان کو بھی ہدایت ہو جائے۔

نقل ہے کہ امام حسن علیہ السلام اچھی پوشاک پہنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ منورہ سے باہر جارہے تھے۔ ایک یہودی ذلیل خیال نے پوچھا۔ کہ اے حسنؑ سچ کہا ہے۔ کہ دنیا مومن کے لئے دوزخ ہے اور کافر کے لئے بہشت۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بیشک سچ ہے۔ آپ

Marfat.com

نے فرمایا۔ کہ میرے لئے جو انعامات و احسانات وہاں تیار ہوئے ہیں۔ ان کی نسبت میری موجودہ حالت کو ہیچ بلکہ دوزخ سمجھنا چاہیئے۔ اور تمہارے لئے جو وہاں عذاب مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لحاظ تمہاری اس حالت کو بہشت کہلانے کا استحقاق ہے۔

تنبیہ ضروری:۔ قال تعالیٰ یا اھل الکتب لاتغلوا فی دینکم غیر الحق ولاتتبعوا اھواءَ قومٍ قد ضلوا من قبل واضلوا کثیراً وضلوا عن سواء السبیل۔ اللہ تعالیٰ کو اعتدال اور میانہ روی ہر کام میں پسند ہے۔ اور یہی ہے صراط مستقیم جس کی درخواست کے لئے ہم مامور ہیں۔ اور غلو و تجاوز گو دین ہی میں ہو۔ موجب ضلالت و غضب الٰہی ہے۔ بسا امور ایسے ہیں کہ فی ذاتہٖ صحیح بلکہ منجملہ اسباب کمال ایمان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں باوجود اس کے بوجہ غلو اور حد سے بڑھ جانے کے بدطینت اور فاسد الرای انسان انہیں امور صحیحہ سے نتائج فاسدہ استنباط کر لیتا ہے۔

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے نتائج سے شیاطین معنویہ کے ساتھ تعبیر فرماتے ہیں۔ مثلاً حب اہلبیت بشہادت قرآن و حدیث و قرار داد اہل اللہ کمال ایمان کا موجب بلکہ بلحاظ اُصول عین ایمان سمجھا گیا ہے۔ اس اصل صحیح میں غلو کرنے والے دو فرقہ ہوئے۔ ایک فرقہ نے تو بغض و سب صحابہ کرام کا راستہ لے لیا۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہلبیت پاک کا منصب اور حق

Marfat.com

ب کرلیا ہے۔ دوسرا فریق معاذاللہ خدا اور رسول اور جبرائیل تک گستاخ
ئے۔ بدیں خیال کہ رتبہ اہلبیت اور تقدم علی الصحابۃ پر نص صریح کیوں
ں وارد ہوئی۔ یہ سب نتائج فاسدہ اسی اصل صحیح حب اہلبیت کے
)۔ ایسا ہی حب عباداللہ الصالحین ذرائع تقرب الی اللہ میں سے اعلیٰ
کا ذریعہ ہے۔ باوجود اس کے اگر حد سے متجاوز ہو۔ یعنی انہیں صلحاء
بود بنالیا جائے۔ یا ان کو متصرف مستقل سمجھا جائے۔ یا شریک فی
رف اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ بغیر شراکت ان کے انتظام عالم نہیں
سکتا۔ تو یہی حب موجب شرک ہو جائے گی۔ حُب اہلبیت درباہ
حب اعتدال و صراط مستقیم کے مفید اور موجب کمال ثابت ہوئی۔
یہ طرفین بوجہ افراط و تفریط منجملہ ضالین شمار ہوئے۔ خلافت و ترتیب
ئی منصوصی امر ہے۔ مگر پہلے بوجہ عدم انکشاف یہ امر کسی قدر محل نزاع
لف رہ کر بعد ازاں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہا۔ اور یقیناً واضح ہو گیا کہ
ت استخلاف وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت الخ سے
یہی خلفاء اربع ہیں۔ بلکہ اس حد تک کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
م کو بوجہ کشف نبوّت و وعدہ استخلاف اس امر میں ایسا اطمینان تھا۔
ض وفات کے آخری ایّام میں خیال شریف میں آیا۔ اور فرمایا۔ کہ لاؤ کاغذ
ے پاس کہ میں لکھ دوں۔ تاکہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ مگر وعدہ
کے بھروسہ پہ لیستخلفنھم اور لیمکننھم اور لیبدلنھم
لیظھرہٗ علی الدین کلہ کا فرمانے والا اصدق الصادقین ہے

Marfat.com

ضرور ہی اس وعدہ کو جن کے ہاتھ پر پورا کرنا ہے۔ پورا فرماوے گا بیعت
صدیقی پر شکر رنجی شیر خدا کی صرف اتنی ہی بات پر تھی۔ کہ ہم اہلبیت رسول اللہ
ایسے نظر انداز کیوں کئے گئے۔ کہ بہ وقت تنازع فی مابین مہاجرین و انصار
اقامت حجت ہر ایک فریق کے ہمارا ذکر تک بھی نہ ہوا۔ حالانکہ جس حجت
اور دلیل سے مہاجرین کو بہ نسبت انصار کے اس امر کا اہل اور مستحق سمجھ
گیا ہے۔ یعنی الائمہ من قریش وہی حجت ہے۔ ہمارے لئے کیونکہ
ہاشمی کو بہ نسبت قریشی کے زیادہ قرابت اور ارتباط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہ تھوڑی سی کدورت بھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے بیان معذرت سے جاتی رہی۔ یہ لوگ علیہم الرضوان یعبدونہ
کا بشر کون بی شیئ کے مصادیق تھے۔ ان کے پاک سینوں میں کدورت
کا مقام کیسے ہو سکتا تھا۔ اس روز نہ صدیقی ادراک اور نہ مرتضوی فہم
لھم کی شخصیت تک پہنچا ہوا تھا۔ ورنہ اتنا تنازع بھی نہ ہوتا رفتہ رفتہ
روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ کہ خلافت خلفاء اربعہ کی منصوصی ہے۔
یہی خوش قسمت لوگ اس نعمت عظمیٰ اور اقامت دین پسندیدہ کے
منتخب کئے گئے ہیں۔ چنانچہ جنگ فارس کے ایام میں بعد استشا
جناب عمر فاروق باب مدینۃ العلم علی مرتضیٰ نے سب سے اول اس
دقیقہ کو سمجھا۔ اور فرمایا۔ کہ نحن موعودون بالنصر یعنی آیۃ استخلاف
میں ہم لوگوں کو نصرت الٰہی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ لہٰذا فتح ہمارے حصہ
میں ہے۔ اور چونکہ یہ وقت نزول سورۃ نور الذین امنوا منکم کا خط

Marfat.com

علم الٰہی میں انہیں حضرات اربعہ کی طرف تھا۔ اور ایفاء وعدہ بھی ضروری
لہذا فضیلت و کمال سیاسی شیخین کے علاوہ ترتیب انعام بھی موجب
ترتیب خلافت ٹھہری۔ کیونکہ در صورت انتفاء ترتیب خلافت بعض حضرات
کے حق میں ایفاء وعدہ ناممکن تھا۔ اگر بلا فصل سب سے اول حضرت عثمان
خلیفہ ہوتے تو جناب ابوبکر اور حضرت عمر محروم ہو جاتے۔ علیٰ ہذا القیاس
حضرت فاروق کو اگر خلیفہ اول مانا جاتا۔ تو صدیق اکبر بے بہرہ تھے۔ ایسا ہی
علی مرتضیٰ اگر بلا فصل خلیفہ ہوتے۔ تو تینوں حضرات محروم تھے۔ کیونکہ
صفات مرتضوی سب سے پیچھے وقوع میں آئی۔ مہاجرین و انصار
کا تقاضا اس غرض سے ہوا۔ کہ ہر ایک فریق چاہتا تھا۔ کہ اقامت
دین اور خدمت اسلام سے ہم لوگ مشرف ہوں۔ نہ بوجہ نفسانیت
جیسا کہ اہل دنیا کا شیوہ ہے۔ خیال کرنا چاہئے۔ یہ لوگ اس مقدس
ذات کے جانشین تھے۔ جس کی صحبت کا اثر سالہا تک باقی رہنا چاہیئے۔

مخلصی شیر عالم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تم کو صحت
کاملہ مرحمت فرمائے۔ آمین والسلام۔

دعاگو از گولڑہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ الذی ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدا
اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ موصوف با
نص علیہ فی القرآن المجید بحسب ما اراد وان محمداً صلی اللہ
وسلم عبدہ ورسولہ ۔ وان ما جاء بہ النبی علیہ السلام
وان خلافۃ الخلفاء الاربعۃ علی الترتیب الذی وقع حقٌ فھذ
عقیدتی علی سبیل الاجمال وکفیٰ باللہ شھیدا ،

انا العبد

الملتجی والمشتکیٰ الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ عفا اللہ عنہ

نقل مکتوب شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

حامداً ومصلیاً ۔ از نیازمند اہل اللہ المدعو بمہر علیشاہ الیٰ سید المکرم
مخدوم صدرالدین شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دامت عنایتہٗ (متلق
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ۔ اما بعد عنایت نامہ مشتمل بر تنازع علمائے
کرام درباره جواز اطلاق لبشر بر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ وعدم آں وحا
بودن حضرت سید البشر وانتفائے آں ملاحظہ سے گذرا ۔
میں اس قابل نہیں ہوں کہ اہل علم وفضل کے مابین محاکمہ ومدا
کروں ۔ مگر امتثالاً لامر السامی ما حضر عرض کرنے پر مجبور ہوں ۔

Marfat.com

مخدوما! اس میں شک نہیں۔ کہ اہل ایمان کے لئے ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق تکریم و تعظیم واجب اور ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ لفظ بشر کے معنے میں بحسب لغت عربیہ عظمت و کمال پایا جاتا ہے یا حقارت میری ناقص رائے میں لفظ بشر مفہوماً و مصداقاً متضمن بکمال ہے۔ مگر چونکہ اس کمال تک ہر کس و ناکس سوائے اہل تحقیق و عرفان کے رسائی نہیں رکھتا۔ لہٰذا اطلاق لفظ بشر میں خواص بلکہ اخص الخواص کا حکم عوام سے علیحدہ ہے۔ خواص کے لئے جائز اور عوام کے لئے بغیر زیادت لفظ دال بر تعظیم ناجائز (توضیح) آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کو بشر کس واسطے کہا گیا۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کو شرف مباشرت بالیدین عطا فرمایا گیا ہے۔ (ما منعك ان لا تسجد لما خلقت بيدي) چونکہ ملائکہ اس کمال آدمؑ سے بے خبر تھے۔ ایسا ہی ابلیس بھی فقالوا ما قالوا۔ فرق اتنا ہے۔ کہ ملائکہ جتلانے کے بعد سمجھ گئے۔ اور معترف بالقصور ہوئے۔ فقالوا سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا اور ابلیس کو علاوہ قصور جہل کے غرور بھی تھا۔ لہٰذا ابیٰ واستکبر الخ هكذا قال الشيخ الاكبر قدس سرہٗ الاطہر بحالہٖ وما علیہ فی جواب سوال حکیم الترمذی۔

۲۔ بشر ہی کو کمال استجلاء کے لئے مظہر بنایا گیا ہے اور ملائکہ بوجہ نقص مظہریت اس کمال سے محروم ٹھہرے۔ اور مظاہر اور مرایا کمالات استجلائیہ سے از گروہ انبیاء علیہم السلام سیدنا ابوالقاسم آنحضرت احالتہً و از جماعت اولیاء کرام وارث مصرع وانی علیٰ قدم النبی بدم الکمالی

Marfat.com

سیدنا عبد القادرؓ وامثالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وراثتہ مظہر اکمل واتم الاسم الاعظم کھہرے۔ بشریہ کے لئے تنزل اخیر ہونے کے باعث اس قدر اہتمام ہوا۔ کہ ہیئت اجتماعیہ وترکیبات السمائیہ واتصالات واوضاع انی خضرت طینۃ آدم سے لے کر تاظہور جسد عنصری صلی اللہ علیہ وسلم وانتباعہ من الکمل کو متوجہ کیا گیا ہے اور خدام بنائے گئے تاکہ من رأنی فقد رأی الحق کا آئینہ وچہرہ علی وجہہ الکمال اور پورا حق نما ہوا۔ قصہ مختصر بشر ہی ہے۔ کہ جس کو کہ ؎

گر خواہی خدا بینی در چہرۂ من بنگر ٭ من آئینۂ اویم او نیست جدا از من

ہونے اور کہنے کا استحقاق حاصل ہے اس تقریر سے ثابت ہوا۔ کہ عارف کا بشر کہنا از قبیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاسماء المعظمہ ہوا۔ بخلاف غیر عارف کے کہ اس کے لئے بغیر انضمام کلمات تعظیم صرف لفظ بشر ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ میں بشر کے بعد یوحیٰ الی اور تشہد میں عبدہٗ کے بعد رسولہٗ اور کلام اہل فضیلت وعرفان میں ہے۔ فمبلغ العلم فیہ انہٗ بشرٌ وانہٗ خیر خلق اللہ کلھم میرے خیال میں فریقین از علمائے کرام متنازعین اہل سنت والجماعت سے ہیں اور ذکر آنحضرت کو بالاسماء المعظمہ واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں۔ لہٰذا ان سے ہرگز ہرگز متصور نہیں کہ معاذ اللہ فرقہ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف لفظ بشر کا اطلاق جائز کہیں۔ البتہ ان کا خیال ہے کہ بقصد تحقیر لفظ بشر کا استعمال ناجائز اور بغیر اسکے جائز

Marfat.com

مگر میری رائے وہی ہے۔ جو اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ صرف لفظ بشر کا اطلاق بغیر انضمام کلمات تعظیم نہ چاہیئے۔ کہ بوجہ شیوع عرف و قصد فرقہ ضالہ صرف بشر کہنے میں ایہام امر ناجائز کا ہے۔

۳۔ رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بالجسد العنصری ہر مکان و ہر زمان میں حاضر و ناظر ہونا۔ تو یہ امر مختلف فیہ ہے۔ فقائل و منکر و لکل وجہۃ میرے خیال میں ظہور و سریان حقیقت احمدیہ ہر عالم و ہر مرتبہ اور ہر ذرہ ذرہ میں عند المحققین من الصوفیہ ثابت ہے اس کو حقیقت الحقائق کہتے اور لکھتے ہیں۔ فھو نورہٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اولاً جو بصورۃ معنویہ قلب تقی نقی اور جسد شریف عنصری کے ظاہر ہوا۔ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بصورۃ مثالیہ شریفہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہر مکان و ہر زمان میں احادیث صحیحہ میں ثابت ہے۔ جس کا اقرار واقعی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار اور اس کا انکار آپ کا انکار مانا گیا ہے۔ کما فی حدیث البخاری فی کتاب الایمان۔ اہل تجربہ کو ظہور کذائی مثالی کا کراتاً مراتاً اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ البتہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بجسدہ العنصری العینی کا پتہ بعض اہل مشاہدہ کے ملتا ہے اور بلحاظ واقعہ معراج شریف و خصائص و لوازم مختصہ جسد شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مستبعد بھی نہیں۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ۔

آخری معروض۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درباره حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا کہ ابنی ھذا سیدٌ لعل اللہ یصلح بہ بین الفئتین بین المومنین

Marfat.com

آپ بھی چونکہ سید حسنی ہیں فریقین کو تحریر ہذا سنا کر آپس میں ملا دیں۔ اور ہدایت کریں کہ ایکدوسرے کو برا نہ کہیں اور ایسا ہی عوام کو بھی ع ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ از گولڑہ بقلم خود

از جناب زبدۃ العلماء، وافضل مشائخ طریقت اکمل اولیائے حقیقت جناب مولانا سیادت پناہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف ادام اللہ برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ وآلہ وصحبہ اصحاب الوفا وارباب الصفا، اما بعد شروح دیوان ترجمان لسان الغیب حضرت حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ کہ از قلم سحر رقم مخلصی فی اللہ محمد ولی اللہ بمنصۂ ظہور آمدہ وللہ در المؤلف نبذے ازاں از مطالعہ ایں بے ہیچ خاک عتبہ علیہ در والہان حیرت و گمنامی و کاسہ لیس خوان سرگشتگان بادیہ بے خودی و بے نشانی گذشت۔ اگرچہ ادراک و فہم حقائق و معارف اہل مقام و حال مناسب مرتبہ امثال ما فقیراں نیست۔ چہ ہر کس بحسب استعداد وی خواہد بود لکن شرح ہذا خالی از تناسب بمقالات و احوال حضرت اوشان علیہم الرضوان و عاری از ارتباط و پیوستگی پرواز شہباز عالم قدس نیافتم۔

از فقیر دعاست کہ او سبحانہٗ وتعالےٰ شرح ہذا را موجب رضاء و لقاء در حق مولف و باعث خوشنودی ناظرین شائقین سلوک مسلک

Marfat.com

زخود رفتن وبدد پیوستن گردانا وبحرمت النبی الہاشمی المکی وآلہ الامجاد
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی ظہورہ
لاول وخاتم النبیین وآلہ وصحبہ اجمعین ط

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود
از گولڑہ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ

۷۸۶

از مہر علیشاہ بجواب پیغام کمشنر صاحب

آپکا پیغام درباره امتناعی ہدایت بعض مخالفین دولت برطانیہ
پونچا۔

اسپر

کیا مجھے غیر اسلام وغیر اہل اسلام کا طرفدار سمجھکر مخاطب بنایا گیا
ہے۔ تو یہ خیال بالکل غلط وخلاف واقع ہے۔

اگر اس وجہ سے مخاطب بنایا گیا ہوں۔ کہ گروہ مخالفین دولت
برطانیہ سے متفق الرائے نہیں ہوں۔ تو میرا تخالف بوجہ اصول اسلامیہ
تجاویز جزئیہ میں ہے نہ مطلقاً اور نہ اصل مدعیٰ اور نتیجہ وغایت میں
(ب) مجھ سے مطلوبہ ہدایت اسی صورت میں متصور ہو سکتی ہے۔
کہ مکانات مقدسہ مکہ ومدینہ وبغداد وبیت المقدس پر قبضہ
چھوڑا جائے۔ ورنہ معاذ اللہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر آپ کے

Marfat.com

پیغام کی تعمیل بالکل ناممکن ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔
والحمد للہ اولا و آخرا۔

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعوا بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

علامہ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ کے حضور سے جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے فیصلہ "رنگیلا رسول" کے خلاف وائسرائے ہند اور گورنر پنجاب کو تار

جسٹس دلیپ سنگھ کے نامبارک فیصلہ نے اسلامی دنیا کو خون کے آنسو رُلا دئے ہیں۔ جو ہستیاں دنیا و مافیہا سے بالکل یک طرف ہو کر یادِ خدا میں مصروف رہی ہیں۔ اس فیصلہ نے اُن کو بھی امن سے نہیں رہنے دیا۔ ہماری مراد علامۂ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ ادام اللہ برکاتہم سجادہ نشین گولڑہ شریف سے ہے۔ آپ ہی وہ بزرگ ہستی ہیں جن پر تحریکات جدیدہ کا دنیائے عالم میں طوفان برپا ہو جانے کے باوجود بھی ان کی سیاسی حیثیت کے خیال سے ایک خس برابر یا پرِ کاہ اتنا بھی اثر نہیں ہؤا۔ مگر فیصلہ "رنگیلا رسول" کی خبر سُن کر کئی روز تک آپ نے بطیب خاطر کھانا تک نہیں کھا اور آخر ذیل کا تار وزیر ہند، وائسرائے ہند اور گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں بھیجنا تجویز فرمایا۔ کہ اس فیصلہ کی تنسیخ سے آنے والے

Marfat.com

خطرات کو روکا جائے۔ کیونکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان برقرار رکھنے کے مسئلہ پر دنیائے اسلام کے تمام فرقے متفق ہیں۔

مضمون نگار

"میں اور میرے جملہ مخلصین قیام امن اور اسلامی تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور برہمی کو آپ کے پیش کرتے ہیں۔ کتاب "رنگیلا رسول" کے متعلق جسٹس دلیپ سنگھ جج پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلہ پر آنے والے اندیشناک خطرات روکنے کی خواہش کرتے ہیں اور واضح کرتے ہیں کہ رسول عربی کی عظمتِ شان برقرار رکھنے پر دنیائے اسلام متفق ہے۔"

دفتر جمعیت اصلی وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مکرمی دام مجدہ السلام علیکم۔ چند امور متعلق امامت استرشاداً التماس کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ ان کے جواب سے سرفراز کیا جاؤں گا۔ مقصد صرف اصلاح ہے نہ فساد نہ کسی منصب کی طلب نہ

Marfat.com

کسی شخصیت سے عناد ہے۔ اس واسطے جواب صاف اطمینان بخش ہونا چاہیئے۔

میں اسجگہ اُن خطرات و شبہات کو بھی ذکر نہیں کرتا ہوں جو حالت مجبوری کے پیش آنے والے ہیں۔ نہ ان افعال کی حقیقت کھولنا چاہتا ہوں جو بعض اکابر سے اس قسم کے سرزد ہوئے نہ اُن تجربیات کو ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اس تحریک میں غدر کے وقت حاصل ہوئے اور جن پر نظر کرکے یہ تحریک دبی رہی۔ اور علماء نے اس کے اجراء پر جرأت نہیں کی۔ میں صرف تین سوال کرتا ہوں۔ جو اپنے نزدیک فیصلہ کن سمجھتا ہوں۔

سوال اوّل:۔ مسلمانان ہند میں جس قدر مذہبی سیاسی انتشار ہے اس کے دفع کرنے کے لئے کیا جمعیت علمائے ہند کافی نہیں اور اس کی اصلاح پر اور استحکام سے کیا یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ عقائد و عبادات میں کسی مرکز کا قائم ہو جانا غیر متوقع ہے اور سیاست مذہبی میں بیعت کی کیا ضرورت ہے۔

سوال دوم:۔ بیعت امامت جب کبھی کسی غیر متسلط کی ہے۔ اگر کامیاب ہوئے تو فتنہ برپا ہوا۔ اگر ناکامیاب ہوئے تو ایک جدید فرقہ مسلمانوں میں پیدا ہوا جسکے نمونہ ہندوستان میں بھی ہیں۔ اس لحاظ سے بلا ضرورت اقدام اس بیعت پر کیا بے موقع

Marfat.com

نہیں ہے۔

سوال سوم:۔ مجھے جہانتک علم ہے استیلاء کفار کی صورت میں اس قسم کی بیعت خلاف سُنّت ہے بلکہ دارالحرب میں بھی ایسی بیعت لینا اہل دار سے ثابت نہیں ہے اگر جناب کو ثبوت ملا ہو تو اس سے ضرور ایماء فرمائیے۔ میں بیعت ہجرت اور جہاد کے ثبوت پر بھی اکتفا کرلونگا۔ اس واسطے کہ مقصد ان سبوع کا مشترک ہے۔ اگر اس قسم کی بیعت ثابت ہوگئی تو بلا توقف میں قبول کرلونگا ورنہ خطرات وشبہات کے ہوتے ہوئے اور تجربات اکابر پر جو رائے مبنی ہے۔ اس کے خلاف کرنا میرے نزدیک دانشمندی نہیں ہے۔ باوجود اس کے جمہور کی اتباع سے گریز کرنے کا قصد نہیں ہے۔ فقط

فقیر محمد قیام الدین عبدالباری
فرنگی محل لکھنو

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ۔

امابعد جناب کے سوالات ثلثہ مرسلہ بذریعہ ڈاک موصول ہوئے تعمیلا للارشاد ماحضر پیش خدمت ہے ورنہ بوجہ بضاعۃ علمیہ وکم فرصتی

Marfat.com

میں اس قابل نہیں۔ کہ جوابات کے لئے مجھے مخاطب بنایا جاوے
جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ میں تین سوال کرتا ہوں۔ جو اپنے
نزدیک فیصلہ کن سمجھتا ہوں۔

سوال اول:۔ مسلمانان ہند میں جس قدر مذہبی سیاسی انتشار
ہے اس کے دفع کرنے کے لئے کیا جمعیت علماء ہند کافی نہیں
ہے اور اس کی اصلاح و استحکام سے کیا یہ مقصد حاصل نہیں ہو
سکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ عقائد و عبادات میں کسی مرکز کا قائم ہو
جانا غیر متوقع ہے۔ اور سیاست مذہبی میں بیعت کی کیا ضرورت ہے

سوال دوم:۔ بیعت امامت جب کسی غیر مسلط سے کی ہے اگر
کامیاب ہوئے تو فتنہ برپا ہوا۔ اگر ناکامیاب ہوئے تو ایک جدید
فرقہ مسلمانوں میں پیدا ہوا۔ جسکے نمونہ ہندوستان میں بھی ہیں۔
اس لحاظ سے بلا ضرورت اقدام اس بیعت پر کیا بے موقع نہیں ہے

سوال سوم:۔ مجھے جہانتک علم ہے استیلاء کفار کی صورت
میں اس قسم کی بیعت خلاف سنّت ہے۔ بلکہ دار الحرب میں بھی
ایسی بیعت لینا اہل دار سے ثابت نہیں۔ اگر جناب کو ثبوت ملا ہو
تو اس سے ضرور ایماء فرمائیے۔ میں بیعت ہجرت اور جہاد کے ثبوت
پر بھی اکتفا کر لونگا اسواسطے کہ مقصد ان بیوع کا مشترک ہے اگر اس
قسم کی بیعت ثابت ہوگئی تو بلا توقف میں قبول کر لونگا ورنہ خطرات
شبہات کے ہوتے اور تجربیات اکابر پر جو رائی مبنی ہے اس کے خلاف

Marfat.com

کرنا میرے نزدیک دانشمندی نہیں ہے۔ باوجود اس کے جمہور کی اتباع سے گریز کرنے کا قصد نہیں ہے۔ ۱۲ بس

الجواب وھو الموفق للصواب

میں جناب کے سوالات ثلاثہ کا صرف ایک ہی جواب فیصلہ کن سمجھتا ہوں۔ وہو ہذا:۔

امامت یا خلافت چونکہ عبارت ہے ریاست وتسلط عام سے تصدی میں اقامت دین کے لئے جس کے تحت میں کئی انواع مندرج ہیں مثلاً احیاء علوم دینیہ واقامت ارکان اسلام وقیام بالجہاد وما یتعلق بہ چنانچہ ترتیب جیوش وفرض للمقاتلہ یعنی فئی میں سے ان کو دینا اور قیام بالقضا اور اقامت حدود ورفع مظالم وامر بالمعروف ونہی عن المنکر نیابتہً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو صورت استیلاء کفار یا دار حرب جب امامت ہی متصور نہیں تو بیعت امامت کا کیا معنی۔ اور طرق چہارگانہ انعقاد امامت کا کیا ذکر۔ ریاست عامہ کے مفہوم میں تعلیم علماء مسلمین جو علوم دینیہ کی اشاعت فرماتے رہے اور قضا قضاۃ امصار وتعمیلات امراء جیوش بعہد خلافت وامامت داخل نہ تھیں۔ تو آج کل بحالت استیلاء کفار جمعیت علماء کی کارروائی یا نام کی مدافعت کے لئے تسلط اور ریاست کے مفہوم میں داخل ہونے کا کیا استحقاق ہے۔ خلاصہ یہ کہ موجودہ زمانہ میں علماء کی کارروائی

Marfat.com

نہ خلافت ہے نہ امامت تاکہ منجملہ طرق اربعہ انعقاد بیعت کو بھی فی الجملہ ضروری سمجھا جائے اور نہ کوئی شخص درصورت استیلا بیعت لینے کا مستحق ہے۔ اور نہ اس کے لئے جائز کیونکہ درصورت عدم مکافات بہ تصریح فقہاکرام امام کے لئے قتل و مقاتلہ مباح نہیں مذہبی سیاسی انتشار کی مدافعت میں جمعیت علماء کی غیر مبصرانہ و کورو کرانہ تحریکات نے بغیر اس کے کہ محرک و متحرک الی الکابل کو مضحکہ و محل تمسخر کفار بنایا ہو۔ کیا فائدہ بخشا۔ معروض ہذا میں تدبر فرمانے کے بعد جناب خود ہی اپنے ارشاد مندرجہ سوال سوم (میں بیعت ہجرت و جہاد کے ثبوت پر اکتفا کر لونگا) شرطیہ صادقہ بصدق الربط الایجابی ٹھہرائیں گے نہ یہ کہ اس کو بصدق الطرفین او احدہما صادق مابین تجربیات اکابر بقول حافظ علیہ الرحمۃ ؎

بشنو کہ پند پیراں ہیچت زیاں ندارد

مبنی علیہ للآراء ہونے مستحق ہیں۔ اور یہی دانشمندی ہے۔ ہذا ما عندی والعلم عند اللہ وله الحمد اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منه باطنا وعلیه ظاہرا وآله وصحبه طراً۔

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود

از گولڑہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بجواب خط سجادہ نشین صاحب سیالوی

مکرمی و معظمی جناب سجادہ نشین صاحب دامت عنایاتکم

تسلیمات تعمیلاً للارشاد بجواب سوالات ثلاثہ گذارش ہے۔

سوال اوّل:۔ جناب کے خیال میں شریعت اسلامی کے رو سے مسلمانان ہند کو کیا کرنا چاہیئے۔ اگر حمایت اسلام ان پر فرض ہے تو بیدست و مسلمان جو مادی قوت نہیں رکھتے بیدست و پا حمایت کا کیا طریقہ اختیار کریں؟

جواب اوّل:۔ بلحاظ مصائب دائرہ نہ صرف مسلمانان ہند بلکہ کل اہل اسلام کو حاکم سے محکوم تک منشاء مصائب کو ازالہ کرنا چاہیئے یعنی تہ دل سے بخضوع و خشوع ربنا ظلمنا انفسنا الآیہ بجناب کبریائی عز اسمہٗ عرض کریں اور اپنے نامشروعہ افعال سے تائب ہوں۔ قال تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم الآیۃ زماست کہ بر ماست ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس تاکہ یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین و اغلظ علیھم کی تعمیل میں حسب وعدہ صادقہ کان حقا علینا نصر المؤمنین کی کامیابی ہو۔ آیہ استخلاف میں قیدوا عملوا الصالحات واجب اللحاظ و مدار حکم لیستخلفنھم فی الارض ہے اور ظاہر ہے کہ ارشاد جہاد و کریمہ سیف کا تعلق سلاطین اسلام و اصحاب

Marfat.com

جمعیت سے ہے۔ خدا کرے کہ سلطنت مظلومہ اسلامیہ ظالموں کے پنجہ سے خذلہم اللہ تعالےٰ نجات پاکر بعد حصول جمعیت واستطاعت جس کی مدار قلت وکثرت نہیں بلکہ تقوی وقوت ایمانیہ ہے تعمیل کریمہ مذکورہ بالا کا اعزاز حاصل کرے۔ بغیر اس کے امام کو بھی قتال مباح نہیں مسلمانان ہند کی ہستی تو ہیچ ہے۔ مصرحہ ومسلمہ فقہاء کرام ہے۔

ھذا اذا غلب علی ظنہ انہ یکافیھم والا فلا یباح قتالھم۔

سوال دوم:۔ حکومت برطانیہ کے ساتھ نصرت وحمایت کے تعلقات رکھنا جن پر حکومت کو قوت وشوکت حاصل ہے حرام ہیں یا نہیں؟

جواب دوم:۔ ایسے تعلقات جن میں اعانت کفر ومعصیت ہو مسلم سے بھی حرام ہیں فضلا عن الکافر بغیر ان کے دنیوی معاملات جس میں اسلام پر ضرر نہ ہو۔ بغیر مرتد کے کسی کافر سے مطلقاً بہ تصریح فقہا حرام نہیں البتہ بلحاظ مظالم دائرہ موجودہ زمانہ کے اگر سلسلہ تجارت کی کلی بندش ہو سکے تو کسی قدر انتقامی مدیں شمار کی جا سکتی ہے وما ذلک علی اللہ بعسیر مگر اصلی طریق ازالہ منکرات دائرہ کا وہی ہے جو کریمہ بالا میں ہے۔

سوال سوم:۔ دنیوی لحاظ سے جو معمولی مستیاں تھیں لیکن ارکے دل درد اسلامی سے معمور تھے انہوں نے حکومت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر دی ہے عوام کو مطلع کرنے کے لئے تحریر ہے

Marfat.com

تقریر سے وہ فریضہ تبلیغ انجام دینے میں سرگرم نظر آتی ہیں۔ لیکن جو ہستیاں اسلام کے علم بردار اور مخلوق کی نظر میں باوقار اور مؤثر تھیں وہ ساکت ہیں کہ گویا ان میں حس ہی نہیں۔

جواب سوم :۔ جناب خیال فرما سکتے ہیں کہ چونکہ معمولی ہستیوں کا یہ حال ہے تو علم بردار ہستیاں ازالہ مظالم واردہ میں ساکت و بیحس کیسی ہو سکتی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ بوجہ اختلاف آراء در بارہ مدلولات آیات بینات و مشروعیت و نامشروعیت خصوصیات و کیفیات جلسات در صورت شمولیت بوجہ تفرقہ اصلی مدعا فوت ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حسب طرز مشائخ کرام حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی و حضرت خواجہ اللہ بخش و سیدنا حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بفضلہ تعالیٰ توفیق تبلیغ میں دریغ نہیں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت و توفیق استقامت بر صراط مستقیم عنایت فرماوے۔ زیادہ زیادہ۔

نیازمند از گولڑہ

نقل فتویٰ حضور قبلہ عالم اعلیٰحضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ الکریم

الاستفتاء

چہ مے فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ مسمی

Marfat.com

محمد خان ساکن ملهوٹ بہ یکے از ہاشمیات سیّدیات فاطمیات
عقد نکاح و ازدواج نمود غیر مسترضی من احد من ولاۃ القریبۃ
او البعیدۃ ھل یجوز ھذا النکاح املا

الجواب ھو الموفق للصدق والصواب

نکاح مذکور جائز نیست و مفتی بجوازہ نہ تنہا بر ولاۃ سیّدہ ظلم روا
داشتہ بلکہ بر کافۂ اہل اسلام کہ بمقتضائے آیت قل لا اسئلکم
علیہ اجراً الا المودۃ فی القربی و بفحوائے حدیث لا یؤمن
احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس
اجمعین مودّہ و حب قرابت نبویہ را بر خود فرض و از اصول ایمان
مے شمارند جور بجید کہ تم بعد مودہ چہ پر ظاہر است کہ در صحت نکاح
سیّدہ ہاشمیہ فاطمیہ در غیر کفو بناء علی المودۃ والمحبۃ المذکورۃ ہزار ہا دل
بوجہ ہتک حرمت اہل بیت رنجیدہ و شکستہ خواہند بود متون فقہ
مملو اند و مشحون از عدم ایچنیں نکاح لعدم الکفاءۃ العجمی لا یکون کفوا
للعربیۃ ولو کان عالما او سلطانا وھو الاصح درمختار و یفتی فی غیر الکفو
بعدم جوازہ اصلا و ھو المختار للفتوی لفساد الزمان درالمختار۔

پس در صورت مسطورہ صحبت صحبت زنا خواہد بود لہٰذا بر اہل اسلام
لازم کہ سیّدہ را از عجمی جدا کنانند و مفتی صاحب را واجب کہ آئندہ ایچنیں
افتا ائے کہ مستلزم ہتک و حرمت و شان اہل بیت باشد توجہ نہ نمایند

Marfat.com

ومتمسک نباشد بدینکه سیادت قطعیه نیست فان عدم قطعیة السیادة لا یستلزم قطعیة عدم السیادة فرائحتها تکفی مصادرة فی موجبات الهتک عن المحب اعاذنا الله عنه فکیف حال الولد وقد طلب صلی الله علیه وسلم من المودة فی قرابته قال العامری ؎

احب لحبها السودان حتی ∴ احب لحبها سود الکلاب

وقال الشیخ الاکبر قدس سره الاطهر فی هذا المعنی ؎

احب لحبک الحبشان طراً ∴ واعشق لاسمک البدر المنیرا

قیل کانت الکلاب السود تتأولته وهو یحسب الیها اعنی المجنون فهذا فعل المحب فی حب من لا یفیده محبته عند الله فهل هذا الا من صدق المحبة وثبوت الود فی النفس ولو صحت محبتک لله ولرسوله صلی الله علیه وسلم ورأیت کل ما یصدر منهم تحاحقک مما لا یوافق طبعک ولا غرضک انه حمال تتنعم بوقوعه منهم فتعلم عند ذلک ان هذا عنایة من الله الذی احببتم من اجله (الی ان قال) والله ما ذاک الا من نقص ایمانک ومن مکر الله بک وامتد راجه ایاک من حیث لا تعلم وصورة المکر حیث ان تقول وتقعد انک فی ذلک تذب عن دین الله وشرعه ∴ والسلام خیر الختام۔

العبد

الملتجی الی الله المدعو بمهر علی شاه عفی عنه الله

Marfat.com

استفتاء

۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئ
میں کہ گاؤں میں جمعہ درست ہے یا نہیں ؟ بینوا و توجروا .

الجواب هو الصواب

گاؤں میں جمعہ درست نہیں ہے اس واسطے کہ آنحضرت ص
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ و خلفاء عظام و صحابہ کرام کے وقت میں شہ
فناء شہر و قصبات کے سوا جمعہ قائم نہیں ہوا ہے. فلهذا استدل
ابو حنیفہ: بما رواہ عبدالرزاق عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قال لا جم
ولا تشریق الا فی مصر جامع وکذا رواہ ابن ابی شیبۃ من
طریق حجاج الخ وروی ایضاً بسند صحیح حدثنا بریر عن منص
اور جو لوگ قیام جمعہ بجوانی سے گاؤں میں جمعہ درست ہونے کی د
لاتے ہیں وہ صحیح نہیں اس واسطے کہ پہلے یہی امر قابل تسلیم نہیں
جوانی قریہ ہے۔ کیونکہ محققین نے مدینہ یعنی شہر بیان کیا ہے اور
تسلیم اس کا ثبوت کہاں سے ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
کو قیام بجوانی کی خبر ہوئی اور آپ نے اس کو قائم رکھا۔ اس لئے
حدیث اس سے ساکت ہے ونیز باوجود تعمیم آیۃ کریمہ فاسعو

Marfat.com

ذکر اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعض اماکن میں قیام جمعہ کا اختصاص
رفوعیت حدیث کی دلیل ہے کیونکہ خلاف قیاس قول صحابی
ا وقوع نہیں ممکن ہے مگر بوقت سماع حدیث سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم علاوہ ازیں یہ آیۃ کریمہ اپنے عموم پہ تو بالاتفاق
قی نہیں ہے۔ اس واسطے کہ کوئی شخص اقامۃ جمعہ فی البراری والصحرا
ا قائل نہیں ہے۔ پس جب آیۃ کریمہ اپنے اطلاق پہ باقی نہ
ہی تو ضرور خصوصیت مکان اقامۃ جمعہ کے لئے ضروری ہوئی
ہو المراد ٭

حررہ العبد الملتجی الی اللہ الصمد عومہر علی شاہ عفی عنہ اللہ

نوٹ

حضور قبلہ عالم قدس اللہ تعالےٰ سرہم العزیز کے چار اہم مکاتیب علیحدہ "فیوضات مہریہ" کے نام سے شائع ہوئے تھے۔ مکتوبات طیبات کی دوبارہ طباعت کے موقعہ پہ یہ مجموعہ شامل مکتوبات کر دیا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔ ان کے آخر میں چند ایسے مکاتیب بھی شامل کئے گئے ہیں۔ جو طبع اول کے موقعہ پہ درج نہ ہو سکے تھے۔

(مرتّب)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حفظک اللہ۔ بعد سلام آنکہ

آیت (لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا) میں ضمائر ثلاثہ کا مرجع اللہ جل جلالہ ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ پہلی دو ضمیروں کا مرجع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ مگر یہ احتمال بوجہ لزوم انتشار فی الضمائر (یعنی ہر دو ضمیر اولین کا مرجع رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسری کا مرجع اللہ) مرجوع اور ضعیف ہے۔ کیونکہ تیسری ضمیر کا مرجع رسول صلی اللہ علیہ وسلم بوجوہ ذیل ہرگز نہیں ہو سکتا (۱) تسبیح کا معنی یاد الٰہی بطریق تنزیہ کلی یعنے وہ سبحانہ ہر عیب و نقص سے منزہ ہے۔ لہٰذا کسی بشر کو مثلاً سبحان النبی یا سبحان الولی کہنا شرک صریح ہے۔ تسبیح کے معنی یہ نہیں کہ بعض نقائص سے میرا و منزہ (ب) آیۃ میں تقیید (بکرۃً واصیلًا) آئی ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرجع ضمیر ثالث قرار دیا جائے۔ اور جلالین نے یہ نہیں لکھا کہ ضمائر ثلٰثہ کا مرجع اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اُس نے یوں لکھا کہ پہلی دو ضمیرین کا مرجع اللہ اور رسول ہر دو ہو سکتے ہیں۔ اور تیسری ضمیر کا مرجع فقط اللہ ہی ہے عبارت جلالین یہ ہے وضمیرہما للّٰہ اور سولہ وتسبحوہ ای

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ تا غفور رحیم

نبوت پر بولا گیا ہے۔ اور مقولہ ہے یوسف علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ وا کا اور نظر بخصوص طرز نبوت مقولہ زلیخا نہیں ہو سکتا۔ پس ذٰلك کا

Marfat.com

ل بعید ہے نہ قریب معدن کلمات قدسیہ (اِنَّ اللہ لا یَھدِی کید
لخائنین۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامّارۃ بالسّوءِ اِلّا مَا رَحِمَ رَبِّیَ اِنَّ رَبِّی
غفُورٌ رَّحِیمٌ) یوسفی قلب ہے نہ قلب مائیصاحبہ۔ دوسرا (اَنِّی لَمْ اَخُنْہُ)
ناب مائیصاحبہ ہرگز نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ خیانت کا معنے کسی شخص کی ملکیت
ں دست اندازی کرنی لہٰذا یوسف علیہ السلام فرما سکتے ہیں کہ میں نے
زیز مصر کی ملکیت میں بحالت غیبوبت رخنہ اندازی نہیں کی اور میں چاہتا
وں کہ میری عدم خیانت اور برأت قبل اس کے کہ میں حاضر کیا جاؤں
ثبت ہو تاکہ مالک کو میرے پر بدظنی اور مجھ کو اس کے سامنے نادم نہ ہونا
ے۔ اور اگر بطریق تکلف خیانت سے مراد یوسفی عفت و عصمت میں دست
ازی اور بہتان بندی لی جائے تو خیانت بمعنے ہذا کی نفی بقولہا (لم اخنہ)
ئیصاحبہ نہیں کر سکتی کیونکہ عرصہ دراز تک خیانت ہذا یعنے بہتان بندی کی
مرتکب رہی ہیں۔ اخیر میں باوجود ارتکاب ممتد جبکہ الحق یعلوا و لا یُعلیٰ
وقت آپہنچا تو (انہ لمن الصادقین) کہہ دینے سے مائیصاحبہ کو یہ استحقاق
ہیں کہ (ذٰلک لیعلم انی لم اخنہ) کہہ کر احسان مندی ظاہر کرے اودھر سے
قُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْءٍ عورتوں کا سچا بیان اس
حسان مندی کا ممنون یوسف علیہ السلام کو نہیں ٹھہراتا چنانچہ قصہ قُدَّ مِنْ
بُلٍ یا دُبُرٍ والے واقعہ میں ایک گہوارہ نشین بچہ کی شہادت پر مائیصاحبہ کا
قولہ (ما جزاء من اراد باھلک سوءًا اِلّا اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ) بے اثر
ٹھہرا ہے۔ اور نیز لحاظ خصوصیت لفظ (کید) جو (وَاِنَّ اللہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ)

Marfat.com

میں واقع ہے ظاہر قرینہ ہے اس پر کہ (ان اللہ لا یھدی کید الخائنین) م
ہے اس قائل کا کہ جسنے لفظ (کید) کو اپنی سابق کلام میں ذکر کیا ہے وہ کون
یوسف علیہ السلام کیونکہ پہلے (اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِھِنَّ عَلِیْمٌ) فرما چکے ہیں جو
ایک سطر مائیصاحبہ کے قول سے پیشتر منقولہ یوسفی میں واقع ہے۔ اس
سے معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ (ذٰلِکَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ) کو بلحاظ قرب م
زلیخا سمجھنا صاف ناسمجھی ہے۔ کتب نحو و معانی میں ہے کہ (ذٰلِکَ) کا مشار الیہ
بعید اور مجازاً امر مہتم بالشان ہونا چاہیئے۔ ماخن فیہ میں جب مجاز متصور نہ
پھر حقیقت کے بغیر اور کیا لے سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ تمہارے بزرگ کو کہ
مولوی صاحب نے فتوحات وغیرہ سے دکھلا دیا کہ دیکھو صاحب فتوحا
علیہ الرحمۃ (ذٰلِکَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ) کو منقولہ زلیخا لکھتے ہیں
حضرت مولوی صاحب نے یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نصوص میں مراد النص بیان نہیں فرماتے۔ اور نہ آپ کو اوس مراد کا انکار ہے
بلحاظ وسعت کلام الٰہی تلمیحاً و تلویحاً والہاماً مدلول النص بیان کر دیتے ہیں
وہ مراد ہو یا نہ ہو۔ میں از خود نہیں کہتا بلکہ حضرت شیخ نے فص نوحی فصوص
میں اس امر کی تصریح فرما دی ہے۔ فص نوحی ملاحظہ ہو۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اس آیت میں بدظنی سے نہی
اہل خیر و صلحاء سے۔ اور فساق پر بدظنی ہونے میں کوئی گناہ نہیں۔ جلالین
کَظَنِّ السُّوْءِ بِاَھْلِ الْخَیْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھُمْ کَثِیْرٌ بِخِلَافِہٖ بِالْفُسَّاقِ
فَلَا اِثْمَ فِیْہِ فِیْ نَحْوِ مَا یَظْھَرُ مِنْھُمْ قولہ تعالیٰ وَلَا تَجَسَّسُوْا یعنی مسلمان

Marfat.com

ہے مت پڑو اور ان کے عیوب میں بحث مت کرو۔ کوئی شخص اگر اپنی عورت
کے پیچھے درصورت مسطورہ جاتا ہے۔ تو اُس کی بنا بدظنی پر ہے۔ اور بدظنی
حق فساق ممنوع نہیں کما مر۔ ونقل من الجلالین۔ تجسس اور چیز ہے یعنی
مسلمانوں کے عیوب میں بحث کرنا جلالین میں ہے لَا تَجَسَّسُوا حذف منہ
احدے التائین لاتتبعوا عورات المسلمین ومعائبھم بالبحث عنہا۔ اور اگر
صورت مسطورہ میں تعاقب زوج تجسس قرار بھی دیا جائے تو یہ بھی مخصوص بحق
صلحا ہوگا۔ نہ بحق فساق خصوصاً درصورت بدچلنی عورت اپنی کے۔ رہا قانون اور
دفعہ ۳۰۲ سو اسکی بنا جواز یا عدم جواز اُس فعل پر جو کہ موجب اشتعال ہو نہیں
بلکہ اس کا مبنے علیہ صدور بالذات اور بلا واسطہ اس فعل کا ہے۔ جو موجب
اشتعال ہو۔ جب شوہر نے خود بخود تعاقب کیا اور منکوحہ کو بحالت زنا مشاہدہ
کیا تو بغیر مداخلت کسی دوسرے شخص موجب اشتعال کا مرتکب ہوا۔ لہٰذا
قاتل عمداً کہلانیکا مستحق ہوا گویا کہ از وست کہ بروست۔ اگر تعاقب نہ کرتا یا تعاقب
پر باعث دوسرا شخص ہوتا تو درصورت اولیٰ مشتعل نہ ہوتا۔ اور دوسری صورت
میں خود بخود اور بالذات قاتل نہ ٹھہرتا۔ بلکہ دوسرے شخص نے اس کو اشتعال
دے کر قاتل بنایا۔ یہ ہے مطلب قانون کا۔ والعلم عند اللہ۔

داعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وآلہ وصحبہ

Marfat.com

مہربان من جناب چشتی صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد آپ کے
پہلے خط کے پہنچنے پر آپکے سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجے گئے تھے جن
بارہ میں آپ دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں۔ کہ مجھے تسلی نہیں ہوئی آ
تیسرا خط برخوردار قائم علی کا پہنچا۔ جس میں بحکم جناب لکھتا ہے کہ لَا تَجَسَّسُ
والا اعتراض ہماری غلط فہمی پر مبنی تھا۔ اب وہ مندفع ہوگیا۔

دوسرے خط میں آپ تحریر فرماتے ہیں (تعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ) م
صاحب جلالین تسبحوہ کی ضمیر کا مرجع صرف اللہ جل جلالہ اور دو ضمیرو ر
(تعزروہ وتوقروہ) کا مرجع اللہ جل جلالہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشترک
ٹھہراتا ہے۔ میرے خیال میں ہے۔ یا تو (۱) تینوں ضمیروں کا مرجع صرف اللہ ج
جلالہ ہونا چاہیئے (۲) یا صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی صرف ونحو
کوئی ایسا قاعدہ ہے جس کے رو سے جلالین کے اس قول متذکرہ بالا کا ا
ہو سکے۔ انتہیٰ۔ بمضمونہ بحذف الزائد۔ جواباً گذارش ہے۔ آیہ کریمہ لِتُؤْمِنُوْا
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ سابق الذکر میں چونکہ اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ و
دونوں مذکور ہیں اور بلحاظ معنے تعزروہ وتوقروہ کے ہر دو مرجع بنائے جا سک
ہیں۔ یعنے تعزیر (تائید) اور توقیر دونوں کا متعلق اللہ جل جلالہ اور رسول صلی ال
علیہ وسلم ہر دو ہو سکتے ہیں۔ تائید دین الٰہی اور تائید رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و
ایسا ہی تعظیم الٰہی اور تعظیم رسولی ہر دو واجب ہیں علے حسب شانہما بخلا و
تُسَبِّحُوْہُ کے کہ مسبّح و منزہ والد ومولود وزوجہ وغیر وغیرہ مما لایلیق بشانہ
سبحانہ وتعالےٰ کے بغیر کوئی فرد مخلوق میں سے نہیں ہو سکتا۔ خواہ فرشتہ

Marfat.com

نبی کیوں نہ ہو۔ تسبیح کا معنے تنزیہ جزئی نہیں نہ لغۃً نہ شرعاً۔ لہٰذا سبحان الرسول مثل سبحان اللہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ اسلئے صاحب جلالین نے تیسری ضمیر کے مرجع میں تخصیص اور مرجع ضمیرین اولین میں تعمیم فرمائی نہ اس بناء پر کہ قاعدہ صرفی یا نحوی اس تعمیم اور تخصیص کا مقتضی ہے۔ اسی دوسرے مکتوب میں آپ لکھتے ہیں (اس بارہ میں میرا اطمینان نہیں ہوا کہ صرف و نحو عربی کے کون سے قاعدہ کے مطابق ضمائر ثلثہ کا مرجع اللہ جل جلالہ کو قرار دیا جائے درآنحالیکہ عبارت میں (رسولہ) کے ساتھ ضمائر ثلاثہ کا زیادہ تر اتصال ہے انتہیٰ اقول ارجاع ضمائر ثلثہ بجانب اللہ جل جلالہ صحت معنی پر مبنی ہے کما مرّ نہ کسی صرفی یا نحوی قاعدہ پر اور سابق الذکر (لتؤمنوا باللہ ورسولہ) میں ہر دو مرجع قریب ہی ہیں۔ ہاں تسبحوہ کا معنے اگر کسی پہلو سے جائز التعلق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا تو بے شک ضمائر ثلثہ کا مرجع لفظ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو سکتا۔ مگر اس کا کیا علاج کہ تسبیح کا وقوعی تعلق مختص بذات باری عز اسمہ ہے۔ قال غالباً لف نشر مرتب کا مسئلہ یہاں پیدا نہیں ہوتا۔ اقول غالباً یہ جملہ استفہامیہ ہے بحذف حرف استفہام یعنے کیا۔ جواب میں کہتا ہوں کہ نہیں ہوتا۔ لف نشر مرتب جب ہو کہ وقوعی تعلق تو قرودہ کا بذات باری ناممکن ہو اور نیز درصورت لف نشر امور لاحقہ و سابقہ تعداد میں برابر ہونے چاہئیں۔ واذ لیس فلیس قال جناب کے جواب باصواب سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ صاحب جلالین کی تفسیر اس بارہ میں مرجوح اور ضعیف ہے اور ضمائر ثلثہ کا مرجع صرف اللہ جل جلالہ ہے۔ اقول چشتی

Marfat.com

صاحب سطحیوں کی طرح یہ ناکردہ جرم مجھ پر کیسے عائد کیا گیا۔ یا محاورہ جناب
دفعہ قائم کیا گیا۔ میرا جواب غور سے ملاحظہ ہو۔ بات یہ ہے کہ ضعف
فی الکلام یعنی کلام کی نظم و سوق ایسے نہج پر ہو جو مسلمہ قاعدہ نحاۃ یا اہل
محاورہ کے برخلاف ہو تو فصاحت و بلاغت میں مخل ہوتا ہے۔ مثلاً
اضمار قبل الذکر مطلقاً یا انتشار فی الضمائر وغیرہ وغیرہ کہ اس میں سامع کو فہم
مراد میں اشتباہ و لبس واقع ہوتا ہے۔ ہاں درصورت عدم اشتباہ
بروقت وجود قرینہ چنانچہ آیت کریمہ زیر بحث میں خصوصیت ہے۔
تسبیح کی بذات باری عز اسمہ فصاحت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا
باایں ہمہ بظاہر متبادر عند السامع یہی ہے کہ ضمائر ثلثہ کا مرجع ایک ہی ہو
اور بوجہ خصوصیت معنے تسبیح چونکہ لفظ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نہیں تو پھر اللہ جل جلالہ ہوگا۔ فتدبر۔ یا پہلے بھی تین امر کا ذکر ہوتا
کہ علے طریق اللف والنشر مؤید ہو تبادر ذہن سامع کے لئے۔
قال کیا کل لغات کی کتابوں میں تسبیح کا لفظ صرف اُس تنزیہہ کلی کے
معنے میں آیا ہے یا اور کسی معنے میں بھی اقول نہیں قال اسوقت اس
امر سے بحث نہیں۔ کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فص نوحی کے آغاز
میں تنزیہہ کے قائلین کی نسبت کیا فرمایا ہے۔ اقول اسوقت مجھے بھی
اس امر سے بحث نہیں کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فص نوحی کے آغاز میں
تنزیہہ من حیث ہو کے قائلین کی نسبت ہرگز ہرگز نہیں فرمایا جو کچھ کہ فرمایا
قال حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فص نوحی میں یہ تحریر نہیں فرمایا ہے کہ ہم

Marfat.com

مراد النفس بیان نہیں کرتے۔ اقول۔ ہم نے کب کہا کہ حضرت شیخ قدس سرہ نے ایسا فرمایا ہے۔ کہ ہم مراد النفس بیان نہیں کرتے اور ہم کو اس افتراء کی جانب حاجت ہی کیا تھی ہم کو تو بحوالہ فص نوحی اظہار سلب جزئی سے ایجاب کلی کا نقض مقصود تھا۔ سو وہ حاصل ہے۔ یہ مضمون آج تک فتوحات میں نہ دیکھا۔ جب آپ نے (ذالک لیعلم انی لم اخنہ بالغیب) کو مقولہ زلیخا بوقت شرب لاہور میں مخلصی غلام محمد کے مکان پر ٹھیرایا اور فرمایا کہ جناب مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم بھیروی نے بحوالہ فتوحات ایسا ہی کہا ہے۔ لہٰذا میں نے جوابی خط میں اس قصہ کی طرف اشارہ کیا بخشم خود جبتک فتوحات میں دیکھ نہ لوں مجھے یہ جرأت (انتساب الی الشیخ) نہیں ہو سکتی۔ اور بر تقدیر تسلیم در جواب پہلے خط آپ کے نقض ایجاب کلی کیلئے میں نے بھی سلب جزئی کا ذکر بحوالہ فص نوحی کر دیا۔ قال اس موقع پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے الہام کو دلیل قرار نہیں دیا۔ بلکہ الفاظ کے مفہوم کو اور الہام کا ذکر تک نہیں اقول مہربان من فصوص اول سے لے کر آخر تک الہامی کتاب ہے۔ آپ نے فصوص کا خطبہ ملاحظہ نہیں فرمایا ہوگا۔ وہاں پر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور فرمایا کہ یہ کتاب فصوص الحکم ہے اس کو لے لے اور اس کو لوگوں کی طرف پہونچا ۱۲، یہ لینا دینا از قبیل الہام ہی تو تھا اور کیا تھا پھر اسی خط میں کتاب ہذا کے الہامی ہونے کے ساتھ تصریح فرماتے ہیں۔

بالالقاء السبوحی والنفث الروحی فی الروع النفسی ۱۲ میں نے جوابی خط

Marfat.com

میں اگر مضمون فصوص کو الہامی کہا ہو تو بایں معنی ہوگا قال تو ایسی حالت
میں مدلول النص سے زیادہ گمراہ کرنے والی کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور
بادیٔ النظر میں وہ الہام بھی سخت خطرناک ہے اقول الہام یا مدلول
النص جنکا ذکر میرے جوابی خط میں کیا گیا ہے نہ وہ گمراہ کرنے والے ہیں
نہ خطرناک ایسے مضامین اہل اللہ علیہم الرضوان کے کسی باسمجھ خوشہ چین و
فیض یافتہ سے حل ہو سکتے ہیں قال سمجھ میں یہ امر نہیں آتا کہ ترتیب
قصہ کی یوں چلی آتی ہے۔ کہ اوّل تو یہ نظارہ بیان ہو رہا ہے کہ عزیز مصر
نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ سے بلوا بھیجا۔ اقول عزیز مصر
نے نہیں بلوایا۔ بلکہ بادشاہ نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وقال الملک ائتونی بہ
قال اور وہ تمکنت وقار کے ساتھ فرمانے لگے کہ میں نہیں آتا جبتک
مقدمہ کی تحقیقات ہو کر میری بریت نہ ہو جائے۔ دوسرا نظارہ بعد ازاں
عزیز مصر کا دربار ہے۔ اور دربار میں اسکی تحقیق مقدمہ کرنے کا حال ہے
اقول عزیز مصر کا دربار نہیں اور نہ وہ مقدمہ کی تحقیق کرنے والا ہے
عزیز مصر وزیر تھا اور یہ بادشاہ کا دربار تھا اور بادشاہ ہی یوسف علیہ
السلام کو تعبیر خواب کی سننے کے بعد بلوانے والا تھا اور مقدمہ کی تحقیق
کرنے والا۔ اور مصر کی عورتوں سے دریافت کرنے والا (قال ما
خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ) قال کا فاعل بادشاہ
ہے نہ عزیز اور قائل اللہ جل شانہ ہے نہ بادشاہ قال کہ اس نے بی بی
زلیخا اور دیگر عورتوں کو بلوا بھیجا الی ان قال پہلے نظارہ ہے یوسف

Marfat.com

لیہ السلام کے جیل خانہ میں ہونے کا۔ بعد ازاں دوسرا نظارہ ہے دربار عزیز مصر
جس میں مسلم طور پر حضرت یوسف علیہ السلام غائب ہیں۔ تیسرا نظارہ ہے
مریوسف علیہ السلام کا جیل خانہ میں جہاں ان کو پیغام دعوت حاضری
بار پہونچا بعد ازاں چوتھا نظارہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام کا دربار
یز مصر میں آنے کا پس یہ خیال میں نہیں آتا کہ نظارہ نمبر دوم میں جہاں
بار عزیز مصر کا لگا ہوا ہے۔ جس میں مستغیثہ کا بیان ہو رہا ہے۔ اس کے
اتھ ہی بیچ میں آکر حضرت یوسف علیہ السلام کیونکر بولنے لگ گئے
مسلمہ طور پر اس وقت تک جیلخانہ میں ہیں۔ اقول ہم بھی کہتے ہیں
اس وقت حضرت یوسف علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقولہ
الك لیعلم انی لم اخنه الخ) نہیں بولا قال یہ تاویل تو بالکل معقول
وگی کہ حضرت یوسف علیہ السلام دربار میں صرف یہ بات کہنے کے
ے جیل خانہ سے آئے اور پھر جیل خانہ میں چلے گئے اور بعد ازاں پھر آئے
قول ہم بھی اس نامعقول تاویل کے قائل نہیں۔ قال دوسرا سوال
پیدا ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قول زیر بحث یعنے
م اخنه الخ) اور (وما ابرئ نفسی) کس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کہاں
ہا اور کونسا موقع اس قول کا آپڑا تھا۔ الے آخر ما قال ۱ اقول اس قول
ا مخاطب وہی مخبر اور بادشاہ کا فرستادہ ہے۔ جس کو پہلے بھی مخاطب

ہ یہاں پر مستغیثہ بی بی زلیخا نہیں اور نہ کوئی اس کا استغاثہ ہے۔ ہاں اگر مستغیث ہے تو یوسف
لیہ السلام جنکے استغاثہ پر عورتوں کو بلوا کر استفسار کرنا منظور ہے۔ ۱۲ (از حضور غریب نواز)

Marfat.com

بنا کر واپس کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (فلما جاءہ الرسول قال ا
ارجع الےٰ ربك) ارجع کا مخاطب وہی مخاطب ہے (ذالك ليعلم انی) کا
یا کوئی اور فرستادۂ شاہی۔ وجہ اس کی یہ تھی۔ کہ جب پہلے یوسف علیہ السلام
نے اس کی پیغام رسانی پر تعمیل نہ فرمائی اور کہہ دیا کہ جا کر بادشاہ سے کہو
کہ تا وقت بریت و تحقیق حادثہ ماضیہ میں حاضر نہیں ہونا اس نے جا کر
اسی طرح عرض کر دی۔ اب بادشاہ نے عورتوں کو بلوا کر استفسار کیا سب نے
معہ بی بی زلیخا یوسف علیہ السلام کی بریت بیان کی پھر دوبارہ اس کو
یا کسی اور کو بادشاہ نے بعد تعمیل ارشاد یوسفی بلانے کے لئے بھیجا تاکہ یوسف
علیہ السلام کو کہدے کہ آپ آئیے تاکہ ملزموں کو سزا دی جاوے۔ کما
قال الکاشفی۔ اُس نے جا کر یوسف علیہ السلام سے عورتوں کا جوابی ماجرا
اور انکی بریت وغیرہ کا ذکر کیا۔ تب یوسف علیہ السلام نے اُس سے مخاطب
ہو کر پہلی دفعہ حاضری سے انکار کرنے کی اور شاہی حکم کی تعمیل نہ کرنے
وجہ بقولہ (ذالك ليعلم انی لم اخنه بالغيب الخ يعلم العزيز انی لم
اخنه او ليعلم الملك انی لم اخنه ای الملك فان خيانة الوزير خي
الملك او ليعلم الملك انی لم اخنه ای العزيز) بیان فرمائی اور کہا
میں ان کو سزا دلانی نہیں چاہتا میرا مطلب تحقیق طلبی سے صرف اتنا
کہ ليعلم الخ اور ظہور بریت پر احسان خداوندی بقولہ الا ما رحم ربی حیث
چونکہ لم اخنه سے مدح نفس خود اور استقلال فی الصلاحیت سمجھا جا
تھا۔ لہٰذا دفعیہ اس کا بقولہ (وما ابرئ نفسی الخ) سے واجب ہوا گویا (وا

Marfat.com

لمن الصادقین) کے بعد اور ذالک لیعلم کے قبل (فاخبر یوسف بذالک
فعال مقدر ہے۔ (ذالک لیعلم انی الخ) فعال میرے خیال میں یہاں مختلف
جرائم کو گڈمڈ کر دیا ہے۔ کید یعنی مکر الگ جرم ہے۔ افترا اور بہتان کرنا الگ
جرم ہے۔ خیانت ایک الگ جرم یہ امر یہاں تک صاف ہے۔ کہ واضعان
انگریزی قانون نے بھی ازالہ حیثیت عرفی یعنی افترا اور بہتان کے لئے الگ
تعریف اور دفعہ قائم کی ہے یعنی دفعہ ۵۵۵ تعزیرات ہند اور کید اور دغا کے
لئے الگ دفعہ ۴۱۵ اور خیانت کے لئے الگ دفعہ ۴۰۶ اقول کید لفظ
عربی ہے نہ انگریزی کید کا معنی مطلق حیلہ سازی۔ اور یہ جنس ہے اپنے ماتحت
کے لئے انواع ہوں یا اشخاص کوئی اہل عقل جنس اور اس کے انواع یا
اشخاص کے مابین تقابل اور تغائیر فی الوجود کا قائل نہیں۔ یعنی یہ نہیں
کہا جا سکتا۔ ہذا اما حیوان واما فرس وغیرہ وغیرہ۔ آپ کے واضعان
انگریزی موضوع مسئلہ سے خارج ہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو اعلم من اللہ
العلام سمجھکر برخلاف قرآن کریم کے قانون بندی پہ کمربستہ ہیں۔ کید کے
جزئیات میں سے کتمان شہادت حقہ بھی ہے یوسف علیہ السلام فرماتے
ہیں (ان ربی بکیدھن علیم) یعنی ہاتھ کاٹنے والی عورتوں کا یہ کید کہ
باوجود اس کے کہ ان کو زلیخا کا اقرار میری عفت کے ساتھ معلوم تھا کیونکہ
انکو مخاطب بنا کر زلیخا نے کہا تھا (ولقد راودتہ عن نفسہ) اور یوسف علیہ
السلام کی برئیت کا فاستعصم کے ساتھ اظہار و اقرار کیا تھا انہوں نے
اس اقرار زلیخا پر شہادت نہ دی۔ یعنی (وشھد شاھد) کے موقعہ پر۔ کید

Marfat.com

کے جزئیات میں سے بہتان وافتراء بھی ہے۔ چنانچہ زلیخا نے کہا (قالت ما جزاء من اراد باھلك سوءً الا ان یسجن او عذاب الیم) ایسا ہی وہ تدابیر جن کو موصل الی المطلوب سمجھا جاوے۔ کامیابی ہو یا نہ چنانچہ اپنے ہاتھ کاٹنے والیوں عورتوں نے بی بی زلیخا کے (لیسجنن ولیکونا من الصاغرین) کہنے کے بعد یوسف علیہ السلام سے کہا تھا۔ اطع مولاتك (اپنی مالکہ کی اطاعت کر) بی بی زلیخا والے بہتان مذکور اور عورتوں کے تدبیر موصلہ الی المقصود سے لفظ کید کے ساتھ تعبیر فرمائی گئی (قال انه من کیدکن ان کیدکن عظیم) ایسا ہی تدبیر خفی الٰہی سے جو کامیابی یوسف علیہ السلام کے لئے کی گئی تھی، تاکہ بھائی ان کا بنیامین ان کے پاس ہی رہے لفظ کید کے ساتھ تعبیر فرمائی گئی۔ قال اللہ تعالےٰ (کذالك کدنا لیوسف) وہ کید الٰہی نفع رسانی یوسف علیہ السلام کے لئے کیا تھا تھا۔ کہ ان کے بھائیوں سے یہ کہلوایا کہ (جزائه من وجد فی رحله فھو جزائه) ورنہ بادشاہ مصر کے قانون میں سارق کی سزا ضرب وغیر تھی نہ یہ کہ سارق کو مال مسروقہ کے مالک کے سپرد کیا جاوے۔ کید کے جزئیات مواضع متعددہ قرآنیہ سے آپ معلوم فرما سکتے ہیں (ا یجعل کیدھم فی تضلیل۔ وارادو بہ کیداً فجعلناھم الاخسرین وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ خیانت خائن (یعنی خیانت ورزی عزیز درباره امانت یعنی یوسف علیہ السلام کو قید میں ڈالنا) سے بھی تعبیر کید کے ساتھ کی گئی ہے۔ اسی آیت زیر بحث میں غور فرمائیے (وان اللہ لا یھدی کید الخائنین)

Marfat.com

اس مقام پر ایک محقق ماہر عربیت لکھتے ہیں (وسمی فعل الخائن کیداً لان شانہ ان یفعل بطریق الاحتیال والتلبیس) فمعنے ھدایۃ الکید انتمامہ وجعلہ مؤدیا الی ماقصد بہ انتھے۔ اب آپ ہی فرماویں کیا میں نے برخلاف واضعان انگریزی جو تغایر وجودی فیما بین جنس وجزئیات اس کے ٹھیرانے والے ہیں گڈمڈ بقول جناب مجائی۔ یا کہ کلام معجز نظام میں ایسا ہی آیا ہے جس کی شان یہ ہے (قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا) **قال بمحصلہ** اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ) کو بعد اقبال جرم مائی زلیخا کی طرف منسوب کرنا موزون معلوم ہوتا ہے ایسا ہی (وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ) ایک عام گنہگار بندہ کی جانب سے زیادہ موزون معلوم ہوتا ہے۔ یہ نسبت اسکے کہ اس کو ایک نبی کی طرف منسوب کیا جائے جو کہ مسلّمہ طور پر معصوم ہے اور جس کے مقابل اس کا نفس امارگی نہیں کر سکتا۔ اور جس کی ذات مبارک میں گناہ وسوء کا دخل وتصور نہیں ہوتا۔ **اقول** یہاں پر گنہگار بندہ مائی زلیخا تھیں۔ کوئی عاقل یا کسی عاقل کا وجدان شہادت دے سکتا ہے کہ مائی صاحبہ جو واقعہ ہذا کے وقت بت پرست تھیں اور حصول مقصود (وصال یوسفی) کے لئے اپنے بتوں کے سامنے سربسجود ہو کر حصول مدعا مانگتی تھیں اُس مائی صاحبہ مشرکہ بت پرست کے یہ نورانی الفاظ ہوں (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ

Marfat.com

رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ) ابھی تو عزیز مصر زندہ ہے۔ اس کی وفات کے بعد بھی مائی صاحبہ بحالت شرک رہیں بعدازاں بت کو توڑا کتب تاریخ اور نہ سہی قصہ یوسف زلیخا مؤلفہ حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ ملاحظہ ہوں اور نیز مائی صاحبہ کا شاہی دربار میں یہ ظاہر کرنا (لیعلم انی لم اخنہ) بے محل معلوم ہوتا ہے۔ البتہ مصر کی عورتوں اور یوسف علیہ السلام سے علیحدگی میں مناسب تھا۔ تیسرا عزیز مصر سے یوسف علیہ السلام کو ناحق قید کروا ڈالا۔ پھر (لم اخنہ) کیسے کہہ سکتی ہے۔ کیا آپکا وجدان اور طبع سلیم اس امر کو گوارا کر سکتی ہے کہ اضافت تخییبیہ جو ربی میں ہے۔ اس کو ایک محجوبہ مشرکہ کی طرف منسوب کیا جائے اور بحکم (ادوا الامانات الی اھلھا) ان نورانی کلمات کا منبع قلب نبی و انسان مقدس نہ ٹھیرایا جائے۔ ہمارے خیال میں یہ آیہ ذلک لیعلم سے لیکر غفور رحیم تک مقولہ ہے یوسف علیہ السلام کا خواہ کیسی ہی دقتیں اس تقدیر پر پیش آئیں تو وہ گوارا ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ مشرکہ بت پرست یہ کہے کہ میرا رب غفور رحیم ہے مگر بفضلہ تعالیٰ یہاں پر کوئی دقت بھی بعد ادنے تامل نظر نہیں آتی ایک انسان کی کلام کا اتصال کلام دوسرے انسان سے بغیر فصل اس کی نظیر قرآن مجید میں موجود ہے قال الملاء مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ) کلام ہے جماعت کا اور بلا فصل متصل اس کے (فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ) فرعون کا کلام ہے۔ یوسف علیہ السلام بعد اخبار مخ فرماتے ہیں۔ وہ تحقیق طلبی اس غرض سے تھی تاکہ بادشاہ یا عزیز میری ملاقات سے

Marfat.com

پہلے معلوم کرلیوے کہ میں نے ان کے حق میں بحالت غیبوبت خیانت نہیں
کی اور نیز یہ بھی ان کو معلوم ہو جائے کہ بحسب عادت الٰہیہ خیانت کنندہ
کے فعل کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ اگر میں بھی خائن ہوتا تو آخر جا کر بے عیب اور
بری کیوں ثابت ہوتا۔ گویا کہ یہ جملہ قول یوسفی میں قیاس استثنائی کی طرز
پر استدلال ہے ثبوت بریت یوسفی کیلئے اور تعریض ہے ساتھ زلیخا و عزیز و
باقی عورتوں مصر کے ایسا ہی (ان النفس لامارۃ بالسوء کے ساتھ جب الا ما
رحم ربی منضم ہے تو اس سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ قائل قول ہذا کا نفس
امارگی کر سکے۔ کمال تو اسمیں ہے کہ نفس بحسب الطبع میلان کرے اور خوف
الٰہی و حفظ ایزدی درجہ اختیار و قصد مصمم تک بھی نہ پہنچنے دے یخصی اور
عنین میں قابلیت مدح کیا ہوگی۔ اگر آپ ذرا غور سے کام لیویں تو فوراً
سمجھ سکتے ہیں کہ (ان النفس لامارۃ باالسوء الا مارحم ربی) بعینہٖ
بیان ہے اس قول یوسفی کا (وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ اے اصل
الیھن بطریق العزم المصمم لکن صرفت عنی کیدھن فما صبوت پھر
آپ ہی فرماویں کہ ایک قول جو متحد المعنی ہے دوسرے قول کے ساتھ جس
میں صرف تغائر لفظی ہے مقولہ ٹھیرایا جائے انسان کامل یعنی نبی کا اور دوسرا
قول متحد المعنی با قول اول مقولہ ایک بت پرست کا مانا جائے (ھل ھذا الا
تھافت وھل ھذا الا بھتان عظیم) اس میں شک نہیں کہ نفوس مقدسۂ
انبیاء صافیہ راضیہ مرضیہ ہوتے ہیں مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بحسب الطبع آمادگی
ان کی طرف منسوب نہ کی جاوے بلکہ بحسب الطبع میلان ہو مگر بحسب حفظ الٰہی متصور نہیں کہ

Marfat.com

ان سے آثار امارگی ظہور اور وقوع میں آئیں حتیٰ کہ میلان بھی قصد مصمم کی حد تک ممکن نہیں کہ پہنچے۔ طبعی میلان کو بحد قصد مصمم وارتکاب جرم تک نہ پہنچنے دینے کی غرض سے (والانصراف عنی کیدھن اور ایسا ہی الامارحم ربی اور حدیث شریف رب لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین ولا اقل من ذالک وارد ہوا ہے۔ سورہ انعام میں ہے (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ حضرت شیخ نجم الدین دایہ قدس سرہ فرماتے ہیں۔ فشیطان الانس نفسہ الامارۃ بالسوء وھی اعدے الاعداء انتھی۔ یوسف علیہ السلام جبکہ اپنی صلاحیت و بریت و تقوے بقولہ انی لم اخنہ سے ظاہر فرما چکے جس کا مفاد تزکیۂ نفس اور مدح ہے حالانکہ فلا تزکوا انفسکم آچکا ہے لہٰذا بقول ذیل حقیقت امر کو ظاہر فرمایا اور قول سابق کو واجب التدارک سمجھا اور کہا کہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ یعنی بحسب الطبع گو ہر ایک نفس میلان رکھتا ہے بدی کی طرف اور میرا نفس بھی منجملہ افراد نفس مطلقہ کے ہے مگر اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندگان کو بچا لیتا ہے تو یہ بچنا گناہ سے میرے نفس کا ذاتی کمال نہیں بلکہ میرا رب اپنی عنایت اور عصمت کاملہ سے بعض نفوس (انبیاء واولیاء) کو بچا لیتا ہے۔ آثار امارگی ظاہر ہونے نہیں پلتے۔ حتیٰ کہ عزم مصمم تک بھی صرف میلان طبعی محل شکایت نہیں۔ چنانچہ صرف بھوک پیاس کے ہونے سے جبتک مملوک غیر کو استعمال نہ کرے یا استعمال کرنے پر عزم مصمم نہ کر لیوے محل شکایت نہیں ہو سکتا۔ اگر بھوک پیاس طبعی نہیں تو مردہ ہے نہ زندہ اور مسئلہ زیر بحث میں عنین ہے الامارحم ربی سے مشروط

Marfat.com

نے کی قابلیت کہاں اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ میرا رب بحق تعمیل کنندگان نفس
ہ مغفرت کرنے والا ہے۔ اور (رحیم) مبالغ فی الرحمۃ ہے نفوس انبیاء کے لئے
ان سے مقتضی طبعی صادر ہونے نہیں دیتا۔ غفور متعلق ہے امارۃ بالسوء
ے ساتھ اور رَحِیْمٌ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ سے تعلق رکھتا ہے فافہم۔
پہلے لکھ چکا ہوں کہ قول یوسفی (وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ) معرض
ستدلال میں اپنی برأت پر بطرز قیاس استثنائی قائم کیا گیا ہے۔ اس تقدیر
یہ جملہ تاکید ٹھیرا پہلے جملہ انی لم اخنہ بالغیب کے لئے حاصل یہ ہوا
اگر میں خائن ہوتا تو اللہ تعالےٰ میرے امر کے لئے بحسب عادت الٰہیہ
ئی اور درستی اور حسن خاتمہ نہ فرماتا۔ لکن التالی باطل فالمقدم مثلہ
ں ثابت ہوا کہ میں خائن نہیں ہوں۔ اور نیز مقصود اس جملہ ثانیہ سے تعریض
ں ہے۔ بی بی زلیخا اور اس کے شوہر عزیز اور ایسا ہی مصر کی عورتوں کے ساتھ
ی بی بی زلیخا نے اپنے شوہر کی امانت میں خیانت ورزی پر عزم مصمم کر لیا
حصیل خیانت میں اپنی طرف سے کوئی حیلہ باقی نہیں چھوڑا اور شوہر یعنے
زیز مصر) نے امانت خداوندی کے متعلق خیانت کی کیونکہ اُس نے باوجود
شاہدہ کر لینے امارات و علامات برأت میرے کے مثلاً شہادت طفلی وغیرہ
ی بی بی کی میرے بے گناہ قید کرنے میں اطاعت کی اور مصر کی عورتوں نے
وجود علم باقرار زلیخا دربارہ برأت یوسفی کتمان شہادت کیا مگر آخر الامر
سب عادت الٰہیہ (وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ) خائب و خاسر
ہے اور میں اظہار برأت و عدم خیانت ورزی اپنی کا بطریق مدح و تزکیہ نفس

Marfat.com

خود نہیں کرتا کیونکہ اگر عصمت الٰہیہ وحفظ خداوندی سے قطع نظر کی جا
تو ضرور ہی نفس پورا کرنے میں مقتضی طبعی وفطرتی اپنے کے کامیاب ہو سکتا
ابوالبشر آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بمجرد دیکھنے مائی حوا حاصل کے مائل
ہوئے مگر آپ محل شکایت نہیں ہو سکتے کہ ابھی تک من جانب اللہ کوئی ہدایت
اس بارہ میں نہیں پہنچی تھی۔ بعدازاں نکاح کی ہدایت ہونے پر عقد کیا گیا
یہاں تک بیان ہے (وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا
رَحِمَ کا پھر فرمایا۔ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ پہلے غفور اور بعد ش رحیم
اس لئے کہ جملہ سابقہ (ان النفس الخ) دو گروہ پر حاوی ہے۔ عوام اور ان
واولیاء مطلب یہ ہوا کہ غیر انبیاء واولیاء سے اگر اطاعت امر نفسانی وبخا
حکم ربانی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے مغفرت فرما دیتا ہے اور دوسرا
گروہ انبیاء واولیاء کے حق میں تو رحیم صیغہ مبالغہ کا ہے یعنی مبالغ فی
اس حد تک ہے کہ ان کو حفظ وعصمت کی چادر سے ڈھانک لینا
جن کے شان میں وارد ہے (إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ)
معلوم ہو کہ فقرہ (الا ما رحم) اور ایسا ہی (رحیم) علی ہذا القیاس (إِنَّ
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ) وغیرہ امثال ان کے ظہور میلان
کے منافی نہیں۔ جبتک میلان بحد قصد مصمم وعزم بالجزم نہ پہنچا ہو۔ یہاں
تین امر ہیں (۱) نفس میلان طبعی اضطراری (۲) میلان اختیاری معہ آمادگی وکمر
(۳) ارتکاب جرم۔ آیت (وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ) میں ہم زلیخا سے وہی دوسرا
(میلان مع آمادگی) اور (هَمَّ بِهَا) میں ہم یوسفی سے مراد امر اول

Marfat.com

س میلان ہے۔ یہاں پر بحسب الطبع سوال پیدا ہوتا ہے کہ لفظ ھم ایک ہے
پھر ھم زلیخاوی سے مراد دوسرا امر محل شکایت اور ھم یوسفی سے مراد
لا ھم یعنی نفس میلان طبعی جو عند اللہ موجب شکایت نہیں اس کی کیا
ہ؟ جواباً گذارش ہے کہ وجہ اس کی نظم قرآنی میں غور کرنے سے معلوم ہو
تی ہے۔ بی بی زلیخا کا علانیہ اقرار ہے (وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ)
قرآن کریم میں بھی حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے (وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ
وَفِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ)
ں لئے ہمّ زلیخاوی سے مراد عزم مصمم مع آمادگی ہے اور یوسف علیہ السلام
ے بارے میں اللہ تعالےٰ نے خبر دیتا ہے (وَصَرَفْنَا عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ
ل اللہ تعالےٰ (قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ
ظّٰلِمُوْنَ) اور نیز بی بی زلیخا نے عفت یوسفی کا اقرار مصر کی عورتوں کے
منے کیا تھا۔ (وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ) عورتوں
مخاطب کر کے کہتی ہے کہ میں نے اس کا نفس لینے میں یعنی تحصیل جماع
یں حتی الوسع حیلہ سازی بحسب ہدایات تمہارے کی پھر اس نے اپنے آپ
بچا ہی لیا اور بچا ہی لیا۔

یوسفی عفت و تقوےٰ پر یہ آیات روز روشن کی طرح شاہد ہیں لہٰذا
(وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا) میں ھمّ زلیخاوی سے عزم بالجزم مع
ادگی اور ھمّ یوسفی سے صرف میلان طبعی مراد ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ
(وَلَقَدْ هَمَّا) بصیغہ تثنیہ اور ایسا ہی (وَلَقَدْ هَمَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا)

Marfat.com

نہیں فرمایا گیا گویا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ ھمّ یوسفی اور ھمّ زلیخاوی ایک جیسے اور ایک نوع سے نہیں تھے۔ ہاں تعبیر بالہم صرف مشاکلت کے لئے کی گئی یعنی فعل یوسفی کا ذکر چونکہ فعل زلیخاوی کے قرب و ہمسائیگی میں کیا گیا ہے۔ لہٰذا ایک ہی لفظ کے ساتھ دونو فعلوں سے تعبیر کی گئی اور ایک ہی شکل دونوں فعلوں کو دی گئی۔ ور درحقیقت فعل یوسفی صرف میلان تھا جو طبعاً و اضطراراً انسان کامل الرجولیتہ کو ہوتا ہے نہ اختیاراً و قصداً اور فعل زلیخاوی اختیاراً و قص نہایت ہی آمادگی کے ساتھ چنانچہ (غلقت الابواب) وغیرہ۔

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ بر وقت حصول معراج معنوی و ملاقا یوسفی فرماتے ہیں (وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ) زلیخا نے عزم مصمم تحصیل جماع کرلی اور (وَهَمَّ بِهَا) یوسف علیہ السلام نے عزم مصمم اس کے دف میں کی۔ مکرراً معروض ہے کہ (ذلك ليعلم) سے لے کر (غفور رحی تک بعد استماع برأت از مخبر و پیغام دہندہ کلام یوسفی ہے جبکہ دوبا بادشاہ نے پیغام بھیجا۔ کہ اب آئیے میں نے حسب الطلب تحقیق کرلی اور آپ کی برأت ثابت ہوگئی۔ قال الکاشفی ملک یوسف را پیغام داد کہ زناں بگناہ معترف شدند بیا تا بحضور تو ایشاں را عفو کنم یوسف فرمود غرض من عقوبت نبود ایں خواست برائے آں کہ (لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ الخ) پیغام رسان کے پیغام اور سنانے پر اتنے کلمات آپ نے بولے اور یہ بولنا بے محل نہ تھا

Marfat.com

تقدیر پہ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ عدم خیانت ورزی یوسف علیہ السلام کی بادشاہ اور عزیز مصر کو اول سے معلوم تھی۔ جبکہ شہادت بچہ کی خرق عادت کے طریق پہ ہوئی تھی جواب انی لم اخنہ از قبیل ما انا قلت کے ہے۔ قائل کے قول ہذا مز عومی تخصیص خیانت بمسند الیہ یوسف علیہ السلام کی تردید میں مجموعہ سلب مسندالیہ اور مفاد جملہ معطوفہ (وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ) سے تردید میں کام لینا چاہتا ہے فتدبر۔ اور یہ مجموع بعد راست بیانی زلیخا و عورتوں مصر کی عزیز اور بادشاہ کو معلوم ہوا) بی بی زلیخا کو عرصہ دراز تک کلمات و عبادات یوسفیہ کے دیکھنے سننے کا اتفاق ہوا۔ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کو بے تعداد مرتبہ ان کی زبان پاک سے سنا۔ لہٰذا جس وقت سات کوٹھیوں کے دروازے بند کر دئے اور جماع کی خواہش ظاہر کی تو یوسف علیہ السلام نے انکار کیا اور اس فعل شنیع سے پہلو تہی کرنے کے متعلق جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

نہ ہے خجلت کہ در روز قیامت ؛ کہ اُفتد بر زناکاراں غرامت
جنائے آں جفاکیشاں نویسند ؛ مرا سر دفترِ ایشاں نویسند

بی بی زلیخا کی نہایت التجا پر فرمایا ؎

بگفتا مانع من ایں دو چیز است ؛ عتاب ایزد و قہرِ عزیز است

در جواب اس کے مائیصاحبہ کا قول ذیل محل استشہاد ہے ؎

تو میگوئی خدائے من کریم است ؛ ہمیشہ بر گنہگاراں رحیم است

Marfat.com

یعنی تیرا ہر وقت کا وظیفہ ہے۔ ان ربی غفور رحیم ان ربی غفور رحیم تو میری مطلب براری میں پھر تجھے کیا خطرہ ہے۔

مجھے عدیم الفرصت ہونے کے علاوہ آجکل ضعف طبع بھی تعمیل ارشاد سے مانع تھا۔ مگر بہر کیف حسب الطلب کچھ لکھنا ضروری سمجھا گیا۔ جس سے مقصود مجھے اپنا خیال ظاہر کرنا ہے نہ یہ کہ بالضرور میری بات کو خلعت تسلیم سے مشرف کیا جاوے۔ وما انا علی ھذا بحریص۔

اب تیسرے خط جناب کی تعمیل کی جاتی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ لا تجسسوا فی لا تجسسوا قال میرے سوال کی بنا غلطی پر تھی اس کا قول اچھا بس والسلام خیر ختام

العبد

الملتجی والمتمنکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

۲۸ شوال ۱۳۳۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ

مہربان من چشتی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام آنکہ آج فتوحات کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ جن لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ آیت کریمہ (ذالك ليعلم انى لم اخنه بالغيب) کو مقولہ زلیخا ٹھہراتے ہیں وہ لوگ میرے خیال میں حضرت

Marfat.com

شیخ کے مطلب کو نہیں سمجھے۔ قال الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لو نسب
الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نسب الی الطلب صحۃ البراۃ لغیبتہ
فانہا ادل علی برائتہ من حضورہ حضرت شیخ اپنے معراج معنوی کے
بیان میں بعد ذکر معراج جسمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے ہیں۔ کہ
میں نے یوسف علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ نے بلانے والے
کے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی حالانکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
میں ہوتا تو ضرور بادشاہ کے بلانے پر فوراً جیل خانہ سے نکل آتا اور اس امر
کا منتظر نہ ہوتا کہ بادشاہ کی تحقیق پر عورتوں نے کیا کہا۔ اور بادشاہ کی خبر رسانی
کا دربارہ نتیجہ تحقیق واقعہ انتظار نہ کرتا۔ عبارت یہ ہے (ولم یبق فی السجن
حتی یاتیہ الجواب من الملک بما تقول النسوۃ) اس سے صاف معلوم ہوا
کہ بادشاہ کی جانب سے یوسف علیہ السلام کو قول ذیل کہنے کا موقعہ ملا۔
(ذالک لیعلم الخ) گویا (فاخبر یوسف بذالک فقال ذالک لیعلم الخ)
ایسے تقدیرات کلام اللہ میں بہت ہیں اسی مقام پر ملاحظہ کیجئے (قال ما خطبکن)
کے ماقبل (فرجع فاخبر الملک فجمعھن) مقدر ہے بغیر اس کے چارہ
نہیں عبارت مذکورہ کے بعد لکھتے ہیں (والرسول یطلب ان یقرر فی
نفس المرسل الیہ ما یقبل بہ دعاء ربہ فیما یدعوہ الیہ والذی
نسب الیہ معلوم عند کل احد انہ لا یلیق من مثل من جاء یدعوہ
الیہم فلا بد ان یطلب البراءۃ من ذالک عندھم لیؤمنوا بما جاء
بہ من عند ربہ ولم یحضر بنفسہ ذالک المجلس حتی لا تدخل الشبہۃ

Marfat.com

فی نفوس الحاضرین بحضورہ وفرق کثیرین من یحضر فی مثل ھذا الموطن وبین من لا یحضر۔ یعنی قاعدہ کی بات ہے کہ خدا کے رسول و پیغمبر جن لوگوں کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں اُن لوگوں کے دلوں میں اپنی صداقت و بے عیبی کو اس لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں تاکہ اُن کے اصلی مطلب تبلیغ میں نقص واقع نہ ہو اور وہ لوگ حسب پیغام دہی ان کے تعمیل کریں۔ اس عبارت سے یہی صاف طور پر ظاہر ہے کہ رسولوں کو اپنی بے عیبی و برأت مبلّغ الیہم وامرت کو جتلانی منظور ہوتی ہے اور یہ مضمون اُسی تقدیر پر مفہوم ہو سکتا ہے۔ جبکہ (ذالک لیعلم انی لم اخنہ) کو مقولہ یوسفی ٹھہرایا جائے زلیخا کا مقولہ ہونے کی صورت میں زلیخا کو اپنی بے عیبی یوسف علیہ السلام کو جتلانی منظور ہوگی۔ جو غرض شیخ سے بعید ہونے کے علاوہ سوق آیتہ سے بھی نامناسب ہے۔ اس کے بعد حضرت شیخ کی عبارت اسی طرز پر واقعہ ہوئی ہے۔ کہ ضرور ہی ناظرین کو اس امر کا یقین دلاتی ہے کہ (ذالک لیعلم انی لم اخنہ الخ) زلیخا کا مقولہ ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ عند الشیخ آیۃ کریمہ ہذا یوسف علیہ السلام کا مقولہ ہے وہ عبارت جس سے دھوکہ لگتا ہے یہ ہے (فما برئت نفسھا بل قالت ان النفس لامارۃ بالسّوء) پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ (ان النفس الخ) مقولہ زلیخا ہے دوسری عبارت کہ جو اس دھوکہ کی تائید کرتی یہ جملہ ہے (فاذا کانت المرۃ لم تخن یوسف فی غیبتہ الخ) اس سے بھی بظاہر یہی پایا جاتا ہے کہ حضرت شیخ (انی لم اخنہ بالغیب) کا معنیٰ اور مطلب بیان فرما رہے ہیں

Marfat.com

ل۔ بحول اللہ وقوتہٖ دراصل یہ بات نہیں ساری عبارت کو ملاحظہ کیجیئے۔
کانت المرئۃ لم تخن یوسف فی غیبتہ لما برئتہ واضافت المراودۃ الی
ھا لیعلمان یوسف لم یخن العزیز فی اھلہ جس سے صاف پایا جاتا ہے
علم ان یوسف آیۃ کریمہ کا بیان ہے اس میں یعلم کا فاعل بادشاہ ہے۔
نی والی ضمیر منسوب متصل سے مراد یوسف علیہ السلام۔ پھر حضرت شیخ
طرف کیسے منصوب کیا جاتا ہے۔ کہ آپ ذالک لیعلم کو مقولہ زلیخا ٹھہراتے
معلوم ہوا کہ پہلی عبارت فاذا کانت المرئۃ لم تخن یوسف فی غیبتہٖ
ریمہ لیعلم کا بیان نہیں بلکہ وہ بیان ہے متفرع علیہ معنی نص کا۔
لئے اس کو بعنوان شرط ذکر کیا گیا ہے اور نص (لیعلم الخ) کو علت غائیہ
یا گیا ہے وھذا من محسنات البلاغۃ یعنے زلیخا جب کہ راست بیانی میں
ی خیانت کی مرتکب نہیں ہوئی اور بالتخصیص کہہ دیا کہ (انا راودتہ
نفسہ) میں نے ہی نہ یوسفؑ نے کیا جو کچھ کہ خیانت ورزی کے مقدمہ
کیا جس کی علت غائیہ یہ ہے یعنی تاکہ (لیعلم الخ) بادشاہ کو میری (یوسفی)
خیانت در بارہ عزیز کا علم بالغیب ہو۔ یعنی میری غیر حاضری و غیبوبت
حالت میں اس کو یقین ہو جائے۔ حاضری کی صورت میں شبہ کا اندیشہ
ہے۔ یہاں تک عبارت شیخ کا مطلب بالکل صاف ہے اور صریح طور
نیجہ یعنی علم بادشاہ بعدم خیانت یوسفی کو مدلول و مراد نص (ذالک لیعلم
لم اخنہ بالغیب) ٹھہرایا گیا ہے۔ ناظرین کو دھوکہ صرف پہلی عبارت سے
گیا ہے جو متفرع علیہا ہے لیعلم کے لئے یعنی فاذا کانت المرئۃ لم

Marfat.com

نحن یوسف فی غیبتہ) حالانکہ وہ بیان معنی نص کا نہیں بلکہ وہ اظہار ہے
امر کا جو معنی منصوص کے لئے متفرع علیہ واصل ہے۔ یا یوں کہیئے بحسب و
ذہنی معلول ہے اور باعتبار وجود خارجی علت۔ اب دوسرا مقام جہ
سخت دھوکہ ناظر کو لگتا ہے یہ ہے قال الشیخ رض (وعلمت انہ احق با
الوصف منہا فی حقہ فما برئت نفسہا بل قالت ان النفس لامارۃ با
جبکہ ان النفس لامارۃ بالسوء کو زلیخا کا مقولہ ٹھہرایا گیا۔ تو پھر ممکن نہیں کہ
لیعلم انی لم اخنہ) مقولہ یوسفی ہو۔ حالانکہ اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ یہ مقول
ہے۔ درحقیقت یہاں پر بھی مطلب حضرت شیخ رض کا یہ نہیں۔ غور کرنے
اس مقام میں ایک ایسا قرینہ ظاہر ہو جاتا ہے جو ظاہری معنی سے قطعی ط
صارف اور روکنے والا ہے کیونکہ جب پہلے قاعدہ کے مطابق ہونے
علاوہ بالخصوص نتیجہ یعنی لیعلم کو نہ متفرع علیہ (فاذا کانت المرئۃ الخ) کو م
نص یقینی طور پر قرار دیا گیا ہے تو پھر ان النفس لامارۃ بالسوء کو مقو
کیسے مانا جا سکتا ہے یہ تو ممکن نہیں کہ (ذالک لیعلم انی لم اخنہ) کو ح
قاعدہ مسطورہ بالا و تصریح شیخ بقولہ (لیعلم ان یوسف لم یخن العزیز
اھلہ) مقولہ یوسفی ٹھہرانے کے بعد صرف ان النفس لامارۃ بالسوء کو
کا مقولہ ٹھہرائیں تو ضرور لامحالہ یہ امر واجب التسلیم ہوگا کہ عبارت مذکو
(فما برئت نفسہا بل قالت ان النفس لامارۃ بالسوء) کا معنی یہ ہے
برئت نفسہا یعنی زلیخا نے مراودۃ کی نسبت اپنے نفس کی طرف کی
اپنے نفس کو بری ظاہر نہیں کیا (بل قالت) کا مقولہ (انا راودتہ عن ن

Marfat.com

گا۔اور (ان النفس لامارۃ بالسوء) جملہ تعلیلیہ ہے یا (ان النفس لامارۃ
لسوء) عبارت ہے اسی (انا راودتہٗ عن نفسہٖ) سے بہرکیف یہ جملہ
ن النفس لامارۃ بالسوء. مندرجہ عبارت زلیخا وہ جملہ مندرجہ قول یوسفی
یں اس لئے (الا ما رحم ربی) کے بغیر مذکور ہے اس لئے کہ شان
یخا سے الا ما رحم ربی اور ایسا ہی ان ربی غفور رحیم یعنے ذکر صفات
ہیہ بطرز پیغمبروں کے بمراحل بعید ہے۔ فاذا کانت المرئۃ لم تخن
وسف فی غیبتہٖ لما برئتہ واضافت المراودۃ لنفسھا لیعلم[1] ان
وسف لم یخن العزیز فی اھلہ وعلمت انہ احق بھذا الوصف منھا
حقہ فما برئت نفسھا بل قالت ان النفس لامارۃ بالسوء۔ اس عبارت
ں کانت المرئۃ لم تخن جملہ معطوفہ علیہا اور علمت انہٗ حق الخ معطوفہ
عل شرط ہے اور فما برأت نفسہا الخ جزاء شرط حضرت شیخ رفؒ نے حضرت یوسف
ا نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے اثنا تقریر میں بہ شرطیہ بیان فرمایا ہے
س سے مقصود یہ ہے کہ زلیخا کا بیان چند امور پر حاوی ہے (۱) برارۃ یوسف
علیہ السلام اس میں زلیخا کے ساتھ ہاتھ کاٹنے والی عورتیں بھی شامل ہیں۔
(۲) نتیجہ یعنے بادشاہ یا عزیز مصر کا یقین کر لینا یا زلیخا کا جتلا دینا کہ یوسف
علیہ السلام نے عزیز مصر کے حق میں خیانت نہیں کی (۳) اظہار اس امر کا
کہ میں نے چونکہ بحق عزیز شوہر خود خیانت ورزی کی ہے لہٰذا میرا حق
نہیں کہ میں انی لم اخنہ کہوں بلکہ یہ کہنا یوسف علیہ السلام کا حق ہے

---

[1] فتوحات کے دو نسخے ہیں ۱ لتعلم اور ۲ لیعلم۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اس لئے زلیخا نے انا راودتہ عن نفسہ بولا یعنی میں نے ہی خیانت و
بحق عزیز کی ہے اور میرے ہی نفس امارہ نے یہ بات کرائی وانہ لمن
الصادقین شرطیہ مذکورہ بالا بیان ہے۔ یہاں تک کا۔ اس کے بعد
مقولہ یوسفی بعد پیغام رسانی فرستادہ بادشاہ کے شروع ہوا۔ فتدبر وان
اس تفسیر یوسفی سے یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ تہمت وافترا بھی خیانت ہے وا
للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً ط

العبـــــــــد

الملتجی والمشتکی الی اللہ الصمد عو بہر علیشاہ بقلم خود ۳ ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ

برخوردار قائم علی حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام ودعا آنکہ تحریرات کو بعد ملاحظہ کرنے اور کرانے کے وا
بذریعہ ڈاک ارسال کرنا والسلام۔ والد صاحب کو سلام پہنچانا۔ داعی بقا
کل والی تحریر میں عبارت ذیل لکھہ دیویں۔ حضرت شیخ نے حضرت یوسف
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اثناء تقریر میں یہ شرطیہ بیان فرمایا ہے
ایک اور ضروری امر جسکی تعمیل تمہارے پر لازم ہے۔ تحریر ثالث میں جبکہ
حضرت شیخ کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔ اس مقام میں عبارت ذیل
مسطورہ صفحہ دوم ضرور نقل کرنی۔

حضرت شیخ جلد چہارم فتوحات وصایا میں تصریح فرماتے ہیں
کہ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان

Marfat.com

ربی غفور رحیم یوسف علیہ السلام کا مقولہ ہے بما نصہ ھذا واذا صرفت عنك محصینته فقل کما قال یوسف علیه السلام وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم انتہی بقدر الحاجۃ

اس تصریح سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عبارت شیخ منقولہ بالا کا مطلب یہی ہے جیسا کہ لکھا گیا ہے۔ دوسری صورت میں غائیہ مافی الباب بیان ہوگا۔ بعض محتملات نص کا ولو بتکلّفٍ ۱۲

تکملہ

اور اگر تسلیم کیا جائے کہ حضرت شیخ رض کا مطلب جملہ شرطیہ (فاذا کانت المرئة لم تحن یوسف الخ سے بیان ہے قول زلیخا کا چنانچہ نسخہ (لتعلم) اس کا موید ہے۔ گو دوسرا نسخہ (لیعلم) بھی منافی نہیں تو غائیہ مافی الباب حضرت شیخ بھی منجملہ قائلین بقول ثانی ٹھہریں گے۔ اور ازروئے نظریہ وسعت کلام الٰہی مضمون ہذا کو ہم بھی مدلول و مفہوم اور ایک محتمل من المحتملات مان سکتے ہیں مگر بلحاظ خصوصیت مضمون و الفاظ موحدانہ و تفسیر افقہ الناس عبداللہ بن عباس رض غالباً مراد النص اسی کو مانا جائے گا۔ کہ ذالك ليعلم انی لم اخنه بالغيب الخ قول ہے یوسف علیہ السلام کا۔ لہٰذا ابن جریر و ابن ابی حاتم نے بغیر اس کے کوئی اور قول ذکر نہیں کیا۔ قال ابن جریر حدثنا ابوکریب حدثنا وکیع عن اسرائیل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس

Marfat.com

قال لما جمع الملك النسوۃ فسالھن ھل راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء قالت امرۃ العزیز الآن حصحص الحق الآیہ قال یوسف ذلک لیعلم انی لم اخنہ بالغیب الخ جن لوگوں نے اس قول کو مقولہ زلیخا ٹھہرایا ہے انہوں نے صرف اتصال کلام کو ملحوظ رکھ کر ٹھہرایا ہے۔ اور استبعاد ہذا کا دفعیہ پہلے نظیر قرآنی (قال الملاء سے تا فما ذا تأمرون کے ساتھ کر چکا ہوں۔ والسلام ❊ العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود ۶ ذیقعد

مژدہ

واضح رہے کہ مولوی محمد حبیب اللہ صاحب ساکن امرتسر نے حضور میں ایک عریضہ لکھا ہے۔ جس میں آٹھ سوالات کے جوابات طلب کئے ہیں۔ وہ اعتراضات فی الواقع مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک معتقد مرزا ابوالعطاء حکیم خدا بخش قادیانی نے اپنی کتاب "عسل مصفی" میں حیات مسیح اور رجوع موتی پر کئے ہیں۔

مولوی صاحب مذکور لکھتے ہیں کہ میں نے امرتسر کے چند ایک علماء مثلاً محمد داؤد بن عبدالجبار مرحوم غزنوی۔ خیر شاہ صاحب حنفی نقشبندی۔ ابوالوفاء ثناء اللہ وغیرہ سے ان اعتراضات کے جوابات کے متعلق استفسار کیا۔

Marfat.com

مگر افسوس کہ کسی نے تسلی بخش جوابات نہ دیئے۔ لہٰذا اب حضور میں ارسال ہیں کہ آپ بخیال ثواب دارین اُن کا جواب تحریر فرما کر فرقہ مرزائیہ کے دام مکر سے اہل اسلام کو خلاصی دیں گے۔

نیز مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ میری خود یہ حالت تھی کہ عسل مصفےٰ کو پہلی بار پڑھنے سے دل میں طرح طرح کے شکوک اُٹھے۔ اور وفات مسیح پر پورا یقین ہو گیا۔ مگر الحمدللہ کہ آپکی سیف چشتیائی اور شمس الہدایت نے میرے متذبذب دل پر تسلی بخش اثر ٹپکایا۔ اور نیز چند ایک مرزائیوں نے اسے پڑھا۔ چنانچہ حکیم الٰہی بخش صاحب مرحوم مع لڑکے اپنے کے آخر مرزائیت سے توبہ کر گئے اور اسلام پر ہی فوت ہوئے۔

لہٰذا حضور اقدس نے بوجہ افادہ خلق اللہ کمال مہربانی سے باوجود اپنی علیم الفرصتی کے اُن آٹھ سوالات کے جوابات صرف قرآن کریم سے اس پیرایہ میں تحریر فرمائے ہیں کہ "بآبِ زر باید نوشت"۔ واللہ اگر دنیا بھر کوئی پھرتا تو ایسے جوابات پیدا نہ کر سکتا۔ علاوہ متضمن ہونے حقائق و معارف کے نظائر و امثال سے سلیس عبارت اُردو میں ایسے مشرح ہیں۔ کہ ہر ایک شخص فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

چونکہ سیف چشتیائی ایک ضخیم کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک انسان کے لئے مستفید ہے لہٰذا صرف آٹھ جوابات معہ سوالات طبع کرا کر ہدیہ ناظرین ہیں۔ تاکہ سب کو فائدہ ہو۔

(حلقہ بگوش فقیر احمد پشاوری)

Marfat.com

نقل عریضہ مولوی صاحب مذکور ازامرتسر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب حضرتنا شیخنا سیدنا ومولانا زبدۃ المحققین ورئیس العارفین بعد سلام علیکم کے عاجزیوں گذارش کرتا ہے۔ کہ فرقہ باطلہ مرزائیہ کی تائیدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایک معتقد مرزا ابوالعطاء حکیم خدا بخش قادیانی نے ایک ضخیم کتاب "عسل مصفّٰے" لکھی ہے اس کتاب میں مرزا موصوف نے اپنے زعم میں وفات مسیح کو جہاں تک ہو سکا ثابت کیا۔ مرزا صاحب قادیانی نے تو ازالۂ اوہام مطبع ریاض ہند امرتسر ۱۳۰۸ھ کے صفحہ ۵۹۱ سے تا ۶۲۷ میں ۳۰ آیات قرآنی سے وفات مسیح کا استدلا پکڑا۔ مگر حکیم صاحب اپنے پیر سے بھی بڑھ نکلے یعنی انہوں نے ساٹھ آیات قرآنی سے وفات مسیح کا استدلال پکڑا مثل مشہور ہے "گرو جنہا ندے جاندے ٹپ۔ چیلے جان شڑپ"۔ راقم الحروف کی اکثر اوقات امرتسر کے مرزائیوں کے ساتھ گفتگو ہوتی رہتی ہے آپ کی کتاب سیف چشتیائی نے مجھے بڑا فائدہ دیا۔ اور چند ایک مرزائیوں نے اسے پڑھا۔ چنانچہ حکیم الٰہی بخش صاحب مرحوم معہ اپنے لڑکے کے آخر مرزائیت سے توبہ کر گئے۔ اور اسلام پر ہی فوت ہوئے۔ اور باقی مرزائیوں کے دل ویسے ہی سخت رہے۔ سچ ہے کہ ؎

خاک سمجھائے کوئی عشق کے دیوانے کو ۔ زندگی اپنی سمجھتا ہے جو مر جانے کو

Marfat.com

میری خود یہ حالت تھی کہ عسل مصفےٰ کو پہلی بار پڑھنے سے دل میں طرح طرح کے شکوک اُٹھے اور وفات مسیح پر پورا یقین ہوگیا۔ مگر الحمدللہ کہ آپ کی لطیف چشتیائی اور شمس الہدایت نے میرے متذبذب دل پر تسلی بخش مرہم رکھا۔ امید ہے کہ کئی برگشتہ آدمی اس سے ایمان میں ترو تازگی حاصل کرینگے۔ عرصہ ایک سال سے عاجز نے کمربستہ ہو کر یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ایک ضخیم کتاب بنا کر "عسل مصفےٰ" کی تردید بخوبی کی جاوے اور اس کی تمام پالاکیوں کی قلعی کھولی جاوے۔ چنانچہ راقم الحروف "عسل مصفےٰ" کے رد میں ایک کتاب "صاعقہ رحمانی بر نخل قادیانی" لکھ رہا ہے اور اس کے پانچ باب ترتیب وار باندھے ہیں (۱) حیات مسیح ۱۵ فصلوں پر (۲) حقیقت المسیح ۱۵ فصلوں پر (۳) حقیقت النبوت ۱۵ فصلوں پر (۴) حقیقت المہدی ۱۲ فصلونیز (۵) حقیقت الدجال ۸ فصلوں پر۔

مصنف "عسل مصفےٰ" نے چند ایک اعتراضات مسیح اور رجوع موتی پر کئے ہیں۔ عاجز ذیل میں وہ اعتراضات تحریر کر دیتا ہے اور آپ سے ان کے جوابات کا خواستگار ہے۔ میں نے امرتسر کے چند ایک عالموں مثلاً محمد داؤد بن عبدالجبار مرحوم غزنوی۔ خیر شاہ صاحب حنفی نقشبندی۔ ابوالوفا ثناء اللہ وغیرہ سے ان اعتراضوں کے جواب پوچھے مگر افسوس کہ کسی نے بھی جواب تسلی بخش نہیں دیئے۔ اب اُمید ہے کہ آپ بخیال ثواب دارین ان اعتراضوں کے جواب تحریر فرما کر فرقہ مرزائیہ کے دام مکر سے اہل اسلام کو خلاصی دینگے۔

اوّل۔ (۱) صحیح بخاری مطبع احمدی۔ جلد ۱۔ ص ۴۸۱ میں ہے۔ عن ابن عمر قال

Marfat.com

قال النّبي صلی اللہ علیہ وسلم رایت عیسیٰ ؑ وموسیٰ ؑ وابراھیم ؑ
فاما عیسیٰ ؑ فاحمر جعد عریض الصدر الخ (۲) پھر اسی بخاری میں ہے
حدثنا احمد قال سمعت ابراھیم ؒ عن ابیہ قال لا واللہ
ما قال النبیؐ بعیسیٰ ؑ احمر ولکن قال بینما انا نائم اطوف
بالکعبۃ فاذا رجل اُدم سبط الشعر یھادیٰ بین رجلین
ینطف رأسہ ماء او یھراق ..... الخ

پہلی حدیث میں عیسیٰ مسیح ؑ بن مریم ناصری کا حلیہ سرخ رنگ۔ بال
گھونگر دار سینہ چوڑا تھا۔ اور دوسری حدیث میں مسیح موعود کا حلیہ
گندم گوں رنگ۔ بال کندھوں پر لٹکے ہوئے اور سر کے بالوں سے
پانی ٹپکتا ہوا ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ مسیح ناصری اور
اور آنے والے مسیح جس نے دجال کو مارنا ہے اور ہے۔
دوسری حدیث میں یہ بھی ہے۔ قال ثم اذا برجل جعدٍ قطٍ
اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ کاشبہ من رایت
من الناس بابن قطن واضعایدیہ علے منکبے رجلین یطوف
بالبیت الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال
کو بھی کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ مگر دوسری صحیح حدیثوں سے صاف
عیاں ہے کہ دجال پر مکہ و مدینہ حرام کئے گئے ہیں۔ پھر مسیح دجال
طواف کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔

دوم۔ صحیح بخاری میں ہی ہے۔ عن ابن عباس ؓ قال قال رسو

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرء کما
د أنا اول خلق نعیدہ وعد أعلینا انا کنا فاعلین فاول من
کسی ابراھیمؑ۔ ثم یؤخذ برجال من اصحابی ذات الیمین
ذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین
علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح عیسیٰ
ن مریم وکنت علیھم شھیداً مادمت فیھم فلما توفیتنی الخ
یعنی سورۃ مائدہ میں ذکر ہے کہ مسیح پر سوال ہونے پر مسیح جواب دینگے۔
لہ سبحانک مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کنت قلتہ
فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت
علام الغیوب ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ
ربی وربکم وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی
نت انت ۔۔۔ الخ قیامت کے دن رسول اللہ پر آیا شتہ اپنے اوپر سوال
کر کے فرماویں گے۔ اور اپنے بیان کو عیسیٰ کی طرح بیان فرماویں گے۔ اس سے یہ
بھی ظاہر ہے کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ پس آپ یہی کہیں گے۔ کہ جب
تو نے مجھے وفات دی۔ اور کما قال العبد الصالح صاف ظاہر
کرتا ہے کہ مسیح بھی یہی کہیں گے۔ "جب تو نے وفات دی"۔
اب اس سے معنی وفات کے لے کر یہ کہا جائے۔ کہ اس سے مراد
وہ موت ہے جو مسیح کو زمین پر آنے کے ۵۰ سال بعد آئے گی۔ تو اس پر
یہ اعتراض لازم آئے گا کہ مسیح کے پیرو مسیحی ابھی گمراہ نہیں ہوئے بلکہ مسیح کی وفات

Marfat.com

کے بعد ہونگے۔ اور اس جا آئندہ وفات مراد لینا اس وجہ سے بھی غلط
ہے کہ اللہ تو مسیح کے اس زمانے کی نسبت سوال کر رہا ہے جبکہ مسیح
کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا نہ کہ آئندہ زمانہ کی نسبت اور پھر مسیح اس
زمانہ چھوڑ کر آئندہ موت کی بابت کس طرح گفتگو کرتے اور پھر تفسیر
مثلاً کمالین وحسینی وغیرہ میں فلما توفیتنی کے معنی رفع الی السما
نہ ہوتا۔

اور گذشتہ زمانے میں یہ کہنے پر کہ "جب تو نے مجھے آسمان پر اُٹھا
لیا" یہ اعتراض آتا ہے کہ آنحضرت پھر کما قال العبد الصالح
فرما کر قیامت کو یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ "جب تو نے مجھے فوت
لیا" ورنہ یوں کہنا چاہیئے۔ "جب تو نے مجھے آسمان پر اُٹھا لیا"۔ او
یہ غلط ہے جس حالت میں کہ مسیح کی طرح ہی آنحضرت فرماویں گے تو
کیسے ہو سکتا ہے کہ مسیح کی بابت تو آسمان پر اُٹھایا جانا معنی کریں
آنحضرت کی بابت فوت ہو جانے کے معنے کریں۔ کیونکہ اس سے
تو مماثلت درست نہیں رہتی۔

سوم۔ صحیح بخاری میں کتاب التفسیر میں ہے۔ "قال ابن
عباس رض متوفیك ممیتك" بعض تفسیروں میں لکھا ہے۔
ابن عباس رض ایسے معنے کرنے میں آیت یا عیسیٰ انی .... الخ میں تقدیم
تاخیر کے قائل ہیں اُسپر یہ اعتراض آتے ہیں (۱) صحیح بخاری سے
یہ ثابت نہیں کہ ابن عباس رض تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں۔ کیونکہ

Marfat.com

کتاب التفسیر میں صرف متوفیک کے معنے میتک لکھے ہیں۔
(۲) اگر رافعک کے بعد متوفیک کو رکھیں تو لازم آویگا کہ مسیح کا رفع تو ہوگیا ہے۔ ومطہرک وجاعل الذین الخ کا وعدہ ابھی پورا نہیں ہوا بلکہ بعد وفات۔ کے ہوگا اور یہ غلط ہے۔
(۳) اگر متوفیک مطہرک کے بعد رکھیے تو لازم آویگا کہ رفع و مطہر ہونے کے وعدے تو پورے ہو گئے ہیں مگر مسلمان کافروں پہ غالب نہیں ہیں بلکہ موت کے بعد ہوں حالانکہ یہ غلط ہے۔
(۴) اگر متوفیک کو سب کے آخر رکھیں تو لازم آویگا کہ قیامت کے دن جب کہ اور لوگ زندے ہوکر اُٹھیں گے مسیح فوت ہو جائیں گے کیونکہ چوتھا وعدہ یہ ہے کہ قیامت تک تیرے پیروؤں کو کافروں پر غالب رکھونگا (۵) یہ چار وعدے ترتیب وار ہیں اگر واؤ ترتیب کے لئے نہیں ہے بلکہ قیامت کے پہلے پہلے یہ سب وعدے پورے ہو جانے چاہئیں تو الی یوم القیٰمۃ کی ضرورت نہ تھی۔ اور اسکی نظیر میں کوئی اور آیت بھی پیش کرنی چاہیئے۔

چہارم۔ بعض مفسرین نے آیت وان من اھل الکتاب الخ کے معنے یہ کئے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں جتنے اہل کتاب ہونگے وہ سب مسیح کی موت کے پہلے پہلے اس پر ایمان لائیں گے۔ اس پہ "عسل مصفےٰ" کے یہ اعتراض ہیں کہ (۱) آیت وجاعل الذین ... الخ سے صاف عیاں ہے کہ کافر قیامت تک رہیں گے پھر مسیح

Marfat.com

کے وقت کس طرح سب مومن ہو جاویں گے (۲) یہ معنے مفسرین کے اس آیت کے مخالف ہیں۔ جہاں ارشاد ہے کہ ہم نے یہود اور نصاریٰ کے درمیان تا قیامت بغض ڈالا ہے (۳) اور اس آیت کے بھی مخالف ہے کہ جہاں ہے کہ اگر خدا چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت پیدا کر دیتا۔ مگر یہ سنت اللہ کے برخلاف ہے (۴) یہ کہ جب آنحضرت صلعم کے عہد مبارک میں تمام اہل کتاب مسلمان نہیں ہوئے۔ تو پھر مسیح کے زمانے کو کیا خصوصیت ہے (۵) دجال یہودی ہوگا اور اس کے ساتھ ۷۰ ہزار یہود ہونگے۔ باوجود اہل کتاب ہونے کے پھر وہ کیسے ایمان لانے کے بغیر مر جائیں گے

پنجم۔ عیسیٰ مصفا والے مسیح کے معجزات احیائے موتے۔ ابراہیمؑ کے رب ارنی کیف تحی الموتیٰ ... الخ عزیرؑ کے ۱۰۰ سال کے بعد زندہ ہو جانے۔ بنی اسرائیل کے ۷۰ سرداروں کے زندہ ہو جانے سے صاف انکار کیا ہے اور اسی کی باطل تاویلیں کی ہیں۔ اور عدم رجوع موتے پر یہ آیات قرآنی پیش کئے ہیں۔

(۱) وحرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون۔ (جزء ۱۷ رکوع ۱)

(۲) الم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرون انھم الیھم لا یرجعون (جزء ۲۳ رکوع ۱) (۳) حتیٰ اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون (جزء ۱۸ رکوع ۶) (۴) اللہ یتوفی

Marfat.com

الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی... الخ (جز ۲۴ رکوع ۲) (۵) ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیمۃ تبعثون (جز ۱۸ رکوع ۱)

ششم۔ جز ۳۔ سورۃ البقر میں جہاں ابراہیمؑ کا ذکر ہے فرمایا کہ رب ارنی کیف الخ اس پر مرزائی کہتے ہیں کہ مفسرین نے قیمہ کرنا کوٹنا کس کے معنے کئے ہیں۔ گو فصرھن کے معنے کوٹنا بھی ہیں مگر یہاں "الیک" ایسے معنوں سے روکتا ہے۔ کہ اگر کوٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا معنے ہوتے تو صرف فصرھن کافی تھا نہ کہ فصرھن الیک اور جزء صرف ٹکڑوں کو ہی نہیں کہتے بلکہ ثابت جسم کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے ۱۶ آدمیوں کا جزء ۴ آدمی ۲ آدمی و آٹھ آدمی و ایک آدمی بھی ہو سکتا ہے۔ پس اسی طرح ابراہیمؑ نے چار جانوروں میں سے ایک ایک جانور پہاڑ پر رکھا اور پھر آواز دے کر ان کو اپنے پاس بلا لیا۔

ھفتم۔ جس حالت کو قرآن مجید کی بیس سے زیادہ آیتوں میں متوفی کے معنے موت کے آئے ہیں۔ تو پھر یہاں مسیح کو کیا خصوصیت ہے۔ اگر پورا لینے کے معنے لیں تو پھر بھی یہ ایک معما باقی رہتا ہے کہ (۱) کیا عمر کو پورا کرنا (۲) کیا جسم و روح کو پورا کر لینا (۳) یا اور کوئی اور معنی اور اگر جسم مع الروح پورا لینا مراد ہے تو باقی آیات میں جہاں توفی وغیرہ ہے تو کیا یہ معنے بنیں گے کہ خدایا فرشتے لوگوں کو

Marfat.com

جسم مع الروح اُٹھا لیتے ہیں۔ بعض مفسرین نے قبض کرنا کے معنے لئے ہیں اور قبض ہمیشہ روح کا ہوا کرتا ہے۔

ھشتم۔ جبکہ خدا تعالےٰ فاعل ہو اور کوئی ذی روح مفعول تو متوفی کے معنی ہمیشہ قبض روح کے ہوا کرتے ہیں اور اگر مرزائیوں کے آگے آیات "توفی کل نفس" ابراھیم الذی وفا" وغیرہ پیش کی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو باب تفعل سے نہیں ہیں گو اس کا ماخذ وفا ہی ہے۔

یہ آٹھ سوال گویا تمام "عسل مصفےٰ" کے اعتراضوں کا خلاصہ ہے۔ ان کا جواب دینا گویا مشن مرزائیہ کے سر پر آسمانی بجلی گرانا ہے۔ امید ہے کہ آپ ان کے جوابات تسلی بخش تحریر فرماویں گے۔

خادم الاسلام محمد حبیب اللہ کٹڑہ مہاں سنگھ
کوچہ ناظر قطب الدین۔ پاس مسجد غزنویاں امرتسر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ وآلہ وصحبہ

جواب سوال نمبر (۱) احمد اور آدم سے مراد ایک ہی شخص ہے۔ کیونکہ درصورت تغائر دوسری حدیث کا جملہ (لا واللہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعیسی احمد ولکن قال بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ فاذا رجل آدم الخ) بے محل اور غیر مربوط ثابت ہوتا ہے اگر احمد و آدم

Marfat.com

.وشخص ہوتے تو ایک شخص کا سرخ رنگ اور دوسرے کا گندم گوں ہونا
ا ممکن اور غیر واقعی نہیں مانا جا سکتا تو پھر حلفی نفی کا کیا معنے اس قدر
شدد اور تاکید بالحلف اُس صورت میں شایاں ہے کہ ایک ہی شخص
ی نسبت حلیہ بیان کیا جاتا ہے۔ اور اُسی شخص کو ایک راوی احمر
ناتا ہے اور دوسرا آدم روایت کرتا ہے۔ اور راوی ثانی کو اجتماع بین
طلیتین فی شخص واحد غیر واقعی نظر آتا ہو۔ یا صرف روایت باللفظ
س کا مقصود ہو۔ دراصل بات یہ ہے کہ مسیح ناصری وہی مسیح موعود ہے
در فی الوقع دونو حدیثیں صحیح مانی جا سکتی ہیں۔ راوی ثانی کا مطلب
ور مطمح نظر صرف روایت باللفظ ہے۔ نفیاً و اثباتاً مسیح علے نبینا و علیہ
صلوۃ والسلام کی رنگت میں چونکہ سرخی و سپیدی ملی ہوئی تھی
ما فی ابی داؤد وغیرہ (فاذا رایتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع الی
حمرۃ والبیاض الخ) ایسی رنگت والے کو اگر سرخ کہا جائے تو بھی اور
گر گندم گوں بنایا جائے تو بھی بجا ہے۔

رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح اور دجال دونوں کو بیت اللہ کا
طواف کرتے ہوئے دیکھنا سو معلوم ہو کہ خیال منفصل اور عالم رویا
میں عالم شہادت کے محالات ممکنات دکھائی دیتے ہیں ایسا ہی مجردات
مجسم ہو کر۔ چنانچہ حق سبحانہ و تعالےٰ کا بروز حشر ایک صورت میں جلوہ
ہونا جس کا مومنین انکار کریں گے۔ پھر دوسری صورت میں متجلی ہونے
پر اقرار۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (علم) کو در صورت لبن

Marfat.com

مشاہدہ فرمانا۔ اور نیز واضح رہے کہ ہر ایک شخص اپنے خیالات اور اعتقادات
واعمال میں مرکز استعداد ذاتی اپنے کے اردگرد گھومتا رہتا ہے یعنی اُن
اسماء الٰہیہ کے دائرہ سے باہر نہیں جا سکتا۔ کہ جن اسماء کے لئے اُس کی
عین ثابت فیض اقدس میں بغیر تخلّل جعل مظہر قرار دیا گیا ہے۔ صدیقی عین ثابت
(ھادی) اور ابوجہل کا عین ثابت (مضل) کے احاطہ سے باہر نہیں جا سکا
ایسا ہی عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عین ثابت اور دجال کا بھی
حدیث کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشاہدہ فرمایا کہ عیسیٰ ابن
مریم اور دجال دونو اپنے اپنے بیت اللہ اسمائی کا طواف کر رہے ہیں۔ ایک
یہدی من یشاء کے اظہار میں اور دوسرا یضل من یشاء کے اسباب میں
سرگرم اور کمربستہ ہے۔ ہادی اور مضل کا موصوف چونکہ ذات واحدہ ہے
لہٰذا عالم رویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی بیت اللہ مشہود ہوا
یہ ہے مطلب مسیح اور دجال دونوں کے طواف کرنے کا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

دوسری حدیث جس میں دجال کی عدم رسائی بیت اللہ تک کا ذکر ہے
وہ بھی صحیح و بجا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
دجال کو عالم شہادت میں بیت اللہ تک رسائی نہ ہوگی۔

جواب سوال نمبر ۲ و ۳۔ توفّی کا معنے موت نہیں بلکہ موت ایک
نوع ہے معنی توفی کے انواع میں سے۔ توفی کا معنی قبض کر لینا، اُٹھا لینا
پورا کر لینا، سولانا، دیکھو لسان العرب قاموس، صراح وغیرہا تیسیر حشتیائی
ملاحظہ ہو۔ پھر قبض کر لینا عام ہے۔ ایسا ہی اُٹھا لینا۔ اگر اس قبض و رفع

Marfat.com

کا متعلق نفوس وارواح ہوں اور فاعل اللہ تعالےٰ تو اس کے لئے دو
صورتیں ہیں ایک موت دوسری نیند۔ پس موت ونیند معنی توفی کے لئے
جزئیات ومواد ٹھہرے۔ چنانچہ آیت ذیل سے صاف ظاہر ہے (اللہ
یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا) یعنی قبض نفوس و
ارواح کی دو صورتیں ہیں ایک موت دوسری نیند اگر یتوفی کا معنی موت دینا اور
مارنے کا لیا جائے تو کلام الٰہی (معاذ اللہ) بالکل بے معنی ہو جاتا ہے کیونکہ
جب توفی کے مفہوم میں موت ہے تو پھر (حین موتھا) لغو ٹھہریگا اور
(والتی لم تمت) میں بوجہ عطف کے (الانفس) پر اجتماع ضدین (موت و
عدم موت) کا سامنا آئیگا وہو باطل۔ آیت کا مطلب یہ ہوا کہ قبض نفوس
کو دو صورتیں موت ونیند میں ہوتا ہے مگر در صورت موت نفس مقبوضہ
کو چھوڑا نہیں جاتا بخلاف حالت نیند کے کہ اس میں نفس مقبوضہ
لو اجل مسمّٰی ومیعاد معین تک چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ساری آیت پڑھو
(اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک
التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی) پس ثابت ہوا
کہ توفی کا معنے صرف قبض ہے اور مقبوض شدہ شے خواہ نفوس وارواح ہوں
اور پھر چھوڑے نہ جائیں۔ چنانچہ موت کی صورت میں یا پھر چھوڑ دیئے
جائیں چنانچہ بحالت نیند وبیداری۔ یا غیر نفوس ہوں۔ چنانچہ توفیت مالی
وغیرہ محاورات عرب کما فی لسان العرب وغیرہ ایسا ہی (متوفیك) اور
(فلما توفیتنی) خارج ہے موضوع لہ توفی سے کہ (المضاف اذا اخذ

Marfat.com

من حیث انه مضاف یکون التقیید داخلا والقید خارجا) قاعدہ
مسلمہ ہے۔
فرض کیا کہ زید مرگیا اور عمرو سو رہا ہے اور دونوں کے متعلقین نے
بعد مرجانے زید کے اور سو جانے عمرو کے ارتکاب جرائم اعتقادی
عملی کرنا شروع کیا زید و عمرو دونوں سے سوال کرنے میں ایک ہی
عبارت کا استعمال بحسب شہادت آیۃ مذکورہ بالا (اللہ یتوفی الانفس
کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً (أأنتما قلتما ان یعتقدوا ویعملوا کذا وکذا) تو
اس کے دونوں کہہ سکتے ہیں کہ (ما کان ان نقول لھم کذا کذا الا
ما امرتنا وکنا علیھم شھیدین مادمنا فیھم فلما توفیتنا کنت
انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیئ شھید) یعنی برخلاف
ارشاد الٰہی ان کو کہنا ہم کو شایاں نہیں تھا۔ ہم جب تک ان میں موجود رہے
ان کو ہدایت کرتے رہے اور فرمان خداوندی پہنچاتے رہے۔ پھر جب
تو نے ہمارے ارواح کو قبض کرلیا اور اُٹھالیا پھر تو ان پر نگہبان تھا
بشہادت آیۃ مسطورہ بالا و کتب لغت (لسان العرب۔ قاموس صراح
توفی کا معنی قبض و رفع کا ٹھہرا اور موت و نیند انواع و اقسام ٹھہرے
معنی قبض کے لئے اور مسلمہ قاعدہ ہے کہ استعمال کلی کا جزئی میں
مجاز ہے نہ حقیقت لہٰذا اہل لغت نے موت کو معنی مجازی ٹھہرایا۔
توفی کے لئے سیف چشتیائی ملاحظہ ہو۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور مسیح ابن مریم علیہما السلام بجواب سوال مذکور لفظ فلما توفیتنی استعمال

Marfat.com

فرما سکتے ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی پھر جب قبض کر لیا تو نے روح میرا اور مسیح علی نبینا و علیہ السلام پھر جب قبض کر لیا تو نے مجھ کو یعنی میرے جسم کو مع الروح پکڑ لیا اور اُٹھا لیا۔ وجہ اس کی وہی ہے کہ توفی کا معنی مطلق قبض و رفع کا ہے اور شئ مقبوض و مرفوع اس کے معنے سے خارج ہے۔ جملہ توفی اللہ فلانا۔ کو تینوں صورتوں میں بول سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے زید کو مار دیا۔ یعنی اس کی روح کو قبض کرنے کے بعد نہ چھوڑا یا اللہ تعالےٰ نے زید کو سلا دیا یعنی اس کی روح کو بعد القبض چھوڑ دیا۔ یا اللہ تعالےٰ نے زید کو بالکلیہ (جسم مع الروح) قبض کر لیا اور اُٹھا لیا۔ تیسری صورت محل نزاع ہے اور پہلی دو صورتیں آیۃ (اللہ یتوفی الانفس) سے صراحۃً ثابت ہیں۔ بلکہ اس آیت میں یتوفی کے معنی میں غور کرنے پر یہ اشکال جاتا رہتا ہے کہ جسم مع الروح کا اُٹھا لینا جملہ مذکورہ سے کیسے مراد ہو سکتا ہے۔ حالانکہ محاورہ قرآنیہ میں جس جگہ توفی کا فاعل اللہ تعالےٰ ہو وہاں معنے موت ہی مراد ہے۔ کیونکہ مطلق قبض و رفع توفی کا معنے ہے نہ خاص موت ہی۔

جو لفظ کہ معنی کلی (مطلق رفع و قبض) کے لئے موضوع بشہادت لغت و قرآن کریم ہے اُس لفظ (توفی) کو ایک اُس معنے کی جزئی کیلئے موضوع سمجھ لینا مثلاً لفظ انسان کو خاص زید کے لئے موضوع قرار دے لینا سراسر جہالت ہے۔

Marfat.com

سطحی فرقہ کو دھوکا لگنے کی وجہ علاوہ قلت مبلغ علمی کے یہ بھی ہے
کہ معنے کلی توفی کے جزئیات و مواد میں سے موت والا مادہ فی الواقع
بھی بہت ہے اور قرآن کریم میں بھی بکثرت وارد ہوا ہے یہاں تک کہ اس
کثرت کی وجہ سے عوام نے موت کو معنے حقیقی توفی کے لئے سمجھ رکھا
ہے۔ مگر اہل تحقیق و اہل بصیرت کی نظر واقعات پر ہوتی ہے یعنی وہ
لوگ مثلاً دیکھتے ہیں کہ گو قرآن کریم ہی میں خلقت انسان نطفہ سے
بتائی گئی ہے اور اس کے نظائر و جزئیات کے لئے اس قدر وسعت
فراخی ہے کہ شمار میں نہیں آسکتے۔ اور (انا خلقناہ من نطفۃ) اور
ایسا ہی (خلق من ماء دافق یخرج بین الصلب والترائب)
بھی کثرت مذکورہ پر شاہد ہیں۔ مگر اس سے ہرگز ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا
کہ لفظ خلق کا معنی یہی قرار دیا جائے کہ نطفہ سے پیدا کرنا بلکہ معنی خلق کا
مطلق پیدا کرنا ہے خواہ نطفہ والدین سے ہو چنانچہ کثیر الوقوع ہے یا صرف
نطفہ والدہ سے چنانچہ مسیح ابن مریم یا جسم انسانی کے پہلو سے چنانچہ حوا
علیہا السلام یا مٹی سے چنانچہ آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام لہٰذا
توفی کا معنے صرف موت بشہادت کثرۃ نظائر قرآنیہ سمجھ لیا گیا ہے
یہاں پر بالطبع سوال ذیل پیدا ہوتا ہے کہ انا خلقناہ من نطفۃ یا خلق
من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب کے عموم سے نصوص
قرآنیہ مثلاً (خلقہ من تراب) اور (ان مثل عیسیٰ عند اللہ الخ) آدم
عیسیٰ علی نبینا و علیہما السلام کو استثناء کنندہ موجود ہیں۔ اور عیسیٰ علی نبینا

Marfat.com

علیہ السلام کو کونسی نص قرآنی کثیرۃ الوقوع جزئیات و مواد سے مستثنیٰ کرتی ہے۔ جواب:۔ آیت وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ نص قطعی ہے۔ عیسےٰ بن مریم علی نبینا وعلیہ السلام کے بتمامہ وزندہ اُٹھایا جانے پر۔ سوال:۔ بل رفعہ اللہ الیہ سے مراد رفع درجات واعزاز ہے کما قال سبحانہ ورفع بعضھم فوق بعض درجات نہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح ابن مریم علی نبینا وعلیہ السلام کو زندہ اُٹھالیا۔ جواب:۔ بل رفعہ اللہ الیہ سے رفع درجات مراد لینا بالکل مخالف ہے سیاق کلام الٰہی کے۔ اس لئے کہ ماقبل میں قول یہود کا ذکر ہے کہ انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ۔ یعنی یہود کا یہ خیال تھا کہ ہم نے مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کو بذریعہ صلیب مار ڈالا جسکی تردید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مسیح کا بذریعہ صلیب قتل کرنا یہ محض یہود کا غیر واقعی زعم ہے۔ اُنہوں نے مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کو قتل نہیں کیا تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اُٹھالیا یعنی مسیح کو ان کے ہاتھ سے بچالیا۔ چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے واذ کففت بنی اسرائیل عنک یعنی اے مسیح منجملہ ہمارے انعامات واحسانات کے جو تجھ پر ہم نے کئے ہیں۔ اور جن کا ذکر ماقبل میں ہے مثلاً احیاء موتےٰ وابراء اکمہ وتائید بروح القدس) ایک یہ بھی احسان ہے کہ ہم نے تم کو یہود کے ہاتھ سے بچالیا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تردید اسی صورت میں تردید ماقبل یعنی قول یہود کی ہو سکتی ہے کہ رفعہ اللہ الیہ سے رفع جسمانی لیا جائے یعنی اللہ تعالےٰ نے

Marfat.com

مسیح کے جسم کو اُٹھا لیا اور یہود کے پنجہ سے بچا لیا کما قال واذ کففت بنی اسرائیل عنک اور نیز درصورت رفع درجات و اعزاز کلمہ بل کے ماقبل اور مابعد یعنی قتل و رفع میں علاوہ مخالفت سیاق کلام کے تضاد بھی نہیں پایا جاتا جو کہ قصر قلب کا مفاد ہوتا ہے. چنانچہ کہا جاتا ہے. ما اھنت زیدا بل اکرمتہ میں نے زید کی اہانت نہیں کی بلکہ اس پر اکرام کیا ہے اور اس کو عزت بخشی ہے. اہانت اور اکرام میں تضاد ہے دونوں جمع نہیں ہو سکتے ایسا ہی قتل اور رفع کا بھی اجتماع نہ چاہیئے. قتل جسمی اور رفع جسمی میں تو بیشک تضاد اور عدم اجتماع ہے اور قتل جسمی اور رفع درجات میں تضاد نہیں کیونکہ جو شخص بے گناہ مقتول و شہید ہو اس کے لئے رفع درجات بھی ہوتا ہے لہٰذا (رفعہ اللہ الیہ) سے رفع جسمی مراد ہے نہ رفع درجات

سوال. قتل صلیبی چونکہ حسب تصریح توراۃ موجب لعن و ملعونیت ہے لہٰذا ذکر ملزوم و ارادہ لازم کے طریق پر گویا کلام مذکور بمنزلہ وما کان ملعونا بل رفعہ اللہ الیہ کے ٹھہرا اور ملعونیت اور رفع درجات روحی کے مابین تضاد ہے. دونوں بہم جمع نہیں ہو سکتے. **جواب** مقتول صلیبی کا مستوجب لعن ہونا اُسی صورت میں ہے جبکہ مقتول مرتکب جرم ہو. ورنہ درصورت غیر مجرم ہونے کے مستحق اعزاز و اکرام ہوتا ہے. دیکھو توراۃ کتاب استثنا آیۃ ۲۲ اور ۲۳ میں اس امر کی تصریح کر دی گئی ہے جس کو ہم سیف چشتیائی میں توراۃ سے بعبارتہ نقل کر چکے ہیں اس وقت قلم برداشتہ میں لکھ رہا ہوں کوئی کتاب سامنے نہیں آیۃ میں رفعہ اللہ الیہ میں تحقق ہے اس

Marfat.com

وعدہ کا جو آیۃ (انی متوفیک ورافعک الی الخ) میں دیا گیا تھا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آیۃ (بل رفعہ اللہ الیہ) نص قطعی ہے رفع جسمی و حیات مسیح پر اور تحقق ہے اس وعدہ کے لئے جو کہ (متوفیک) و (رافعک) دونوں سے کیا گیا ہے اور (فلما توفیتنی) میں وہی مطلق رفع مراد ہے یعنی در جواب سوال خداوندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام دونوں اسی (توفیتنی) کو استعمال فرمائیں گے۔ چنانچہ اوپر لکھ چکا ہوں۔ پس ثابت ہوا کہ (انی متوفیک) اور (فلما توفیتنی) اور (بل رفعہ اللہ الیہ) میں رفع جسم والروح مراد ہے۔ واضح ہو کہ ابن عباس و بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب حیات مسیح کا ہے۔ چنانچہ مرویات ابن عباس مندرجہ تفسیر درمنثور و کتب احادیث اور تراجم بخاری سے ظاہر ہے اور حدیث بر نزول عیسیٰ ابن مریم سے بھی کل صحابہ علیہم الرضوان کا اجماعی عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ سیف چشتیائی ملاحظہ ہو۔ لہٰذا قول ابن عباس متوفیک ممیتک مندرجہ بخاری سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ ان کا مذہب برخلاف عقیدہ اجماعی کے ہو ممکن ہے کہ متوفیک کا معنے ممیتک امتحاناً فرما دیا ہو۔ چنانچہ آپ (ابن عباسؓ) مباحثات یومیہ میں جو فیما بین صحابہ آیات قرآنیہ کے متعلق ہوا کرتے تھے اثناء تقریر میں مسیح علی الرجلین کو مدلل طور پر امتحاناً بپایہ ثبوت پہنچاتے تھے۔ حالانکہ مذہب ان کا غسل رجلین کا ہے۔ اور نیز یہ روایت معارض ہے۔ دوسری روایات ابن عباس سے جن کو درمنثور وغیرہ نے باسانید صحیحہ ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

جواب سوال نمبر ۴:۔ آیت (وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن
بہ قبل موتہ) مسیح موعود کے وقت جتنے اہل کتاب ہونگے وہ سب
مسیح کی موت کے پہلے اُس پر ایمان لاوینگے مرزائیوں کے اس پر
اعتراضات (۱) یہ معنے مخالف ہے آیۃ (وجاعل الذین اتبعوا
فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) سے کیونکہ اس آیت سے ص
ظاہر ہے کہ کافر قیامت تک رہیں گے پھر مسیح کے وقت کس طرح سب
مومن ہو جائینگے۔

(۱) **الجواب:۔** قیامت تک غالب رہنے کا معنی مدت دراز
تا قرب قیامت غالب رہنے کا ہے نہ یہ کہ شروع یوم حشر تک یہ
مدت دراز سے قرآن کریم میں تعبیر نہ صرف (الی یوم القیامۃ) کے ساتھ کی گ
ہے بلکہ اس معنے کو (خالدین) کے ساتھ بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ دیکھ
(خالدین فیھا ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربک) حال آ
مدت دوام آسمان وزمین دنیویہ معدود اور متناہی ہے نہ بطریق خلود۔ اہل
عرب کا محاورہ ہے کہتے ہیں (لا آتیک ما دامت السموات والارض
وما اختلف اللیل والنھار) اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں جب تک زن
ہوں تیرے پاس نہ آؤں گا۔ اس سے اگر کوئی یہ سمجھ لے کہ قائل لا آتیک
تا مدت بقاء آسمان وزمین اور تا تعاقب لیل ونہار زندہ رہے گا تو یہ
ہے۔ جس کا منشاء بغیر از جہالت اور نہیں اسی تقریر سے مطلب آ
(والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ) کا بھی معلوم ہو

Marfat.com

رہی آیت (ولوشاء لھداکم اجمعین) سو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تم سب کو راہ راست پر کر دیتا۔ مگر ایسا نہیں چاہا۔ یعنی کسی کو کافر کسی کو مومن بنایا۔ اس سے یہ نہیں پایا جاتا اگر مثلاً خطہ عرب کے سارے موجودہ لوگ مشرف بالایمان بعد از کفر و شرک ہو جائیں چنانچہ ایسا ہوا ہے تو یہ امر آیت لوشاء لھداکم سے برخلاف ہوگا۔ ایسا ہی کسی شہر یا کسی ملک یا روئے زمین کے باشندے مختلف المذاہب اگر مسلمان ہو جائیں تو آیتہ مذکورہ کی مخالفت نہیں۔ ایسا ہی مسیح علیٰ نبینا و علیہ السلام کے وقت موجودہ لوگ جو قتل و ہلاکت سے بچ رہے ہوں سارے ہی مسلمان ہو جائیں تو ہو سکتا ہے۔

دجال معہ ستر ہزار یہود اگر بغیر ایمان لانے کے مر جائیں تو اس سے اس کلیہ میں جو مدلول آیت (وان من اھل الکتاب الخ) کا ہے کوئی خلل نہیں آتا کیونکہ (لیومنن) قضیہ موجبہ ہے اور صدق ایجاب وجود موضوع کا مقتضی ہوتا ہے۔ پس محکوم علیہا وہ افراد ہونگے جو کہ قتل و ہلاکت سے بچ جائینگے۔ مثلاً اگر کہا جائے عرب میں سب لوگ مسلمان رہینگے یا ہونگے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ بعد جہاد و مقابلہ جو بچ رہیں گے وہ مسلمان ہی ہوں گے (صدق الایجاب یقتضی وجود الموضوع) قضیہ مسلمہ ہے۔

یہ خیال کرنا کہ جب بعہد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اہل کتاب مسلمان نہیں ہوئے تو پھر مسیح کے زمانہ کو کیا خصوصیت ہے بالکل بے جا اور جہالت ہے۔

Marfat.com

اگر کوئی کہے کہ اہل فارس وروم وغیرہ بعہد نبوی مشرف باسلام نہیں ہوئے تو بعہد خلیفہ اوّل یا ثانی یا ثالث یا رابع یا بعہد خلیفہ آخری (مہدی موعود) کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے قائل کو جواباً یہی کہا جائیگا۔ کہ خلفاء علیہم الرضوان کی کارروائی چونکہ تاسیس نبوی کی ترقی ہے اوس بنیاد ڈالی ہوئی کی تعمیر ہے۔ لہٰذا بعینہٖ نبوی کارروائی کہلانے کا استحقاق رکھتی ہے بلکہ پیشین گوئی آیت (لیظہرہ علی الدین کلہ والی آخری خلیفہ نبوی کے زمانہ میں بروقت نزول مسیح متحقق ہوگی۔ چنانچہ وعدہ فتوح بلاد شام مندرجہ سفر تورایت موسوی زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا تھا بلکہ بعہد یوشع خلیفہ موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہما السلام متحقق ہوا۔ ایسا ہی وعدہ لیظہرہٗ علی الدین کلہ بعہد خلیفہ آخری بروقت نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام ظہور میں آئیگا۔ اور یہ سب کمال نبوی ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم۔

جواب سوال نمبر ۵۔ انکار معجزات مرزا اور مرزائیوں سے کوئی نئی بات نہیں فلاسفہ اور معتزلہ ان سے پہلے منکر چلے آئے ہیں اور اہل السنت اپنے تفاسیر ومولفات میں جابجا مع مالہا وماعلیہا ان کا ذکر کرتے رہے ہیں۔ آیات خمسہ ذیل میں (۱) وحرامٌ علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون (۲) الم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرود انھم الیھم لا یرجعون (۳) حتیٰ اذا جاء احدھم الموت الخ (۴) اذا یتوفی الانفس الخ (۵) ثم انکم بعد ذٰلک لمیتون الخ بیان ہے اکثر یہ کا او

Marfat.com

انتفاء امر طبعی کا یعنی موتے بحسب الطبع رجوع کو نہیں چاہتے کما قال (لا یرجعون) اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اگر اللہ تعالےٰ موتےٰ کو اس عالم میں دوبارہ لائے تو بھی ناممکن اور غیر واقع ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ خرق عادت ہوگا نہ بر وفق عادت اور قولہ تعالےٰ (ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا) خرق اور وفق دونوں کو شامل ہے۔

جواب سوال نمبر ۶۔ رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ چار پرندے پہلے مار دئے گئے تھے۔ بعد ازاں زندہ کیا جانے پر ابراہیم علیہ السلام کے پاس دوڑ کر پہنچے۔ قیمہ کوٹنا وغیرہ وغیرہ ہو یا نہ ہو پہلے ان کی موت تو ضروری ٹھہرتی ہے تاکہ احیاء موتیٰ کا معنے متحقق ہو۔ بخلاف اُس صورت کے کہ جب چاروں زندہ پہاڑوں پر چھوڑ دئے گئے ہوں اور بعض کو اُن میں سے بلایا گیا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں احیاء موتیٰ والا معنی جس کو ابراہیم علیہ السلام نے معاینہ کرنا چاہا تھا پایا نہیں جاتا۔ مفسرین علیہم الرضوان کا بیان (قیمہ کوٹنا وغیرہ) بیان تاریخی ہے نہ ترجمہ۔

جواب سوال نمبر ۷۔ قرآن کریم میں بیس ۲۰ کی جگہ اگر لاکھ جگہ متوفی کا معنی موت لیا گیا ہو تو بھی کلیہ اس سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جواب سوال نمبر ۲ میں لکھا گیا ہے۔

(۸) آٹھویں سوال کا جواب بھی پہلے جواب سوال نمبر ۲ سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔

والسلام خیر ختام والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہیرہ علیشاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ

(۱۸ ذوالحجہ ۱۳۳۴ھ)

Marfat.com

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

ایضاح المراد لدفع الایراد

بجواب عنایت نامہ محبی مولوی عبداللہ صاحب سجادہ نشین گڑھی شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حامدا ومصلّیا ومشتکیا ومتشبثا

از مشتکی الی اللہ متشبث بذیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدعو بہ مہر علی شاہ عفی عنہ ربہ۔ بخدمت معظمی ومکرمی جناب مولوی عبداللہ جیو صاحب متع اللہ المسترشدین بطول حیوتہ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد صحیفۂ گرامی ونمیقۂ سامی مشتمل بر اظہار[1] ما ہو الحق وازہاق ما ہو الباطل متفقد حال ایں بے پر وبال گردید۔

اشعار:-

ولما تجلت للعیون تزاحمت	علی حسنہا للناظرین مطامع
تجمّعت الابصار فیہا وحسنہا	بدیع لانواع المحاسن جامع
اذا ما بدت عینا فکلی اعین	وان ہی ناجتنی فکلی مسامع
فیا قلب شاہد حسنہا وجمالہا	ففیہا لاسرار الکمال ودائع

---

[1] ونیز مشتمل بود بر خوشنودی از اندراج اسم جناب موصوف در۔ رد الرد وعدم رضا بر اخراج بعد الاندراج کما حرّر (الحمد للہ وکفی باللہ شہیدًا) کہ غایت خوشنودی حاصل گردید۔ اما بعد از اندراج محو کردن وجہے ندارد۔ انتہی بلفظہ ۱۲ م ج غ

Marfat.com

وصاحب بموسے العزم خضر ولائها ففيها الى ماء الحيات منافع

فقرّى بها يا نفس عينا فانها تحدثني والمولنون هواجع

دربارۂ (بل رفعه الله اليه) ہدایت شدہ بود کہ ابطال (انا قتلنا است نہ قتلوا انتہے بمحصلہ) مخدوما در آیت کریمہ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ابطال عکس مایذکرہ المتکلم است اولاً کہ نقیض صریح اوست وابطال (انا قتلنا) است ثانیاً بوجہ اتحاد معنون۔ واو جمع۔ ونا ضمیر متکلم مع الغیر تشریح ایں را در رد الرد مطالعہ فرمائید کہ بہ مصطلحات اہل معانی تعلق دارد۔

ہدائیت ثانیہ

در آیت کریمہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ مرجع ضمیر غائب کفار است نہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پس حاجت نیست بہ تکلف کہ قضیہ مطلقہ عامہ است نہ دائمہ۔ انتہے بلفظہ معظما منشاء ایں ہدایت نیز ذہول است از طرز استدلال خصم کہ مثبت وفات مسیح است بدلالت ایں نص نہ بعبارت او ومحل استشہاد (انك ميت) است فقط کہ عبارتاً دال است بر وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ودلالتہ[1] بر موت سائر انبیاء علیہم السلام۔ چنانچہ (انهم ميتون) دال است بر موت کفار مکہ عبارۃً وغیر مکہ دلالتہ اگر گوئی پس آیت مذکورہ صریح چگونہ خواہد بود در وفات مسیح ابن مریم کما ذکر فی السوال۔ گویم علماء اصول تصریح نمودہ اند بآنکہ دلالت النص قطعیۃٌ یعرفہا کل من کان من اہل

---

[1] علی ما ہو المقرر فی علم الاصول من ان المعتبر وجود المناط سواء کان المسکوت اولیٰ او مساویاً ۱۲ منہ

Marfat.com

اللسان وجلی بخلاف القیاس فانہ ظنی وخفی۔ ومراد از (انہم میتون) کہ بسر سطر ہر دو ہم واقع است ہماں مفہوم بحسب الدلالت است۔ نہ مذکور فی الآیۃ بحسب العبارۃ۔ فالجواب ہو الجواب لا کما زعم الجناب ؛

ہدایت ثالثہ

"جواب مرزا قادیانی کہ در آیت خاتم النبیین بانقطاع نبوت ورسالت دادہ اند خلاف از دلائل قطعیہ است جواب شافی کافی آنست کہ مفسرین دادہ اند مراد از خاتم النبیین قاطع حدوث واستقلال نبوت است صلی اللہ علیہ وسلم۔ انتہی بلفظہ۔ مگر ما جواب بانقطاع نبوت ورسالت را کہ خلاف ما ذکرہ المفسرون انگاشتہ اند البتہ از موجبات تعجب مینمائد۔ مزید برآں او را مخالف از دلائل قطعیہ ہم فرمودہ اند مع آنکہ کلام مفسرین صراحۃً واحادیث صحیحہ عبارۃً شاہد اند بر انقطاع مذکور۔

قال الامام احمد حدثنا عفان حدثنا عبد الواحد بن زیاد حدثنا المختار بن فلفل حدثنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ حدیث دیگر کہ امام احمد بروایت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اخراج نمودہ۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا الی فانا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ۔ حدیث دیگر کہ ابو داؤد طیالسی بروایت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ آوردہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی دارا۔ الی ختم بی الانبیاء علیہم
صلوۃ والسلام۔ وبخاری ومسلم وترمذی نیز ایں را بطرق متعددہ ذکر نمودہ۔
دیث دیگر کہ امام احمد بروایت ابو الطفیل رض اخراج نمودہ یقول قال رسول
لہ صلی اللہ علیہ وسلم لانبوۃ بعدی الا المبشرات الخ وحدیث دیگر کہ
ام احمد بروایت ابی ہریرہ رض آوردہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ن مثلی ومثل الانبیاء۔ الی فکنت انا اللبنۃ۔ حدیث دیگر کہ اورا مسلم و
رمذی وابن ماجہ بطرق مختلفہ ذکر نمودہ۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بستٍ
عطیتُ جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجُعلت
ی الارض مسجداً وطہوراً وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون
حدیث دیگر کہ امام احمد بروایت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
راج فرمودہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل
لانبیاء الی فجئت انا فاتممت تلک اللبنۃ۔ حدیث دیگر کہ امام احمد
بروایت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آوردہ۔ قال قال النبی
صلی اللہ علیہ انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل
فی طینہ۔ حدیث دیگر کہ زہری بروایت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آوردہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ تعالےٰ
بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب

Marfat.com

الذی لیس بعدہ نبیؐ۔ حدیث دیگر کہ امام احمد بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ آوردہ یقول خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما کالمودّع فقال انا النبیّ الامی ثلثا ولا نبیّ بعدی الخ وغیرہ احادیث۔

عبارات مفسّرین را نیز ملاحظہ فرمائید۔ قال البیضاوی (ولا یقدح فیہ نزول عیسےٰ بعدہ لانہ اذا نزل کان علی دینہ مع ان المراد آخر من نبی) انتھےٰ۔

قال الخازن (قلت ان عیسیٰ علیہ السلام ممّن نبئ قبلہ وحین ینزل ینزل عاملا بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومصلّیا الی قبلتہ کانہ بعض امتہ) انتھےٰ وفی المدارک (وعیسےٰ ممن نبئ قبلہ وحین ینزل ینزل عاملا علی شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانہ بعض امتہ) انتھےٰ وفتح البیان (وعیسےٰ ممن نبئ قبلہ وحین ینزل ینزل عاملا علی شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانہ بعض امتہ) انتھےٰ وقال العلامۃ ابو السعود (ولا یقدح فیہ نزول عیسےٰ بعدہ علیہما السلام لان معنےٰ کونہ خاتم النبیین انہ لا ینبأ احد بعدہ وعیسےٰ ممن نبئ قبلہ وحین ینزل انما ینزل عاملا علی شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومصلّیا الی قبلتہ کانہ بعض امتہ) انتھےٰ۔ وفی روح البیان (ولا یقدح فی کونہ خاتم النبیین نزول عیسیٰ بعدہ لان معنےٰ

Marfat.com

خاتم النبیین انه لاینبأ احد بعدہ کما قال علی رضی اللہ عنہ
نت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبیّ بعدی۔ و عیسیٰ
من تنبأ قبله وحین ینزل انما ینزل علی شریعة محمد علیه السلام
صلّیا الی قبلته کانه بعض امته فلایکون الیه وحی ولانصب احکام
ل یکون خلیفة رسول اللہ) انتهیٰ موضع الحاجة۔ وقال ابن کثیر
هذہ الایة نص فی انه لانبیّ بعدہ واذا کان لانبیّ بعدہ فلارسول
الطریق الاولیٰ والاحری لان مقام الرسالة اخصّ من مقام النّبوة۔
فی روح المعانی لکنه لاینعقد بها لنسخها فی حقه وحق غیرہ وتکلیفه
احکام هذہ الشریعة اصلاً وفرعاً فلایکون الیه علیه السلام وحی
ولانصب احکام بل یکون خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
حاکما من حکام ملته بین امته انتهیٰ موضع الحاجة۔ وفی الشهاب
علی البیضاوی رفانظاهر ان المراد من کونه علی دینه انسلاخه عن
وصف النبوة والرسالة بان یبلغ ما یبلغه عن الوحی الخ) انتهیٰ۔ از عبارات
مسطورہ پیدا است کہ عیسیٰ را علی نبینا وعلیه السلام پیش از آنحضرت صلی اللہ
علیه وسلم نبوت تشریعیه بالاستقلال ووحی بشرع عیسوی بودہ وبعد از نزول
در رنگ احاد امت مرحومہ عامل بشرع محمدی علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام
خواهد بود ونبوت تشریعیه ووحی بشرع عیسوی منقطع خواهد گشت وهمین است
مراد شهاب از انسلاخ او از وصف نبوت ورسالت واز انقطاع مذکور در
احادیث صحیحه نه آنکه مسیح علیه السلام بعد از نزول از منصب رسالت

Marfat.com

معزول خواہد گشت و اطلاق نبی و رسول بر و نخواہد ماند۔ حاشا و کلاّ۔ چنانچہ
صاحب روح المعانی در بیان مراد شہاب مے فرماید۔ ولا اظنه عنی
بالانسلاخ عن وصف النبوة والرسالة عزله عن ذلك بحيث لايبقى
اطلاق الرسول والنبيّ عليه السلام فمعاذ الله ان يعزل رسولا
نبي عن الرسالة او النبوة بل اكاد لا اتعقل ذلك ولعله اراد انه لايبقى
له وصف تبليغ الاحكام عن وحي كما كان له قبل الرفع۔ پس جناب را
حسب اقرار خویش ہذا (جواب شافی و کافی آن است کہ مفسرین داده اند)
لازم کہ جواب شمس الہدایت را قبول فرمائید۔ و آنچہ فرموده اند کہ (جواب بانقطا
نبوت و رسالت خلاف از دلائل قطعیہ است) منشاء او بغیر اغماض از احادیث
صحیحہ و اقوال مفسرین مرقومہ بالا چہ خواہد بود۔ مخدوما آیا این ہمہ مفسرین برخلاف
دلائل قطعیہ فرموده اند آنچہ بالامر قوم گشتہ۔ و بر تقدیر انکار از دلیل قطعی بر کفر و
در صورت عدم علم بداں بر جہالت مرده اند۔ حاشا و کلا۔ یا شارع علیہ السلام
از دلائل قطعیہ جناب بے خبر مانده۔ در احادیث مذکورہ تصریح بہ انقطاع
نبوت فرموده۔ العیاذ باللہ۔ مخدوما اعتراض جناب نہ تنہا بر شمس الہدایت است
بلکہ بر فرمان پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ موصوف است بہ (وما ینطق
عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) بودہ لہذا بلب ادب ملتمس کہ ازیں عقیدہ نا ضد
کہ ناشی است از التزام مطالعہ کتاب امروہی توبہ نمایند۔ مومن چگونہ روا
دارد کہ سرور عالم مالک علم اولین و آخرین صلے اللہ علیہ وسلم۔ برخلاف دلائل
قطعیہ ارشاد فرموده باشند۔ معاذ اللہ سخت متعجب ام کہ جناب چگونہ احادیث

Marfat.com

انقطاع نبوت ورسالت رامع اتفاق الائمۃ علی صحتہا مخالف ازدلائل قطعیہ انگاشتہ اند۔ اگر فرمائند کہ مراد از انقطاع نبوت ورسالت آنست کہ ایں ہر دو بطریق حدوث واستقلال منقطع شدہ اند گوئیم ہمیں است معنے عبارات منقولہ مفسرین ومعنے عبارت شمس الہدایت ومعنے احادیث صحیحہ منقولہ بالا۔

ازایں بیان کالشمس فی النہار واضح گشتہ کہ جناب در اعتراض ثالث کہ بعنوان جواب ثالث تعبیر فرمودہ اند بچہار وجہ فکر صائب رامبذول نہ فرمودہ اند۔ اوّل آنکہ انقطاع نبوت ورسالت رابعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلاف ازدلائل قطعیہ نوشتہ اند مع آنکہ بہ نصوص قطعیہ ثابت است کما ذکرنا۔

دوم۔ آنکہ مفسرین رابانقطاع نبوت ورسالت قائل نشمردہ اند مع آنکہ از تصریحات اوشاں ثابت است ۔

سوم۔ آنکہ بر ناصیہ علم ایں متبحران داغ جہل ونادانی از احادیث مذکورہ بالا نہادہ اند

چہارم۔ آن معنی کہ جناب بہ نسبت مفسرین ذکر فرمودہ اند۔ اورا مغائر از انقطاع نبوت ورسالت دانستہ اند مع آنکہ انقطاع استقلال نبوت عین انقطاع نبوت ورسالت تشریعیہ است۔ زیرا کہ استقلال فی النبوت عبارت است از تعمیل بشرع خویش بغیر اتباع بکسے پس انقطاع استقلال فی النبوت عین انقطاع نبوت ورسالت تشریعیہ خواہد بود۔

شائد وجہ انکار جناب از قول بانقطاع نبوت ورسالت آنست کہ قول

Marfat.com

مذکور بزعم جناب مستلزم معزولیت معصوم است از منصب نبوت۔ چنانچہ مرزا در ایام صلح و امروہی در شمس بازغہ ہمیں معنی را دلیل آوردہ اند برائے بطلان نزول مسیح اسرائیلی۔

و ہمہ مفسرین و محدثین و فقہا امت مرحومہ را از خیر القرون الی یومنا ہذا زیر ایں الزام داشتہ اند۔ فخذ وما ایں الزام اوشاں فے الواقع ناشی است از جہالت و از ہمیں قبیل است استدلال بعض معتزلہ و جہمیہ بآیت خاتم النبیین برائے انکار از احادیث نزول تشریحش آنکہ نبوت و رسالت را دورخ است ظہور و بطون۔ ظہور عبارت است از توجہ الی الخلق و دعوت الی الشریعت چنانچہ بطون عبارت است از استفاضہ من اللہ و حصول مقام اختصاص ۔ و ظہور نبوت بسبب تغیر و تبدل شرائع و احکام متغیر و متبدل میگردد و ہیچ نقصے ازیں تغیر و تبدل عائد بہ حال نبی و رسول نمیشود۔ بلکہ حکیم مطلق ایں تغیر و تبدل را در حق داعی و مدعو سبب تکمیل حالات اوشاں ساختہ۔ ہرچند کہ دعوت بشرع مستقل خویش منصبی است عظیم لکن اتباع شرع محمدی علے صاحبہ الصلوۃ والسلام مقامیست بس بلند و بزرگ کہ تابع را بعد حصول فناء اتم از ثرے تا بہ ثریا۔ بل بما فوق العرش و وراء الورے میرساند۔ و ہمہ انبیاء عظام چونکہ فے الحقیقت نواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند کما صرح بہ صاحب الفتوحات پس بر تقدیر حیات اوشاں در دورہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم لابد است از اتباع ہمیں شرع شریف کما قال علیہ السلام لو کان موسے حیا ما وسعہ

Marfat.com

الاانباعی۔ تخصیص موسے از روئے نظر بہ خصوص محل است والا فالحکم عامٌ۔ ولنعم ما قیل ؎

ایکہ از بہر وجود ہمہ عالم سببی　　شافع روز جزا دافع رنج و تعبی
ہمہ خوانند بشوقت چہ نبی وچہ ولی　　مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

دل وجاں باد فدائت چہ عجب خوش لقبی

گفتندت شمس و قمر گہ نہ پسندد جانم　　نسبت حور و ملک با تو محقر دانم
چہ بگویم چہ نویسم چہ بحسنت خوانم　　من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

اے فلک اوج و ملک فوج و شہ ہر دو سرا　　بشرے را بتو ہم پلہ مشمارم حاشا
عالم پاک کجا مرتبۂ خاک کجا　　نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

واز جہت نیل ہمیں شرف و فوز ہمیں سعادت سیدنا الغوث الاعظم رضؓ فرمودہ خضنا بحر الم یقف علی ساحلہ الانبیاء مراد از بحر ذات مبارک آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما فی (شعر)

کالزہر فی ترفٍ والبدر فی شرفٍ ٭ والبحر فی کرم ٭ والدہر فی ہممٖ

آری بطون نبوت و مقام اختصاص بالکل مبرا و منزہ است از ینکہ زوال انقطاع را در و مساغی باشد چہ این مستلزم خزی و خذلان است کہ انبیاء و رسل علیہم السلام بالقطع محفوظ و مصون اند از۔ کما صرح بہ العلامۃ السیوطی وغیر واحدٍ من السلف وصاحب روح المعانی حیث قال

Marfat.com

رفمعاذاللہ ان یعزل رسول او نبی عن الرسالۃ او النبوۃ بل اکاد
لا انعقل ذلک وایضاً ذکر) رثم انہ علیہ السلام حین ینزل باقٍ
علی نبوتہ السابقۃ لم یعزل عنہا بحال الخ پس مراد از نبوت و رسالت
منقطعہ ظہور اوست یعنے تبلیغ و دعوت بحسب شرع عیسوی صلی اللہ علیہ وسلم
محدود است تا بظہور شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اینکہ عیسیٰ علی نبینا
وعلیہ السلام بعد النزول از منصب مقام اختصاص کہ لازم غیر منفک
است مر انبیاء را علیہم السلام معزول خواہد بود چہ قول بانقطاع نبوت و
رسالت باین معنے کفر است وخلاف نصوص بیّنہ وچونکہ حصول این مقام
حضرت عیسیٰ علیہ السلام را پیش از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بودہ لہذا
نزول او یا وصف نبوت من حیث البطون منافی بآیت خاتم النبیین
نخواہد بود مگر نبوت مزعومہ کادیانی کہ بوجہ حدوث بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لامحالہ بآیت مذکور منافی است۔ ازاینجا بر ناظر ذکی بوضوح
پیوستہ باشد کہ حصول بطون نبوت عیسویہ قبل از بعثت محمدیہ و بودن
عیسےٰ بعد النزول در رنگ احاد اُمت مرحومہ ہر دو را داخل است
در دفع منافات مذکورہ۔ پس جواب خازن و مدارک و فتح البیان
وابوالسعود و صاحب روح البیان اتم واسلم است از آنچہ قاضی بیضاوی
دریں مقام فرمودہ۔ الاان یحمل کلامہ علی خلاف الظاہر۔
ونیز وجہ تطبیق میان قول بانسلاخ از وصف نبوت و قول بعدم انسلاخ
از و کما صرح بہ العلامۃ السیوطی ویدل علیہ حدیث عائشۃ الصدیقۃ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہما لاتقولوا لانبی بعدہ کما فی درالمنثور بظہور یسوع
یعنی مراد از نبوت ورسالت منقطعہ نبوت ورسالت تشریعیہ است۔ آرے
نبوت ورسالت غیر تشریعیہ برحال خود است فعیسیٰ علیہ السلام بعد
النزول نبیٌ ورسولٌ برسالۃ غیر تشریعیۃ عاملٌ بشرع محمد صلی
اللہ علیہ وسلم والحاصل ان اللازم غیر قادحٍ والقادحَ غیر لازم
کمّا قال الشیخ رضی اللہ عنہ فی الباب الثالث والسبعین من الفتوحات
فانّ النبوّۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی
نبوۃ التشریع لامقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا یرید فی شرعہ حکماً اٰخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الرسالۃ والنبوّۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا
نبیّ بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم
شریعتی ولا رسول ای لا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع
یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لامقام النبوۃ
فانہ لاخلاف ان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نبیٌ ورسولٌ وانہ
لاخلاف انہ ینزل فی اٰخر الزمان حکماً مقسطاً عدلاً بشرعنا لا بشرع
اٰخر ولا بشرعہ الذی تعبد اللہ بہ بنی اسرائیل من حیث ما نزل
ھو بہ بل ما ظھر من ذلک ھو ما قررہ شرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ونبوّۃ عیسیٰ ثابتۃ لہ محققۃ فھذا نبیٌ ورسولٌ قد ظھر بعدہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو الصادق فی قولہ انہ لانبی بعدہ فعلمنا

Marfat.com

قطعاً انه یرید نبوة التشریع خاصة۔ انتهٰی موضع الحاجة وکما صرح به صاحب روح المعانی حیث قال ولعله اراد انه لا یبقی له وصف تبلیغ الاحکام عن وحی کما کان له قبل الرفع۔ انتهٰی۔ الحاصل نبوت ورسالت من حیث التشریع بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ نبوت تشریعیہ بر مشرع سابق بعد وجود مشرع لاحق منقطع گشتہ وہمیں مراد است از احادیث و ازانچہ در شمس الہدایت اندراج یافتہ وبودن حدوث نبوت یا ثبوت او مدلول برائے صیغۂ نبی مبحثے است نفیس و انسب بمقام لکن خوف ملالت طبع جناب آبی است از تشریح او۔

واعتراض چہارم کہ بعنوان سوال ذکر فرمودہ اند یعنے از وجہ استلزام بین الآیتین الشریفتین استفسار فرمودہ اند مکرر ما عرض سائل از معنے کلمۂ توحید البطال ہر دو شق است یعنے ارادہ معنے وجوب وامکان ازالہ ہر دو صحیح نمیتواند شد۔ پس عدم وجود استلزام نیز از وجوہ ابطال است منشاء این سوال واعتراض جناب ہم ذہول است از عرض سائل ؛

الغرض ہر چہار اعتراض جناب مشابہ اند بہ اعتراضات امروہی وکادیانی

لہ وحاصله ان التقسیم فی الاعتراض غیر حاصرٍ ونختار شقاً ثالثاً وهو ان عیسےٰ بعد النزول نبیّ ورسولٌ یعمل بشرع محمد علیهما السلام لانقطاع النبوّة والرسالة التشریعتین بعد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ منہ۔

Marfat.com

کہ بر احادیث صحیحہ و سلف صالحین نمودہ اند بغیر ایں کہ غرض قائل را فہمیدہ باشند گویا از قبیل "قبل از مرگ واویلا" ہستند۔

عالی جاہا ایں طراز کہ تخمیناً از عرصۂ یک و نیم سال بر خود گرفتہ اند ہرگز بر جامۂ درویشی نمی زیبد۔ طرز مشائخ عظام را باید ورزید۔ غور فرمائید کہ حضرات توسویہ و مکھڈیہ و حضرت صاحب میروی بلکہ کل سجادہ نشینان پنجاب و ہندوستان بر کدام راہ میروند و جناب کدام طریق گرفتہ اند۔ آیا مثل جناب علم و تقوے نہ دارند یا لباس اظہار حق و ازہاق باطل بالائے قدشاں راست نمے آید۔ کلمات قدسیہ حضور توسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فقرات نصیحۃ حضرت میروی و مخدومی امیر حمزہ صاحب را خیال نہ فرمودند پشاور و ہزارہ و میرہ شریف و مکھڈ شریف و علاقہ کوہ مری و گڑھی شریف وغیرہ مواضع ہر جا کہ تشریف ارزانی فرمودہ اند باظہار فضیلت و کمال علمی حریف مقابل و تجہیل و تغلیظ ایں نیاز مند شغلے داشتہ اند۔ مخدوما ایں بے ہیچ را نہ دعوے علم است نہ کمال دیگر وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء تا کہ از عنایات کذائیہ جناب خطرناک باشد ع دستار نداریم غم ہیچ نداریم۔

البتہ ورزش ایں وضع مر کسے را کہ بر جادۂ مشیخت باشد مضر است برائے خودش مع المعتقدین کہ مؤثر تر مے آید در حق عوام و موجب تذبذب میباشد در اسلام ؛

چہ خوش بودے اگر جناب قبل از اشاعت مذکورہ مراد احادیث و اقوال مفسرین بغور فہمیدندے یا مثل دیگر علمائے کرام اغماض فرمودندے۔

Marfat.com

تاکہ ایں کرم فرمائی جناب موجب خوشنودی مخالفین نہ بودے۔ اینست آنچہ نیاز مند در ایں مقامات مراد داشتہ و نوشتہ و ما ابری ٔ نفسی و الانصاف علی الناظرین من العلماء العظام والصوفیۃ الکرام۔

الٰہی اگر ازیں بسی ہیچ کہ مستند سے بغیر از فضل و کرم تو ندارد خطاے و نسیانے سرزدہ باشد عفو فرما فانہ لاحول ولاقوۃ الا بک۔

رُباعی

من بے تو دمے قرار نتوانم کرد　　احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زبان شود ہر بن موئے　　یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

الٰہی بحرمت آنانکہ بکلی از خود رفتہ اند و بشہود جمال تو پیوستہ ایں گرفتار پندار ہستی را بنجاتے بہ محض فضل و کرم خویش ارزانی فرما و از ہر چہ مانع یافت سعادت ذکر حقیقی است آزادی بہ بخشا بالنبی الہاشمی و آلہ و عترتہ و روحی و روحی سیدی شمس العلا علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ما لا تعد و لا تحصے قلم اینجا رسید و سر در کشید اللّٰھم صل و سلم و بارک و ادم علی سیدنا محمد و آلہ و عترتہ و صحبہ ملاء علمک و زینۃ حلمک من اوّل الدنیا الی فنائہا و من اوّل الاٰخرۃ الی بقائہا و اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین۔ آمین و آخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

Marfat.com

اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول

العبد

الفقیر الملتجی الی اللہ الغنی بہ عما سواہ المدعو بہ مہر علی شاہ ۶ محرم ۱۳۲۰ھ

مہربانم سیادت پناہ سید عبداللہ شاہ صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

دعا سلام مسنون الاسلام کے بعد آنکہ۔ انقلاب زمانہ نے ایسا ہی آپ جیسی شرفا باخلاص سے دیکھا نا تھا۔ جو دیکھ رہا ہوں۔ آخری درخواست ہے۔ کہ آپ بملاحظہ دعانامہ میرے پاس آئیں۔ الراقم

داعی مہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

مکرمی جناب مولوی محمد غازی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ ہمشیرہ صاحبہ کو میری طرف سے سمجھا دیں۔ کہ مقدمہ دائر کرنا بالکل نامناسب ہے۔ یا تحمل سے اسی گھر میں صبر و شکر سے گذارہ کرو۔ ورنہ ہمارے پاس چلے آؤ یا مولوی صاحب کے پاس جمعیت سے بیٹھ رہو۔ اگر کسی صورت پر قائم نہ رہیں۔ تو پہلے مجھے اشیاء مطلوبہ کی وصولی کیلئے کہنے دیویں۔ شائد میرے کہنے پر وہ چیزیں مل جائیں۔ زیادہ دعا و سلام۔

الراقم

الراجی عفوہ الملتجی الی اللہ از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

مرزائیوں کی طرف سے دو سوال اور حضور قبلہ عالم کی طرف سے انکے جواب

پہلا سوال۔ پیر صاحب عیسائیوں کے اس قول کی تائید کرتے ہیں کہ مسیح ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر چلے گئے ہیں۔ مگر اپنے نانا صاحب سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو کیوں نہیں مانتے جو مستدرک اور طبرانی میں موجود ہے۔ واخبرنی ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ الخ۔

جواب:۔ ناظرین علماء کرام سے اس میں نہایت ہی متعجب ہیں۔ کہ اس کو بہ نسبت مدعی اہل اسلام کے جو عقیدہ اجماعیہ ہے۔ کیا خیال کیا جاوے۔ آیا منافقضہ ہے یا معارضہ یا منع۔ رفع خواہ ۳۳ سال کے بعد ہو یا ۱۲۰ سال یا ۱۵۰ سال کے علے حسب اختلاف الروایات حیات مسیح الے الآن کو منافی نہیں۔ قطع نظر اس جہالت سے امام جلیل حافظ عماد الدین ابی کثیر رح نے ۳۳ سال کی روایت کو مطابق حدیث صحیح کے لکھا ہے اور خازن اور ابن سعد اور احمد اور حاکم رح نے اس کو صحابہ عظام کی طرف منسوب کیا ہے۔ فانہ رفع وله ثلث وثلثون سنة فی الصحیح وقد ورد ذالك فی حدیث فی صفة اهل الجنة انهم علی صورت آدم وميلاد عيسیٰ وثلث وثلثين سنة واما ما حكاه ابن عساكر عن بعضهم انه رفع وله مائة وخمسون سنة فشاذ غريب بعيد ابن كثير

Marfat.com

ص۲۴۵ قال ابن عباس ارسل اللہ عیسٰے علیہ السلام وھوابن ثلاثین سنۃ فمکث فی رسالتہ ثلاثین شھرا ثم رفعہ اللہ الیہ تفسیر خازن صفحہ ۵۰۴ واخرج ابن سعد واحمد فی الزھد والحاکم من سعید بن المسیب قال رفع عیسٰے ابن ثلاث وثلثین سنۃ ۱۲

سوال ۲:۔ اگر مسیح زندہ آسمان پہ بلا ایذا یہود چلا گیا تو وہ مسیح کا ہمشکل جو مصلوب ہوا تھا اس کی نعش کدھر گئی۔ اگر وہ مصلوب کوئی اور تھا۔ تو حواریوں کو اس کے چرانے کی کیا ضرورت تھی۔

جواب ۲:۔ بحکم آنکہ دروغ گوئی را حافظہ نہ باشد۔ پہلا الزام جو پیر صاحب پر لگایا تھا۔ یعنی اتباع قول عیسائیاں جلدی خیال سے جاتا رہا۔ اب فرمایئے یہ قول کس کا ہے اور صریح قول اللہ تعالےٰ کے مخالف ہے یا نہیں۔ دیکھو (واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینات) یعنی اے مسیح منجملہ ہماری نعمتوں کے ایک یہ بھی نعمت ہے میرے پر کہ ہم نے بنی اسرائیل کو جب انہوں نے تیرے ایذا اور قتل کا ارادہ کیا روک دیا۔ اور تم کو ان کی ایذا سے بچا لیا۔ مسیح کا قبل الرفع ۳۳ سال کا ہونا یا ۱۲۰ یا ۱۵۰ کہیں قرآن میں مذکور نہیں ہمکو حواریوں سے کیا مطلب۔ آپ ہی چونکہ اُن کے تابع ہیں اُن سے دریافت فرمالیویں۔ خیر تبرعاً ہم ہی سمجھا دیتے ہیں جب حواریوں کو میں صلیب چڑھانے کے وقت دھوکا لگا تو مطابق اسی زعم اپنے کے نعش مصلوب کو بھی قبر سے چرایا۔

Marfat.com

یہ سوال آپ صلیب پر چڑھانے کے وقت کرتے تو اتنی لیاقت ظاہر نہ ہوتی۔ مگر آپ نے پہلے ہی سر اشتہار پر صاف لکھ دیا ہے چو ورلستہ باشد چہ داند کسے۔ کہ جوہر فروش است یا بلہ در جوہر فروشی تو نہیں البتہ نیلوفر و بنفشہ فروشی آپکی پنڈی سے ہر ایک دیکھ رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

حضرتی و مولائی بعد تسلیم و نیاز آنکہ

الحمد للہ والمنۃ علی ما یجری و یہب۔ اما المقصود فھو المقصود مادام کہ نجم ہدایت فرو ماندگان ظلمت بیابان ضلالت و فیافی غیریت را برزخ بدرقۂ سابقۂ عنایت ازلیہ نشود رہائی از درکات سافلۂ سجین ہستی موہوم متعسر بل محال۔

ولو لا شتباھا ما اھتدیت لحائھا ولو لا سناھا ما تصورھا الوھم

اشارت باحوال برزخ موصوف قول قائل و للہ درہ میتواند بود و ہو ہذا

ایں طائفہ مطلق انداز قید رسوم فارغ شدہ ز اندیشۂ احوال و علوم

بر ظاہر شدن لوامع نور ہدے للدین نجوم للشیاطین رجوم

نظر کردن بدرویشاں منافی بزرگی نیست

سلیماں با چنیں حشمت نظرہا بود با مورش

Marfat.com

ازثقات مسموع گشتہ کہ اقرار نامہ از مرزا در بارہ عدم پیشگی در حق کسے من بعد گرفتہ شد۔ الحمد للہ علی ذالک ہمانا اثر ہماں جرأت است کہ در تالیف خود مسمّٰی بایام الصلح نمودہ بود۔ ماہ کامل رو بانقضاء آوردہ کہ از کیفیت مزاج مبارک بے خبر و محروم ام اگر مشرف شوم بعید از ذرہ پروری نخواہد بود بخدمت صاحبزادگان حضرت حافظ موسیٰ صاحب و جناب صاحبزادہ محمود صاحب نیاز۔ مجمی و مخلصی منشی عبداللہ و میاں جمال الدین را تسلیم۔

مکرمی و معظمی جناب مولوی غلامی صاحب سلامت باشند

تسلیم اما بعد حامل رقعہ را تعظیم کما ینبغی خواہند فرمود نہایت مشتاق است۔ ہمہ را تسلیم۔

مہر علیشاہ بقلم خود

سوال:۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے مذاکرہ طلاق میں یہ کہدے کہ میں نے تجھے چھوڑا چھوڑا تین مرتبہ کہدے آیا طلاق واقع ہوگی یا نہ ہوگی بحوالۃ الکتاب و بسنۃ رسول اللہ المستطاب۔

جواب:۔ طلاق لفظ عربی ہے۔ ہماری پنجابی میں اس کا استعمال اسی لفظ مذکور سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے عرف میں لفظ مذکور مرادف طلاق

Marfat.com

سمجھا جاتا ہے۔ اصطلاح شرع میں علی صاحبہ الصلوۃ والتسلیمات میں طلاق
کے معنی رفع القید الثابت بالنکاح کے آتے ہیں۔ چنانچہ متن کنز الدقائق وغ
میں مذکور ہے۔ ہماری زبان میں لفظ مذکور بعینہ اسی معنی کے لئے استعمال ہو
ہے۔ اگر کسی بچہ سے دریافت کیا جائے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہ
تو اس کے کیا معنے ہوں گے۔ تو ضرور بچہ کہیگا کہ اس سے رشتہ نکا
کا توڑنا مقصود ہے۔ پس اس سے ثابت ہوگیا۔ کہ طلاق اور لفظ مذکور
پس طلاق کا مرادف ہونا جب ثابت ہوگیا۔ تو اس سے طلاق صریح وا
ہوگی۔ چنانچہ کتب فقہ شریف میں اسکو صریح لکھا ہے فتاوی اذا قال الر
لامرئته "بہشتم ترا" فاعلم ان ھذا اللفظ استعملہ اھل خراسا
واھل عراق فی الطلاق وانہ صریح عند ابی یوسف حتی کان الواقع بھا
بدون النیۃ وفی الخلاصۃ وبہ اخذ الفقیہ ابو اللیث وفی التقریہ
وعلیہ الفتوی تم۔ پس عبارت مذکورہ سے طلاق ہونا لفظ مذکور کا ثابت
ہوگیا اور نیز صریح ہونا بھی۔ اب چونکہ تین مرتبہ کہا گیا ہے۔ اس لئے بعد
تحلیل ثانیاً نکاح جائز نہیں۔ ہذا ہو حکم الکتاب واللہ اعلم بالصوا
کتبہ احقر عباد اللہ الصمد مفتی عطا محمد رتوی۔ الجواب صحیح عبدہ محمد یحیی عف
ہذا ہو الحق فقیر غلام احمد مفتی مکھاری۔

اقول:۔ یہاں کئی مغالطے ہیں۔ طلاق عربی اور چھوڑی پنجا
کے ایک دوسرے کے مقام پر استعمال ہونے سے ترادف ثابت نہ
ہو سکتا۔ کیونکہ ترادف نام ہے متزادفین کے متساویین ہونیکا اور اس

Marfat.com

ں سے یہ تنافر سب مفہوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسا اطلاق عام وخاص میں بھی
وتا ہے۔ چنانچہ مجیب صاحب نے بچہ سے دریافت کرتے وقت خود بھی اضافت
ے بغیر چارہ نہیں سمجھا بخلاف لفظ طلاق کے کہ اس کا مفہوم متعارف حاصل
رنے کے لئے کوئی اضافۃ موقوف علیہ نہیں ہوتی۔ مثلاً یہ کہا جائے۔ کہ
زید نے طلاق دیدی ہے۔" تو بلاشک یہی سمجھا جاوے گا۔ کہ اس نے
بنی منکوحہ سے قید نکاح ہٹالی ہے بخلاف اس کے کہ اگر کہا جائے
زید نے چھوڑ دی" تو یہ مطلب ہرگز متشخص فی الذہن نہیں ہوتا اور اس
سے ثابت ہوتا ہے کہ عرف کا دعویٰ کرنا بسبب مغالطہ کے ہوگیا ہے عرف
یں لفظ طلاق کا متعلق سوائے منکوحہ کے اور کوئی شئی نہیں ہوسکتی۔ مگر
فظ چھوڑنا جانور۔ مکان۔ بات وغیرہ سے متعلق ہوسکتا ہے تو معلوم
واکہ ہمارے عرف میں ان دو لفظوں کے درمیان مساوات وترادف
ہیں بلکہ عموم وخصوص اور عام کو کسی خاص مورد سے مختص کرنا مجاز اور
حتاج قرینہ ہے۔ لہٰذا اس کا کنایہ ہونا بھی صحیح ہوگا نہ صریح ہونا۔ فقط
(ناقل)
۷۸۶۔ باسمہ سبحانہ

مسمی زید نے حالت غضب میں اپنی منکوحہ مسماۃ ہندہ کو کہا کہ میں
نے ہندہ چھوڑی چھوڑی چھوڑی یعنی تین بار کہا یا تین بار سے زیادہ کہا آیا
س صورت میں ہندہ مذکورہ پر ایک طلاق واقع ہوگی یا ایک سے زائد۔ اگر
یک طلاق واقع ہوگی تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہ ؟

الجواب:۔ صورت مذکورہ میں ہندہ مذکورہ پر ایک طلاق واقع ہوگی

Marfat.com

اور فقط تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔ اور مصداق حتی تنکح زوجاً غیرہ کا نہیں ہے۔ فقہاء مجتہدین نے کہا ہے صریحہ مالم یستعمل الافیہ ولو بالفارسیۃ ۱۲ الدر المختار باب الصریح قولہ ولو بالفارسیۃ فمالا یستعمل فیہا الا فی الطلاق فھو صریح یقع بلا نیۃٍ وما استعمل فیہا استعمالہ الطلاق وغیرہ فحکمہ حکم کنایات العربیۃ فی جمیع الاحکام ۱۲ شامی باب الصریح۔ کنایتہ عند الفقہاء مالم یوضع لہ ای الطلاق و احتملہ وغیرہ ۱۲ الدر المختار باب الکنایات۔ عبارات مذکورہ سے چند امر مستفاد ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ لفظ صریح ہونے یا کنائی ہونے کی بنا عرف و استعمال پر ہے یعنی اگر لفظ بلحاظ عرف و استعمال کے فقط رفع عقد نکاح ہے تو وہ لفظ من قبیل الصریحات ہے اور اگر بحیثیت عرف و استعمال محتمل رفع عقد نکاح و غیر محتمل غیر رفع عقد نکاح ہے تو وہ لفظ من باب الکنایات ہے۔ دوئم یہ کہ اعتبار عرف و استعمال اور اعتبار احتمال اس صورت میں ہے جب لفظ کو الا بشرط شئی اور من حیث ہو ہو ملحوظ کیا جائے نہ بشرط شئی کیونکہ اگر عرف و استعمال اور احتمال کا اعتبار بشرط شئی کے مرتبہ میں لیا جاوے تو بہت الفاظ کنایات مثل بائنۃ و سر حتک و ترکتک و فارقتک تعریف کنایہ سے خارج ہو کر تعریف صریح میں داخل ہو جائیں تو تعریف کنایہ کی جامعیت منقوض اور تعریف صریح کی مانعیت مجرد ہو جاویگی۔ مثلاً اگر ایک شخص نے حالت مذاکرہ طلاق و غضب میں اپنی منکوحہ کو فارقتک یا سرحتک کہا جو بالاتفاق الفاظ کنایات سے ہیں

Marfat.com

توہر دو لفظ بشرط شئی یعنی مذاکرۂ طلاق و غضب فقط محتمل طلاق ہونگے
سوم یہ کہ احتمال و عدم احتمال میں اعتبار اس لغت کا ہے جس لغت میں متکلم
طلاق دے رہا ہے۔ کیونکہ ایک لفظ ایسا ہوتا ہے کہ وہ بلحاظ عرف اس
کی لغت کے محتمل طلاق اور محتمل غیر طلاق کا ہوتا ہے اور الفاظ کنایات سے ہے
اور اسی لفظ کا ترجمہ دوسری لغت میں بلحاظ عرف دوسری لغت کے فقط محتمل طلاق
ہوتا ہے اور الفاظ صریحہ سے ہے مثلاً سرحتک بحیثیت عرف عربی الفاظ کنایات سے ہے اور اسی کا
ترجمہ "رہا کردم" بحیثیت عرف فارسی الفاظ صریحہ سے ہے کما نص علیہ فی رد المحتار علی الدر المختار
اذا تمہد ھذا فاقول لفظ "چھوڑی" پنجابی ہے اسمیں بعتبار عرف پنجابی ہوگا اور اس
لفظ "چھوڑی" کیلئے لغت پنجابی میں کثرت کے ساتھ بغیر طلاق موارد استعمال
موجود ہیں کما لا یخفی علی من لہ ادنی مناسبۃ باللغۃ البنجابیۃ۔
اور جس وقت اس لفظ کو منکوحہ کی طرف منسوب کیا جائے اور کہا جائے
"ہندہ چھوڑی" تو ملحوظیت نسبتہ مذکورہ نیز لفظ لا بشرط شئی کے مرتبہ میں
محتمل طلاق اور محتمل غیر طلاق کا ہے۔ کہا جاتا کہ ہندہ چھوڑی یعنی مطلقہ
کردی یا اس منزل میں کسی حاجت کیلئے چھوڑی کما فی الالفاظ العربیۃ
المترادفۃ لھذا للفظ قولہ سرحتک السراح بفتح السین وھو
الارسال ای ارسلتک لا فی طلقتک او لحاجۃٍ وکذا فارقتک
لا فی طلقتک او فی ھذا المنزل نہر ۱۲ شامی باب الکنایات اور جب
لفظ چھوڑی میں بعد ملحوظیت نسبت الی المنکوحہ لا بشرط شئی کے مرتبہ میں
احتمال طلاق اور احتمال غیر طلاق عرف پنجابی میں پایا گیا تو ثابت ہوا کہ

Marfat.com

لفظ مذکور کنایات سے ہے اور چونکہ یہ لفظ "چھوڑی" اعتدی اور استبرئی رحمک اور انت واحدۃ کا مترادف اور ہم معنی نہیں اس لئے اس لفظ چھوڑی کے ساتھ طلاق بائن واقع ہوگی۔ وتقع رجعیۃ بقولہ اعتدی واستبرئی رحمک وانت واحدۃ ویقع بما بقیھا ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ خلافا لمختاری البائن ۱۲ الدر المختار باب الکنایات خلاصہ یہ ہے کہ جیسا کہ لفظ چھوڑی کے الفاظ مترادفہ یعنی سرحتک وفارقتک وترکتک میں بلحاظ احتمال طلاق اور احتمال غیر طلاق پایا جاتا ہے اور یہ الفاظ کنایات ہیں اور ان کیساتھ بائن واقع ہوتی ہے وفی البزازیۃ قال لاخر ان کنت تضربنی لاجل فلانۃ التی تزوجتھا فانی ترکتھا ونوی الطلاق تقع واحدۃ بائنۃ ۱۲ شامی باب الکنایات ویسا ہی لفظ چھوڑی "میں بحیثیت عرف پنجابی احتمال طلاق اور احتمال غیر طلاق پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ لفظ کنایات سے ہوگا اور اسکے ساتھ طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور عند الفقہاء المجتہدین یہ امر بھی مسلم اور متفق علیہ ہے کہ طلاق بائن کیساتھ طلاق بائن لاحق نہیں ہوتی الصریح یلحق الصریح والبائن والبائن یلحق الصریح لا البائن ۱۲ الدر المختار باب الکنایات پس ظاہر اور ثابت و مدلل ہوا کہ صورت بالا مذکورہ میں ہندہ مذکورہ پر ایک طلاق بائن واقع ہو چکی ہے اور فقط تجدید عقد نکاح کی ضرورت ہے اور ہندہ مذکورہ مصداق فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ کا نہیں ہے ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ: مفتی غلام مرتضیٰ ازمیانی عفی عنہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد فیقول العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ (قدس اللہ سرہ) ان الفاضل المجیب مصیب وللہ درہ حیث افاد واجاد بتحقیقاتٍ انیقۃٍ وتدقیقاتٍ

Marfat.com

لطیفۃ منہا ان الصراحۃ والکنایۃ بنتبیان علے العرف والاستعمال منہا ان العرف والاستعمال انما یعتبر ان ینظر الی ذات اللفظ مجرداً عن القرائن کما یدل علیہ قولہم فی الکنایات (الآتی بہا الابنیۃ او دلالۃ الحال) وایضاً قولہم فیہا رفی حالۃ الرضی تتوقف الاقسام الثلثۃ تاثیراً علے نیۃ وفی الغضب الاولان و فی مذاکرۃ الطلاق الاول فقط) وانتقاض التعریفین جمعاً ومنعاً کما ذکرہ الفاضل الجیب۔ منہا ان الترادف لیس بحافظ لوصف الصراحۃ والکنایۃ فی المترادفین بعد اختلاف اللسانین اقول بل للازمان والمواطن الا تری الے ماصرحوا بان سرحتک کنایۃ فی العربیۃ وفی عرف الفرس غلب استعمالہ فی الصریح والے ما قالوا بوقوع الرجعی فی الفارسیۃ بقولہ (بہشتم یلہ کردم۔ پلئے کشادہ کردم۔ ترا چنگ باز داشتم مع انہ قال فی الخلاصۃ ہذا کلہ تفسیر قولہ طلقتک ع فاحتی یکون رجعیاً ویقع بدون النیۃ کما ان الواقع رجعی بقولہ فی الترکی قویدم ماضی متکلم اے یلہ کردم۔ وسن بوشسن (تو بیکار ہے) بوشسن ادل (بیکار ہوجا) مع ان معناہ العربی انت خلیۃ وہو کنایۃ۔ فظہر ہذا ان قول القائل (پس اس سے ثابت ہوا کہ طلاق اور لفظ مذکور مرادف ہیں) وایضاً (پس عبارت مذکورہ سے طلاق ہونا لفظ مذکور کا ثابت ہوگیا اور صریح ہونا بھی) انما منشاہ قلۃ التدبر والتحقیق ان الصریح ہو الظاہر المتبادر فی رفع قید النکاح مجرداً عن القرائن والتبادر ہو دلیل الحقیقۃ العرفیۃ وعلیہ تدور رحی الصراحۃ والکنایۃ فمہما اطلق الرجل فی حق عرسہ لفظاً یتبادر منہ ارادۃ الطلاق من غیر احتیاج الے القرینۃ اے

Marfat.com

حالت الغضب او مذاکرۃ الطلاق یکون صریحاً والا فلا ففی الصریح لیس شرطٌ زائدٌ بعد حفظ الاضافۃ من الزوج الی الزوجۃ بخلاف الکنایۃ ومما کان العرف مدارا لمقام ففی ای موطن یطلق لفظ "چھوڑی" من الزوج الی عرسہ ویتبادر منہ انفہام معنی رفع قید النکاح محرراً عن قرینۃ الغضب او المذاکرۃ یکون صریحاً عند اہلہ وای موضع یکون فیہ بخلافہ یکون بائنا عند اہلہ مما لا یحتمل السب والرد ففی حالت الرضی یتوقف علی النیۃ وفی الغضب والمذاکرۃ لا یقع بلا نیۃٍ۔ ہذا ما عندی والعلم عند اللہ والزائد لم یتنقح لی بعد فلیکن الاستفتاء المرسل الی آخر استفتاء فانی عدیم الفراغۃ وقلیل البضاعۃ والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً۔

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ ۷ رمضان ۱۳۳۴ھ

درود شریف جس کا ترجمہ مطلوب ہے

اللھم صل علی طلعۃ ذات المطلسم والغیث المطمطم والکمال المکتتم وناسوت الوصال وطلعۃ الحق وھویۃ انسان الازل فی نشأۃ من لم یزل من اقیمت بہ نواسیت الفرق الی طریق الحق فصل اللھم بہ منہ فیہ علیہ وسلم تسلیماً ط

نقل خط حضور قبلۂ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعلق شرح درود شریف

Marfat.com

حضرت محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بجواب خط مولوی منظور حسین صاحب سندھی۔

جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ

علیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ سر دست ما حضر حسب ذہن قاصر حاضر وہ مے شود۔ وہو ہذا (طلعۃ) (صورت) لفظ ذات معرّف باللام چاہیئے لذات) (المطلسم) مظہر عجائب (والغیث) باران (المطمطم) کثیر نی رحمت کاملہ (الکمال المکتتم) مخفی (ناسوت الوصال) ظاہر وصال نی جسم پاکش مجسم وصال است وبطونش روح وصال (طلعہ لحق) یعنی حق سبحانہ وتعالےٰ از علم بے رنگی بطلعۃ محمدیہ لیہا الصلوٰۃ والسلام ظہور نمودہ ھویۃ انسان الازل فی نشأۃ ن لم یزل یعنی ماہیۃ ازلیہ انسانیہ راکہ در نشأۃ لم یزلی ظہور کردہ است ات پاکش علیہ الصلوٰۃ والسلام ہویۃ است یعنی قابلیتہ مرجع دن برائے (ھو) ومتعین بودن بتعین پاکش است والفارق بتعین صلی اللہ علیہ وسلم وسائر التعینات ہوالظہور الاتم فہو لی اللہ علیہ وسلم الظاہر والباطن والاول والآخر (من اقیمت ہ نواسیت الفرق الےٰ طریق الحق) یعنی آنکہ قائم نمودی بسبب ں ناسوتہائے فرق را بہ سوئے راہ حق حاصل آنکہ بسبب او لی اللہ علیہ وسلم مظاہر کونیہ را از عالم جمع بعالم فرق آوردی فضل اللہم بہ منہ فیہ علیہ وسلم تسلیماً) (بہ) ای بسبب

Marfat.com

وساطتہ (منہ) ازوے بلحاظ اطلاقش (فیہ علیہ) بلحاظ تنزل وال
دعاگو و دعا جوئے مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مکرمی مولوی حفیظ الرحمٰن خانصاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا عنایت نامہ موصول ہوکر باعث
انکشاف مدعا ہوا۔ چونکہ وہ خط سفر سیالکوٹ شریف میں ملا ہے اور اب تک
وہی سفر ہے۔ اس وقت پیران کلیر شریف بتقریب شمولیت عر
حضرت مخدوم علی احمد صابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آیا ہوا ہوں۔ بد
وجہ جواب میں تاخیر رہی ہے۔ میں آپ کے کام کے سرانجام
کوشش کر رہا ہوں۔ ایک شخص مجھ کو ملا ہے اس نے اس ک
کی پوری کوشش کرنے کا وعدہ کیا ہے اور مجھے امید قوی
کہ انشاء اللہ تعالےٰ کامیابی حاصل ہوگی اور اگر خدانخواستہ اس
کوشش کارگر نہ ہوئی تو میں خود اس کے سرانجام کیلئے سفر اخ
کرونگا۔ آپ خاطر جمعی کے ساتھ اسی جگہ پر مقیم رہیں۔
العبد الملتجی الی اللہ تعالیٰ بقلم خود از پیران کلیر ۹ ربیع الاول

مخلصی فی اللہ جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے
تعالیٰ مصائب روزگار سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ والسلام د

Marfat.com

داعی و مستدعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

معظمی و مکرمی جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ دامت عنایتکم
علیکم السلام ورحمۃ اللہ ساز سفر پاکپٹن شریف بخیریت مع الرفقاء بہ
قریب خانہ رسیدہ ام حالا سفر سبال شریف در پیش است
انشاءاللہ بشرط خیریت آخر ماہ حال (صفر) واپس شدہ براولپنڈی
مکان خواہم رسید از دعا و اطلاع خیریت مزاج یاد فرمودہ باشند والسلام
دعاجوئے و دعاگوئے مہر علیشاہ از گولڑہ بقلم خود

---

۱۱ جمادی الاول

معظمی و مکرمی جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ و وفقکم لما یحب و یرضی
علیکم السلام و دعا آنکہ عنایت نامہ ملا کیفیت معلوم ہوئی اطلاعاً گذارش
ہے کہ چشتی صاحب نے مکرر اصرار پر اطمینان بخش وعدہ کیا ہے اور پورے
اخلاص سے ذمہ واری اُٹھائی ہے۔ چند امورات پیش شدہ سے
فارغ ہونے پر خود وہاں جاکر پوری سعی کرونگا اور سب طرح سے خیریت
ہے۔ الراقم کمترین خلق اللہ محمد عبدالرحمٰن جونپوری کا سلام قبول ہو۔ دعا
میں یاد رکھیئے۔ از گولڑہ بقلم خود

مکرمی و معظمی جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کا شف ما فیہا ہوا۔ الحمد للہ علی کل

Marfat.com

حال۔ عرصہ مزید تک اسی رنج و تاب میں رکھنے کی کچھ حکمت ہوگی۔ ح
حکیم مطلق کو معلوم ہے۔ البتہ اتنی مدت وہاں پہ اقامت ہو اور پھر کو
معترض نہ ہو اس سے وہ اندیشہ نہیں جو مزعوم طرفین تھا یہ اور بات ہے
کہ کوئی خبر گیر اور معین نہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنی طرف متوجہ رکھے۔ زیاد
استدعا و دعا۔

العبد دعا گوئے و دعا جوئے بقلم خود

مخلصی فی اللہ مکرمی جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ عنایت نامہ کا شکریہ بروایت ثقات ثابت
ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
جب پیش آمدنی مکروہات و حوادث سے مطلع فرمایا تو علی کرم اللہ و
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین میرے کا اُس وقت
کیا حال ہوگا۔ فرمایا بحمد اللہ محفوظ رہیگا۔ اس پہ علی کرم اللہ وجہہ
خوشی سے شکریہ ادا کیا۔ ولنعم ما قیل ع

غم دین خور کہ غم غم دین است

الحمد للہ والمنۃ کہ باوجود این چنین ابتلاء بمکروہات و شدائد کہ از ع
بعید اور معتاد بوجوہ معاش بیغمی و تغرز و از ہر طرح فراغتی او سبحانہ و
بفضل و کرم خویش و بطفیل مقبولان خودش جناب را از غم دین بے
نساختہ فللہ الحمد والیہ المشتکے وہو المستعان ولاحول ولاقوۃ الا

Marfat.com

مگر مادریں دور ابتلا کسے بیغم نظر نمے آید اگر از جہتے بے غمی است
از جانب دیگر با غم است و ہکذا و للہ در العارف القائل ؎

نے بے تو تنہ ک زیستن نے مرگ من در دست من

اکنوں بکار خویشتن حیرانم آیا چوں کنم
حاشا کہ من غیر ترا سازم درون سینہ جا
خود گو بجائے آشنا بیگانہ را جا چوں کنم

در فکر ناقص این بے ہیچ جناب بفضلہ تعالےٰ از شکر گزاری ما یجری و محافظت دین عند اللہ ماجور و مصاب اند و دین را نتیجہ صحبت یابندگان کہ در اوائل دست دادہ بودے بینیم۔ امید وار دعا ہستم و امید از بارگاہ او سبحانہٗ و تعالےٰ چناں دارم کہ سببے از غیب برائے تلاقئ طرفین پیدا آید والسلام۔ الراقم نیازمند اہل اللہ از گولڑہ۔
از محمد عبدالرحمٰن جونپوری سلام و نیاز۔

مسئلہ امتناع نظیر

کے بارہ میں حضور قبلۂ عالمؒ کا فرمان منقولہ از روزنامہ "سیاست" لاہور
مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء

حضور قبلہ عالمؒ اصل مدعا شروع کرنے سے پہلے فرماتے ہیں کہ اس مقام پر امکان یا امتناع نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اپنا ما فی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی

Marfat.com

کی فرقتین اسماعیلہ وخبرآبادیہ میں سے فانما الاعمال بالنیات و لکل امرءٍ ما نوی۔

مقدمات۔ (۱) ممتنعات ذاتیہ کا خروج احاطۂ قدرت حق سبحانہ وتعالےٰ سے کمال ذاتی باری تعالےٰ پر دھبہ نہیں آتا۔

(۲) انقلاب حقائق واقعیہ کا خواہ مورد ذات سے ہوں مثل انسان فرس۔ بقر۔ غنم کی یا مراتب عددیہ سے ہوں مثلاً ایک دو تین چار یا مختلف یعنی معدود بحیثیت عروض مرتبہ عددی مثلاً زید جو اول مولود ہے۔ بہ نسبت باقی اولاد عمرو کے ممتنع بالذات ہے۔

(۳) نظیر کسی چیز کی اسی کو کہا جاتا ہے کہ علاوہ مشارکت نوعیہ کے اوصاف ممیزہ کاملہ میں اس چیز کی ہم پلہ ہو۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحسب الحقیقۃ الروحانیۃ النوریہ اول مخلوق ہیں اول ما خلق اللہ نوری۔ اول ما خلق اللہ العقل تصریحات محققین از اہل کشف وشہود اس پر شاہد ہیں۔ کما قال الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر۔ فلم یکن اقرب الیہ قبولا فی ذلک الھباء الاحقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم المسماۃ بالعقل فکان مبداء العالم باسرہ واول ظاہر فی الوجود فکان وجودہ من ذلک النور الالھی اور آخر الانبیاء بھی ہیں۔ قال اللہ تعالےٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؕ

اہل بصیرت کو ان مقدمات پر گہری نظر ڈالنے سے ثابت ہو جاتا ہے

Marfat.com

کہ نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ممتنع بالذات بدیں معنی ہے کہ خالق سبحانہ وتعالےٰ نے آپکو ایسا بنایا ہے اور ایسے کاملہ ممیزہ مختصہ صفات کے ساتھ سنوارا ہے کہ جس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ درصورت فرض وجود نظیر انقلاب حقیقۃ لازم آتا ہے اور نظیر کہلانے کا مستحق جب ہی ہوسکتا ہے کہ وصف ممیز کامل یعنی اول مخلوقیت وختم نبوت میں مشارک ہو تو معروض مرتبہ ثانیہ کا معروض مرتبہ اولیٰ کا ہوا ایسا ہی بلحاظ ختمیت فرض کیا کہ آپ مثلاً چھٹے مرتبہ میں تو نظیر آپ کی معروض ساتویں مرتبہ کی مثلا ہوکر معروض مرتبہ سادسہ کی ہوگی وہو خلف۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ممتنعات ذاتیہ میں سے دو قسم اولین اور قسم ثالث میں فرق ظاہر ہے کیونکہ قسم ثالث کا امتناع اوصاف عارضہ کے لحاظ سے ہے اس لئے کہ محل بحث امتناع یا امکان نظیر ہے نہ امتناع یا امکان مثل۔

خلاصہ یہ کہ آئینہ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں خالق عزمجدہ نے جداگانہ کمال دکھایا یعنی ایسا بنایا کہ نظیرش امکان ندارد فھذا الکمال راجع الیہ سبحانہ کما ان ھذا الجمال مختصٌ بہ من منح اللہ تعالیٰ فسبحان من خلقہ واحسنہ واجملہ واکملہ۔

ناظرین کو بعد از غور واضح ہوسکتا ہے کہ مسئلہ امتناع نظیر میں فقیر کا مسلک وطرز اثبات مدعا میں جداگانہ ہے۔ کیونکہ اس مدعا میں لزوم کذب فی کلام الباری عزاسمہ سے کام نہیں لیا۔ ھذا ما فی ذھنی

Marfat.com

القاصر الآن لعل الحق لا یتجاوز عنہ الحمد للہ اولاً واٰخراً وھو یقول الحق ویھدی السبیل۔

نوٹ:- یہ مضمون حضور کریم غریب نواز دامت برکاتہم کے مصنفہ رسالہ "عجالہ بردوسالہ" کے اول میں بھی درج ہے ٭

نقل از اخبار "الوکیل" امرتسر مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۴ء

بجواب خط از واحدی صاحب معہ خط واحدی صاحب

مخدوم محترم!

السلام علیکم۔ آپ کو ایک تکلیف دینی چاہتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اللہ کے واسطے اسے قبول فرماویں گے۔ دو ایسے شخصوں کے درمیان جن کا ہزارہا بندگان خدا پر اثر ہے سجدۂ تعظیم یا سجدۂ للہ مرشد کی بابت بحث چل رہی ہے۔ ایک کا خیال ہے کہ سجدہ للہ مرشد جائز ہے اور اس کی تمام اشاعت کرنی چاہیئے۔ اور دوسرا اس کو ناجائز کہتا ہے اور روکنا چاہتا ہے۔ دونوں نیک نیت ہیں جس کی غلطی ثابت ہو جاویگی وہ ہرگز ہرگز ہٹ دھرمی نہیں کریگا۔ آنجناب اگر توجہ فرماویں تو قضیہ بآسانی طے پا سکتا ہے۔ برائے نوازش اس مسئلہ کی نسبت اپنی رائے سے مطلع کیجئے اور بے شمار مسلمانوں کو گمراہی سے بچا کر ماجور ہو جیئے۔ مفصل لکھنے کی فرصت نہ ملے تو چند سطریں ہی سہی مگر جلد۔

خادم خیر طلب واحدی ایڈیٹر خطیب نظام المشائخ از دہلی

Marfat.com

الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مخلصی فی اللہ ایڈیٹر خطیب صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام ودعا آنکہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سجدہ کو عبادت مختصہ بالخالق عزاسمہٗ ٹھہرایا گیا ہے اور اسی پر ہے تعامل صحابہ وتابعین وتبع تابعین ومن بعدہم الےٰ یومنا ہذا علیہم الرضوان۔

یہ اور بات ہے کہ کسی مقبول سے جس وقت اس کی چشم شہود میں غیر اللہ نہ ہو سجدہ مخلوق کی طرف وقوع میں آئے۔ غایتہ مافی الباب از روئے نظر بجانب مستی وغلبہ وہ مقبول خدا ہیں عند ارباب التحقیق ماخوذ ومجرم نہ ٹھہرایا جائیگا۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ

(بقیہ خطوط حضرت مولانا محمد چراغ صاحب چکوڑوی رح)

عزیزی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ مع المتقین

بعد سلام ودعا اینکہ سفر ہندوستان سے بخیریت بفضلہ تعالےٰ وتوجہ احباب واپس ہوکر مکان پر پہنچ گیا ہوں۔ اگر ممکن ہو تو معہ برخورداران غلام دستگیر شفاہ اللہ تعالےٰ مجھسے ملیں۔ میں بوجہ علالت طبع سیالشریف حضرت ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مشائخہ کے عرس پر حاضر نہیں ہونگا۔ جناب مولوی صاحب کو تسلیم۔ سب کو ماوجب۔

داعی ومستدعی از گولڑہ بقلم خود

Marfat.com

مجبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعداز سلام و دعا آنکہ ہر ایک انسان کے لئے ایک خناس محرک وساوس اور دوسرا قرین ملکی لگا ہوا ہے قابل شکریہ ہے یہ امر کہ بڈ القرین جداگانہ اپنے سے معلوم ہوتا ہے بغیر از یہودی جو نتیجہ استغرا قلبی ہے اس بلا سے نجات شاغل کیلئے غیر متصوّر ہے۔ اللہ تعا معموری اوقات عطا فرماویں۔ ایام عرس قریب ہیں تسلی فرماویں حضرات کو تسلیم۔

مہرشاہ بقلم خود

مجبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ تعالیٰ امع اللحقہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ دعا و سلام داعی بفضلہ سبحانہ بخیریت تو شریف سے واپس ہو کر راولپنڈی حسب عادۃ باصرار احباب ا جمعہ تک یہاں قیام ہے اور سب طرح سے خیریت۔ سب برخو کو دعا و سلام۔ جناب مولوی صاحب کو تسلیم۔ خدا بخش کو دعا سب کو سلام۔ داعی مہرشاہ بقلم خود از راولپنڈی

مجبی و مخلصی راسخ الاخلاص محمد چراغ صاحب سلامت

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد بخیریت مکان پر پہنچ گیا ہوں سے خیریت ہے محبّت نامہ کو مفصل طور پر ملاحظہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نادم نہ کریگا۔ زیادہ دعا۔ مہرشاہ بقلم خود

Marfat.com

مجبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

سلام آنکہ داعی بخیریت تونسہ شریف سے واپس آگیا ہے۔ تاریخ
دی کا تنک ۱۳ر ۱۴ر مقرر ہوئی ہے۔ بر وقت روانگی اطلاع دیجاویگی
ور تونسوی مغفور و مرحوم کا وصال یوم شنبہ وقت سحر بعد ادائے نماز
ارہ ہوا ہے۔ زیادہ سلام برخورداران کو دعا و سلام۔ زیادہ سلام۔

مہر شاہ بقلم خود

مجبی و مخلصی حافظ محمد چراغ سلامت

سلام آنکہ انشاء اللہ العزیز بتاریخ ۱۸ بروز ہفتہ سوار شدہ علی الصبح
بوسے پائیں خواہم شد۔ باز بر گاڑی ظہر سوار شدہ بخوشاب . . . .
. . . . والباقی عند التلاقی۔ از کیفیت مزاج خویش و جناب
عبادہ نشین و مولویصاحب اطلاع بخشند۔ تسلیم ہم رسانند۔ والسلام

محب الفقراء مہر علیشاہ از گولڑہ

مجبی و مخلصی عزیزی محمد چراغ سلامت باشند

سلام دعا و سلام آنکہ انشاء اللہ تعالیٰ دوشنبہ کا دن گذار کر منگل کی شام
بعد ۷ بجے پھر اسٹیشن گولڑہ سے سوار ہونگا۔ آپ اسی شب گجرات
شامل ہو سکتے ہیں۔ وہ کتاب جو جناب صاحبزادہ صاحب کو نقل
نے کے لئے میں نے دی تھی ہو سکے تو ہمراہ لاویں۔ جناب مولویصاحب

Marfat.com

دو برخورداران کو سلام۔ جناب صاحبزادہ صاحب کیخدمتمیں تسلیم۔

مہرشاہ

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد سلام آنکہ مکرر مے نویسم کہ نسخہائے شمس الہدایت دہ عدد مرسلہ جناب مولوی محمد غازی صاحب براقم رسیدہ بودند باضلاع مختلفہ مثل تونسہ شریف و سیال شریف و دکن حیدرآباد۔ بخدمت مخدومی صاحب مولانا محمد لطف اللہ صاحب دام فیضہ و ہکذا التقسیم نمودہ فرستادہ شدند۔ میاں احمد خوشحالی و صاحبزادہ عبدالعزیز قبل از مضمان تاکید اکید چونکہ نوشتہ بودند اوشاں را ہم فرستادہ شدند بالضرور نسخہ از دکان حافظ محمد الدین کتب فروش بطلبند۔ بذریعہ خطوط مطلع شدم کہ جواب نویسان اقرار نمودہ اند کہ لاریب جواب ایں تحریر نادہ حال از ہمایاں کسے ندادہ و اکثر مرزائیاں از عقیدۂ خود برگشتہ اند۔ زیادہ سلام

مہرشاہ

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

تسلیم۔ از ملاحظہ مکتوبات کیفیت بظہور پیوست مبلغ ۴۰ پانزدہ روپیہ بذریعہ منی آرڈر فرستادہ شد۔ باقی نیز فرستادہ خواہد شد۔ باقی معمول بدستور قائم دارند انشاء اللہ العزیز تکلیف رفع خواہد شد تسلی دارند از غلام

و محباں سلام۔ المراقم مہرعلیشاہ

Marfat.com

بر زمرہ محبان و مخلصان از اہل اسلام واضح باد کہ معظمی رائے گھیہ ساکن بہوچھال کلاں از عرصۂ دراز تعلق محبت و داد بایں کمینہ ترین خلق اللہ میدارد۔ مے خواست کہ رشتہ ہذا در سلک تحریر بظہور آوردہ شود۔ بپاس خاطرش ایں چند سطور نوشتہ دادہ مے شود۔ اللہ تعالےٰ کاتب و مکتوب لہٗ و ناظرین جملہ را موجبات رضا و لقا نصیب گرداند۔ والسلام۔

العبد الملتجی الی اللہ الصمد عوبمہتر علیشاہ بقلم خود

چوہدری اورنگزیب صاحب ریٹائرڈ ڈی سی نے بیان فرمایا۔ کہ پاکپتن شریف میں ایک معمر حکیم صاحب قدرت اللہ نامی رہتے ہیں۔ جو ابوہر کے علاقہ کے باشندے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ غزل ذیل حضور کریم غریب نواز دامت برکاتہم نے کسی سے لکھوا کر ان کو عطا فرمائی تھی۔ (یہ حکیم صاحب خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی کے مرید ہیں۔ اور پاکپتن میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور وہیں یہ عطیہ پایا۔)

غزل

گرچہ غرق بحر عصیانیم ما — آیتِ لاتقنطوا خوانیم ما
کن بشایان درت مارا قبول — حضرتت را گر نہ شایانیم ما
برزمینِ عجز بہرِ وصلتت — عمرہا شد جبہ سایانیم ما
گر نہ باشد لام لطفت دستگیر — در خجالت تا ابد مانیم ما

Marfat.com

عقل کل عاجز بماندہ در صفات — کنہ ذاتت را کجا دانیم ما
مور لنگیم و ضعیف و مضطرب — چوں نظر افتد سلیمانیم ما
خواجۂ ما رحم بر جمع ضعیف — بردرت للّٰہ گویانیم ما
گر نباشی رہنما در وصل خود — ہمچناں اعمے و بے راہانیم ما
میکنم در یوزۂ وصل ترا — شیئاً للّٰہ از گدایانیم ما

مے کند مہر علیؓ از سوزِ دل
نالہا کہ وصل جویانیم ما

نقل سند حدیث شریف عطا فرمودہ بمولانا الشیخ الجامع غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سیدنا محمد وآلہ الطاہرین واصحابہ اجمعین

اما بعد فیقول العبد الملتجی والمشتکی الی اللّٰہ المدعو بمہر علیشاہ الحسنی نسباً والحنفی مذہباً والقادری والچشتی النظامی والصابری مشرباً ان المولوی غلام محمد بن چودھری عبد اللّٰہ الساکن فی الملتان قد عرض علی من الصحیح البخاری قرأۃً وسماعۃً رحم اللّٰہ

Marfat.com

مولفہ وجامعہ وانی قد عرضت النصف الاول من الصحیح البخاری واکثر صحیح المسلم رحمہا اللہ تعالیٰ علی الشیخ المکرم ومولانا الاعظم مولوی احمد علی السہانفوری رحمہ اللہ تعالےٰ وقد اجازنی بالاشتغال بالکتابین وتعلیمہا وتعلیم غیرہما من کتب الحدیث بالشروط المعتبرۃ عند اہل الحدیث وبالمراجعۃ الی الشروح وانا اجیز للمولوی غلام محمد ان یشتغل بتدریس الصحیحین وغیرہما من کتب الحدیث بالشروط المذکورۃ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔ لہ الحمد والیہ المشتکی والصلوٰۃ والسلام علے من اسریٰ بہ لیلاً من المسجد الحرام الے المسجد الاقصیٰ الے السموات العلیٰ وآلہ واصحابہ اہل التقی والنقی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

حررہ :۔ فی المحرم سنۃ اربع وثلاثین بعد الالف وثلاثۃ مائۃ من الہجرۃ ۔

العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ الگولڑوی

(خط بنام مولانا غلام محمد گھوٹوی مرحوم الشیخ الجامع فی بہاولپور)

مخلصی فی اللہ مولوی غلام محمد صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس خط سے پہلے بھی مجھ کو اس کا خیال ہے اور دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور دوسرے امر میں بھی حسب منشا کامیابی بخشے۔ آمین۔ والسلام۔

دعاگو از گولڑہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علے نبیہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ.

امابعد فیقول العبد الضعیف مہر علی شاہ اضافنا مولانا لطف اللہ بالاسودین التمر والماء قال اضافنا مولانا الشیخ عبد الرحمٰن الیانی پتی بالاسودین التمر والماء قال اضافنا الشیخ الذی ہو فریدۃ العصر ووحید الدہر مولانا واستاذنا المولوی محمد اسحاق اعلے اللہ درجاتہ فی الجنۃ بالاسودین التمر والماء قال اضافنا فرید عصرہ ووحید دہرہ عبد العزیز بالاسودین التمر والماء قال اضافنا الشیخ ولی اللہ بالاسودین التمر والماء قال اضافنا شیخنا ابو طاہر بالاسودین التمر والماء قال اضافنا شیخنا محمد بن محمد بن سلیمان المغربی الروحانی نزیل مکۃ الشریفہ بالاسودین التمر والماء قال اضافنی ابو عثمان سیدی سعید بن ابراہیم الجزائری عرف بقدورہ بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ سیدی سعید بن احمد المقری القرشی بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ الصدور الاوحدی سیدی احمد حجی الوہرانی بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ شیخ الانام موضح طریق الاسلام ابو سالم سیدی ابراہیم التازی البلنسی بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ العالم الولی ابو الفتح محمد بن ابی بکر بن الحسین المراغی المدنی بمنزلہ بالمدینۃ تمراً وماءً فی یوم الخمیس شہر اللہ المحرم سنۃ احدی وثلاثین وثمانمائۃ وقرء علینا اخبرنا الحافظ نصیب الدین سلیمان بن ابراہیم العلوی اسمانی بقرأتی علیہ بتعہ قال اخبرنی والدی اجازۃً قال اخبرنا الفقیہ تقی الدین عمر بن علی الشبعی

Marfat.com

قال اضافنا شیخنا القاضی فخر الدین الطبری فی منزلہ ببزبید بالاسودین التمر والماء
قال اضافنا شیخنا الامام فخر الدین محمد بن ابراہیم الخبری الفارسی علی
الاسودین التمر والماء قال اضافنا الشیخ الحافظ ابو العلاء الہمدانی
علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا الشیخ ابو بکر ہبۃ اللہ بن
الفرج الکاتب المعروف بابن اخت الطویل الہمدانی علی الاسودین
التمر والماء قال اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن محمد بن ابراہیم الصوفی
علی الاسودین التمر والماء قال اضافنی ابو الحسن علی بن الحسین
الواعظ علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا ابو شیبہ احمد بن ابراہیم
العطار المخزومی بالبردان علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا جعفر بن
محمد بن عاصم الدمشقی علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا نوفل الہاد
علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا عبد اللہ بن میمون القداح علی
الاسودین التمر والماء قال اضافنا جعفر بن محمد الصادق علی الاسودین
التمر والماء قال اضافنا ابی محمد بن علی الباقر علی الاسودین التمر والماء
قال اضافنا ابی علی بن الحسین بن علی علی الاسودین التمر والماء قال اضافنی
ابی علی الاسودین التمر والماء قال اضافنی علی کرم اللہ تعالی وجہہ
علی الاسودین التمر والماء قال اضافنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الاسودین التمر والماء ثم قال من اضاف مومناً فکانما اضاف
آدم ومن اضاف مومنین فکانما اضاف آدم وحوا ومن
اضاف ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل ومیکائیل واسرافیل ومن اضاف

Marfat.com

اربعۃ فکانما قرأ التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من اول یوم خلقہ اللہ الخلق الی یوم القیامۃ ومن اضاف ستۃً فکانما اعتق ستین رقبۃً من ولد اسمٰعیل علیہ السلام ومن اضاف سبعۃً غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃً کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیامۃ واضعفت الاخ الاعز الفاضل الیلمعی غلام محمدؐ بالاسودین التمر والماء واجزتہ لروایۃ حدیث الاسودین عنی وانا العبد المشتکی والملتجی الی اللہ الصمد عجوبہ مہر علیشاہ عفی عنہ۔ والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً ۱۲

مخلصی فی اللہ محمد شاہ صاحب حفظک اللہ علی الصراط المستقیم

بعد سلام آنکہ آپ کا خط دربارہ شیوع مذہب بھائی پہنچا فرقہ بہائیہ کا معاذ اللہ نسخ شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کو پیش کرنا یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃٍ مما تعدون ۝) غلط محض اور بالکل لچر بے ہودہ خیال ہے۔

اُسی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ما کان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین)

Marfat.com

خاتم النبیین اُسی کو کہا جاتا ہے۔ کہ اُس نبی کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو ایسا ہی حدیث شریف میں ہے (ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول) یعنی پیغمبری ختم ہو چکی ہے میرے پیچھے کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ مرزا بہاؤالدین وغیرہ کیسے پیغمبر ہو سکتے ہیں۔ اور شرع محمدی کس طرح منسوخ ہو سکتی ہے۔

آیہ یدبر الامر کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدائی بادشاہت اور کارروائی کے تدابیر دنیا میں آسمان سے زمین کی طرف اُترتے رہتے ہیں۔ پھر قیامت آنے پر یہ سب تدابیر دنیاوی اموں کے جاتے رہینگے اور وہ قیامت کا دن بوجہ شدت اور سختی کے کافر پر اس قدر لمبا اور دراز معلوم ہوگا کہ گویا ہزار سال کا دن ہے جیسا کہ سورہ سجدہ کی آیت مذکورۃ الصدر میں (الف سنۃ مما تعدون) آیا ہے۔ یا وہ قیامت کا دن سخت ہولناک ہونے کی وجہ سے کافر کو پچاس ہزار سال کا معلوم ہوگا۔ چنانچہ سورہ معارج میں (خمسین الف سنۃ) وارد ہے۔

کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ ایک آیت میں ہزار سال اور دوسری میں پچاس ہزار سال تو ایک آیت دوسری کے مخالف ٹھہری۔

جواب۔ اس لئے کہ ہزار سال اور پچاس ہزار سال سے مراد یہ ہے کہ کافر کو بہت لمبا اور دراز معلوم ہوگا۔ اس کی درازی کو خواہ ہزار سال کہیئے خواہ پچاس ہزار سال۔ اور مومن کو وہ دن نماز فرضی کے وقت

Marfat.com

ادا سے کم مقدار معلوم ہوگا چنانچہ حدیث شریف میں یہی مضمون ہے
خلاصہ یہ ہے۔ کہ آیت (یدبر الامر) کا مطلب وہ نہیں
جیسا کسی جاہل نے نسخ شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں سمجھا ہے۔ وہ جاہل یہ بھی نہیں سمجھتا کہ اگر اسی آیت کا مطلب
یہ ہوتا۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیسے ٹھہرتے
جب کہ معاذ اللہ بہاء الدین مع کتاب آسمانی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد آنے والا پیغمبر ہوتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور شرع محمدی کو جہال اور
بے دینوں کے حملوں سے بچائے۔ والسلام
العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ
۷ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

السند

الحمد للہ القدیم الذی لا یزال ولم یزل العلیم الذی لا یجہل الحلیم
الذی لا یعجل الجواد الذی لا یبخل المتعزز بجلال وحدانیۃ المتمیز بکمال رحمانیۃ
المتحوز بکمال فردانیتہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ المرتدی برداء فخار (کنت نبیا وآدم بین الماء
والطین) المہتدی الی فضاء اسرار (فعلمت علم الاولین والاخرین)
سابح لج (فکان قاب قوسین او ادنی) سائح فج (وان الی ربک
الرجعی وان الی ربک المنتہی) صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحا

Marfat.com

والذین اتبعوہم باحسان وسلم تسلیما کثیرا لا تعد ولا تحصی سیما علی سیدای
شباب اہل الجنۃ الحسن والحسین وذریتہما خصوصا علی سیدنا الشیخ
محی الدین ابی محمد عبد القادر الجیلانی وعلی سیدنا الشیخ معین الدین حسن
سنجری ثم اجمیری۔ اما بعد فقد وصل الی بعض تحریرات مخلصی فی اللہ
مولوی احمد دین محبی للہ عبد اللہ القاری المکی الماتریدی الحنفی المقیم
فی المدرسۃ الصولتیہ فوجدتہ بفضل اللہ وکرمہ فائقا فی المنقولات
بارعا فی المعقولات فاجزتہ اجازۃ عامۃ لتدریس العلوم کلہا کما
اجاز فی بعض مشائخی اجازۃ عامۃ والیقہ اجزتہ واوصیہ بالمواظبۃ
علی التقوی واتباع السنۃ سرا وعلانیۃ والمداومۃ علی الصلوۃ علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بصیغۃ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد و
بارک وسلم مائۃ مرۃ وذکر اللہ تعالی اللہ الصمد اللہ الصمد
اللہ الصمد کذا مائۃ مرۃ وبر کل صلوۃ والسلام خیر ختام۔

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ ربہ

رابع جمادی الاول سنہ ۱۳۳۴ھ

اللہم اغفر لنا قلہ محمد عبد الحی چشتی بن مولانا غلام محمد
الگھوڑوی ثم بھاولپوری ولوالدیہ واحسن الیہما کما احسنا الیہ

Marfat.com

فہرست مطالب مضمون وار

صفحہ	مطالب
۱	حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ملائکہ کرام و ابلیس کا ابتدائی طرز عمل بظاہر یکساں ہونے کے باوجود انجام میں اختلاف کی حکمت
۲۵	حافظ صاحب کے شعر کی توجیہ وجیہ (آں ترکِ خوش الخ)
۲۷	خواجہ محمود صاحب تونسوی رح کا ایک کشف
۲۸	حضرت اعلیٰ سیالوی رح سے حضور کے تعلق کا بیان
۳۵	حضرت شیخ سعدی رح کے اشعار
	چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال الخ کا مطلب
۳۶	انسان کے عالم صغیر ہونے کی تشریح
۴۱	باران رحمت کیلئے نفل پڑھنے کی ہدایت
۴۴	اس کا بیان کہ انسان کو زندگی کیسے گذارنی چاہیئے یعنی سختی و نرمی جو زندگی کیلئے ضروری ہے بیان کی مقدار کا بیان
۴۸	حقیقت تصوف و حفاظت نسبت کی طرف اشارہ
۵۰	سفر کی غرض صحیح کیا ہونی چاہیئے۔
"	ضرورت توسل اور طریق دعا
۵۱	نسبت شیخ و تصور شیخ کی تشریح
۵۲	بعض اہل نسبت کے لئے شغل وظائف موجب حرج کیوں ہو جاتا ہے۔
۵۴	اثناء شغل میں تجدید وضو کی ضرورت پڑ جانے کا حکم
۵۷	دشمنوں اور ظالم حکام کے شر کو دفع کرنیکا وظیفہ
"	عمل مکتوبی میں سہو یا غلطی ہو جانے کا حکم
۵۸	دفع شر اعدا کے لئے دوسرا وظیفہ
۵۹	دنیاوی مقاصد میں کامیابی کا راستہ
۶۰	سلوک میں کامیاب ہونے کا راز اور طریقہ
۶۵	اسماء سبعہ کے شغل کا وقت
۶۶	طریق شطاریہ کی علامتیں
۶۷	وظیفہ دفع طاعون
۶۸	سالک کو ابتداء میں امتحانات درپیش ہوتے ہیں
۶۹	رشتہ محبت کے نازک ہونے کا حکم
۸۱	مبداء یعنی صانع حقیقی کی طرف توجہ کا طریقہ
۸۲	روشنی کے بارے میں حضور کی روش مبارک
۸۳	حصول کمالات روحانی کیلئے بدنی طاقت کی بھی ضرورت ہے
۸۴	ذکر و فکر تصور شیخ کے ساتھ ہونے چاہئیں
۸۷	اسماء ستہ کے ورد کا طریقہ
۹۲	پیران طریقت کی پیروی سے مقام ارشاد حاصل ہوتا ہے
۹۴	تاوقتیکہ نذر کی تمام شرائط پوری نہ ہوں اس کا ادا کرنا لازم نہیں ہوتا
۹۶	دوستوں سے ناامیدی بھی ہو جایا کرتی ہے
"	تقویت رابطہ کیلئے تصور شیخ و شغل قلبی کافی ہیں
۹۸	ایک کرامت
۱۰۸	مطلوب حقیقی کے بغیر باقی مطالب کے حاصل نہ ہونے پر اضطراب خدا تعالیٰ کی شکایت ہے
۱۱۵	طریق اشغال و اذکار و اظہار راز کامیابی
۱۱۷	بخور کی تشریح
۱۲۲	سورۂ اخلاص کے شغل کے طریقہ و نتیجہ کا بیان
۱۲۶	فتویٰ درباره فضیلت حضور اکرم ﷺ بر مقامات مقدسہ
"	مرنے کے بعد روح کا بدن سے جو تعلق ہوتا ہے اس کا بیان
۱۲۸	اللہ جلشانہ اور انبیاء علیہم السلام کے علوم غیبیہ میں جو فرق و تمیز ہے اس کا بیان
۱۳۰	حکومت برطانیہ کے ساتھ حضور کا طرز تعامل
۱۳۴	حضور کی شاگردی کی برکات
۱۳۴	استفتاء دربارہ بٹن و کفش سونا و چاندی
۱۳۵	حضور کا جواب

Marfat.com

۱۳۶ رباعی۔ خود را بنظارہ نگارم الخ کی تشریح
۱۳۹ پادری یعقوب کا حضور کو مطالعہ بائبل کی دعوت دینا اور حضور کا جواب
۱۴۰ آیہ واتقوا اللہ الذی تسائلون بہ والارحام کی تفسیر میں علامہ علی المہائمی کے قول کی تشریح
۱۴۴ مروجہ جلسوں میں شامل نہ ہونیکی وجہ
۱۴۵ انبیاء علیہم السلام کے خوابوں کے اقسام اور فصوص الحکم کے متعلق ایک اعتراض کا جواب
۱۵۰ فتوحات مکیہ شریف کے باب ۲۸۶ کی ایک عبارت کی شرح
۱۵۴ طرز و طریق وفا
۱۵۵ دو مناجاتیں
۱۵۶ قصیدہ فارضیہ شریف کے بعض اشعار کا منظوم ترجمہ
۱۵۸ مخالفین سے حضور کا برتاؤ
۱۵۹ شاگردوں سے حضور کا برتاؤ
۱۶۰ حضرت بلہے شاہ صاحب کے دوہڑے پر حضور کا دوہڑا
" اسلامیہ کالج پشاور کا خطبۂ افتتاح
۱۶۴ بستیوں میں جمعہ کے بارے میں حضور کا فتویٰ
۱۶۶ حضرت بو علی قلندرؒ کا حضرت محبوب الٰہیؒ کی نعمت سلب کر لینے کے متعلق مشہور واقعہ پر تبصرہ
۱۷۰ رہروان طریقت کو ایک نصیحت
۱۷۳ غائب مرید کی پکار سننے کا ثبوت
" مسئلہ وحدت وجود کی طرف اشارہ
۱۷۵ حضور کی ایک کرامت
۱۷۶ حضرت شیخ اکبرؒ کی فصوص الحکم پر ایک اعتراض کا جواب
۱۷۷ وقوف زمانی اور وقوف عددی کے متعلق تلقین
۱۷۸ ایک شعر پر حضور کا اعتراض اور اسکی ترمیم صحیح
۱۸۰ اسم اعظم کے متعلق ایک سوال کا جواب
" مذہب بھائی کے بارے میں چند وساوس کی تردید
۱۸۴ حضور کا معیار غزل گوئی
" کتاب انوار قادریہ پر حضور کی تقریظ اور حضرت سیدنا غوث الثقلینؓ کے متعلق چند اوہام کا ازالہ
۱۹۱ انجمن نعمانیہ لاہور کے پچیسویں سالانہ جلسہ میں حضور کی تقریر
۱۹۹ مثنوی گومگو پر تقریظ اور مسلمانوں کی ترقی و زوال کے اسباب کا بیان
۲۰۲ مثنوی جو مثنوی گومگو سے محظوظ ہو کر حضور حضور نے سپرد قلم فرمائی۔
۲۱۳ عوالم اربعہ کا بیان
۲۱۶ مولوی تاج الدین صاحب کو ایک نصیحت مرشدانہ
۲۱۷ اوادم اربعہ کا بیان
۲۲۷ اموات کے احوال اور ایصال ثواب کے بارے میں چند سوالوں کے فقرہ بہ فقرہ جواب
۲۳۲ اللہ جل شانہٗ کے متعلق عقیدہ صحیحہ کی رہنمائی
" حضور کے مریدوں کی شان اور سالکین کی "
۲۳۷ تکلیف و پریشانی دور کرنے کا وظیفہ
۲۴۰ مدارس انگریزی جاری کرنے کے متعلق حضور کی رائے
۲۴۲ ختم قادریہ غوثیہ کا طریقہ
۲۴۳ دفع امراض کیلئے روحانی نسخہ
" حضرت صاحبزادہ سیدنا غلام معین الدین شاہ صاحب کے تولد کی اطلاع
۲۴۴ مرض چیچک کے دفع کیلئے تدبیر روحانی
۲۴۵ بیعت مروجہ و تعداد مشائخ اور ان کے اوصاف کے بارے میں چند سوال
۲۴۷ حضور کی طرف سے ان سوالات کے جواب
۲۵۱ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم لدنی کے متعلق حضور کا ارشاد
۲۵۲ مادۂ کائنات۔ اولیاء اللہ اور ضروریات صوفیا کے متعلق چند سوال
۲۵۳ حضور کریم کی طرف سے ان سوالوں کے جواب
۲۵۴ کانگریس میں شامل ہونے کے متعلق حضور کا فتوے
۲۵۵ سلوک میں کامیاب ہونے کیلئے دعا
۲۵۶ محمد یار خانصاحب علیگڈھی کے ایک غیبی مرض کا روحانی علاج
" چور سے حلف لیکر صفائی کر لینے کے بعد ثبوت جرم ملجانے پر مطالبہ کرنیکا فقہی حکم

Marfat.com

۲۵۶ عید میلاد کے متعلق حضور کا ارشاد
۲۵۸ مشائخ کا ورد
" رباعی خود را بنظارۂ نگارم الخ کی دوبارہ تشریح
۲۶۰ اسم ذات کے جہر شرعی کا طریقہ اور ایصال ثواب کا شرعی حکم
۲۶۱ قبور میں اولیاء کرام عبادت کیوں کرتے ہیں
۲۶۲ جملہ مشہورہ "حق رضاء تو یا رسول اللہ" کی تشریح
" حضرت شیخ اکبرؒ کے مصنفات سے مستفید ہونے کا طریقہ
۲۶۳ آیہ تلک حجتنا الخ لوگوں کے بارے میں آئی ہے ان کا بیان اور روافض وخوارج کے بعض توہمات کا ازالہ
۲۶۵ قصیدہ غوثیہ شریفہ کے کچھ حصہ کی تشریح
۲۶۷ اہل بیت اطہار کے متعلق حضرت شیخ اکبرؒ کی تصریح کی تشریح
۲۷۳ خلفاء اربعہ کی خلافت پر اشارۃ النص سے استدلال اور ترتیب کذائی میں حکمت کا بیان
۲۷۶ حضور کے عقیدۂ حقہ کا اجمالی بیان
" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ بشر کے اطلاق کرنے اور حاضر و ناظر جاننے کے متعلق ارشاد
۲۸۰ شرح دیوان حافظ مصنفہ مولوی ولی اللہ صاحب پر حضور کا ارشاد
۲۸۱ کمشنر صاحب کو اسکی ایک [illegible]
۲۸۳ رنگیلا رسول کتاب کے متعلق [illegible] مساعی
" امامت وبیعت کے متعلق [illegible] کے بعض خدشات کا منجر از جواب [illegible] ہندسابق کے بارے میں حضور کا نظریہ
۲۸۹ جناب سجادہ نشین صاحب سیال شریف کے بعض سوالات متعلقہ تحریکات عروجیہ کے بارے میں حضور کا ارشاد اور تبلیغ مشائخ کے طرز بیان

۲۹۲ غیر سید سے سیدہ کے نکاح کے عدم جواز کے بارے میں حضور کا فتویٰ شرعی
۲۹۴ بستیوں میں جمعہ کے حکم پر غیر مقلدین کے اعتراض کا جواب
۲۹۶ آیہ لتومنوا باللہ الخ میں ضمائر ثلاثہ کے متعلق جلالین کے قول کی تشریح وتحقیق
۲۹۷ آیہ ولقد لیعلم الخ سورۂ یوسف کی تفسیر
۳۰۰ آیہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ کی ضمائر کے متعلق کچھ شکوک کا ازالہ
۳۰۳ آیہ ثلثۃ یعلم انی لم اخنہ اور ما ابری نفسی کی تشریح مزید اور بیان متکلم کے مصداق کے بارے میں ایک غلطی کا ازالہ اور اس ضمن میں حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے فرمودہ کی تشریح
۳۲۸ حیات مسیح علیہ السلام کے متعلق مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری کا خط جسمیں رزائیوں کے اعتراضات مذکور ہیں
۳۳۶ حضور کی طرف سے ان اعتراضات کا جواب
۳۴۰ بعض علماء کا اس بارے میں فتویٰ کہ مرد اپنی منکوحہ کو کہدے کہ میں نے تجھے چھوڑا چھوڑا چھوڑا
۳۴۱ حضور کی خدمت میں صرف تین اشعار کریمہ پڑھنے والے طالب علم کی طرف سے اسکی تردید
۳۴۲ حضرت مفتی صاحب میانویؒ کی طرف سے اس فتویٰ کا جواب
۳۴۳ اس مسئلہ پر حضور کریم قدس سرہم العزیز کی طرف [illegible] مباحثہ اور مفتی صاحب کی تحقیق کی تائید
[illegible] شیخ اکبرؓ کا درود شریف
[illegible] اس کی طرف سے درود شریف کی تشریح
[illegible] نظیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضور کا مسلک اور اسکے دلائل
۳۸۴ غیر اللہ کو تعظیماً سجدہ کرنے کے متعلق استفسار
۳۸۵ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جواب
۳۸۶ خناس۔ محرک سلسلہ وساوس سے نجات کا طریقہ
۳۹۴ فرقہ بھائیہ کے نسخ شرع محمدی پر استدلال کا دندان شکن جواب

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com